e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/-Vol- 24 , Issue, 222 Friday , May 16 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۲۲۲)لکھنؤ، بروز جمعہ ۱۶-مئی ۲۰۲۵ء،مطابق ۱۷/ذی القعدہ ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

انتظامیہ کی رکاوٹوں کے باوجود راہل گاندھی نے طلبہ سے کیا خطاب

پٹنہ: بہار کے دربھنگہ ضلع کے مغل پورہ میں امبیڈکر طالب العلم ہاسٹل میں منعقدہ 'شکشا نیائے سمواد' میں حزب اختلاف کے رہنما راہل گاندھی نے حکومت اور انتظامیہ کے خلاف سخت الفاظ میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی دستور اور جمہوریت کے خلاف ہیں اور ملک کی 90 فیصد آبادی، جو کہ اکثر پسماندہ، طبقاتی اور اقلیتی طبقات پر مشتمل ہے، کے خلاف اقدامات کر رہے ہیں۔ راہل گاندھی نے انتظامیہ کی جانب سے ان کے جلسہ میں شرکت روکنے کی کوششوں کی شدید مذمت کی اور کہا کہ وہ عوامی طاقت کے سامنے رکنے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کے شعبے میں بھی رکاوٹیں ڈالی جارہی ہیں جو نا قابل قبول ہے۔ کانفرنس کے موقع پر انتظامیہ نے چند گھنٹے پہلے ہی مقررہ مقام کو تبدیل کر دیا تھا جس کی وجہ سے شدید تناؤ پیدا ہوا۔ پولیس نے تقریب کی جگہ پر پہنچ کر توڑ پھوڑ کی اور طلبہ کو جبراً واپس بھیجنے کی کوشش کی جس پر کانگریس کارکنان نے سخت احتجاج کیا۔

ممبر اسمبلی امین الاسلام این ایس اے کے تحت گرفتار

جونا گون: آل انڈیا یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (AIUDF) کے صدر مولانا بدرالدین اجمل کے ممبر اسمبلی جنہیں پہلگام حملے پر اپنے تبصرے کے لیے گزشتہ ماہ گرفتار کیا گیا تھا، کو بدھ کے روز قومی سلامتی ایکٹ (NSA) کی دفعات کے تحت حراست میں لیا گیا تھا، اسی دن عدالت میں انہیں ضمانت دی گئی تھی، پولیس نے جمعرات کو تصدیق کی۔ امین الاسلام، جونا گون ضلع کے ڈھنگ حلقہ سے اے آئی یو ڈی ایف کی نمائندگی کرتے ہیں، کو پہلگام حملے کے دو دن بعد 24 اپریل کو ریاست میں پنچایتی انتخابات کے لیے ایک انتخابی ریلی میں ان کے تبصروں کے لیے گرفتار کیا گیا تھا۔ 'ہندوستان ٹائمس' کے مطابق اسلام کو بدھ کے روز عدالت نے ضمانت دے دی تھی، لیکن پھر NSA کے تحت گرفتار کر لیا گیا تھا کیونکہ یہ محسوس کیا گیا تھا کہ ان کے ماضی کے ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے، ان کی رہائی سے سیکورٹی کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

پاکستانی جوہری ہتھیار دنیا کیلئے خطرہ ہے

عالمی ایٹمی توانائی ایجنسی (IAEA) کے کنٹرول کو سنبھالنا چاہئے: مرکزی وزیر دفاع راجناتھ سنگھ

سرینگر: مرکزی وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے جمعرات کو پاکستان کے جوہری ہتھیاروں پر سوال اٹھاتے ہوئے مطالبہ کیا کہ انہیں عالمی ایٹمی توانائی ایجنسی (IAEA) کے کنٹرول میں دیا جائے۔ انہوں نے پاکستان کو ایک "غیر ذمہ دار" اور "سرکش" ملک قرار دیا۔ راجناتھ سنگھ نے سرینگر میں وادی کے اسٹریٹیجک 15 کور ہیڈکوارٹر پر بھارتی فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا: "میں دنیا سے سوال کرتا ہوں: "کیا جوہری ہتھیار ایسے غیر ذمہ دار اور سرکش ملک کے ہاتھوں میں محفوظ ہیں؟ میرا ماننا ہے کہ پاکستان کے جوہری ہتھیاروں کو انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کے سپرد کر دینا چاہیے۔" IAEA دنیا بھر میں اپنے رکن ممالک اور شراکت داروں کے ساتھ مل کر جوہری ٹیکنالوجی کے محفوظ، پُرامن اور ذمہ دارانہ استعمال کو فروغ دیتا ہے۔ مرکزی وزیر راج ناتھ سنگھ آج صبح کشمیر پہنچے جہاں لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا اور وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ان کا استقبال کیا۔ سنگھ نے بادامی باغ کنٹونمنٹ میں فوجیوں سے ملاقات کی۔ یہ دورہ آپریشن سندور کے بعد پہلا اعلیٰ سطحی دورہ ہے۔ آپریشن سندور کے تحت بھارت نے پاکستان کے اندر جیش محمد اور لشکرِ طیبہ سمیت نو دہشت گرد ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ راج ناتھ سنگھ کی جانب سے IAEA کو کنٹرول دینے کا مطالبہ اُس وقت سامنے آیا ہے جب سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے بھارت اور پاکستان کے درمیان "ایک بڑی جوہری جنگ" کو ٹال دیا تھا۔ راج ناتھ سنگھ نے بادامی باغ میں فوجیوں سے خطاب کے دوران کہا: "بھارت کے دہشت گردی کے خلاف عزم کی طاقت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہم نے پاکستان کی ایٹمی دھمکیوں کو کبھی سنجیدگی سے نہیں لیا۔ دنیا نے دیکھا ہے کہ پاکستان نے کئی بار بھارت کو غیر ذمہ داری سے جوہری (ہتھیار استعمال کرنے کی) دھمکیاں دیں۔" انہوں نے پہلگام حملے کو بھارت کی سالمیت اور سماجی ہم آہنگی پر حملہ قرار دیتے ہوئے کہا: "یہ حملہ ہمارے وقار کو نقصان پہنچانے کی کوشش تھی، مگر ہم نے دشمن کے سینے پر زخم دیے۔" وزیر دفاع نے مزید کہا کہ: "پاکستان کے زخموں کا علاج صرف اسی میں ہے کہ وہ بھارت مخالف دہشت گرد تنظیموں کو پناہ دینا بند کرے اور اس کی زمین بھارت کے خلاف استعمال نہ ہو۔" انہوں نے دعویٰ کیا کہ آپریشن سندور سے پاکستان کے دہشت گردوں کو واضح پیغام ملا ہے کہ وہ اب کہیں بھی محفوظ نہیں۔ "اب وہ بھارتی افواج کے نشانے پر ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ ہماری فوج نشانے میں غلطی نہیں کرتی، اور جب ہدف طے ہوتا ہے، تو دشمن ہی نقصان گنتا ہے۔" راجناتھ سنگھ نے مزید کہا: "میں یہاں صرف وزیر دفاع کی حیثیت سے نہیں آیا، بلکہ میں ایک پیغام رساں ہوں۔ میں پوری قوم کی نیک تمنائیں، دعائیں اور شکریہ لے کر آیا ہوں۔ میں پوسٹ مین کی طرح آیا ہوں تا کہ آپ کو یہ پیغام دے سکوں کہ ہم اپنی افواج پر فخر کرتے ہیں۔" انہوں نے پہلگام دہشت گرد حملے پر پاکستان اور دہشت گردوں کے خلاف جموں و کشمیر کے عوام کے غصے کی بھی تعریف کی۔ اختتام پر راجناتھ سنگھ نے کہا: "میں اس طاقت کو محسوس کرنے آیا ہوں جس نے دشمنوں کو نیست و نابود کیا۔ جس انداز میں آپ (فوجیوں) نے پاکستانی چوکیوں اور بنکروں کو تباہ کیا، میرا ماننا ہے کہ دشمن اسے کبھی بھلا نہیں پائے گا۔"

'سندھ آبی معاہدہ کی معطلی دہشت گردی کے خاتمہ تک جاری رہے گی'
پاکستان کو وزیر خارجہ ایس جے شنکر کا دوٹوک جواب

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی کے بعد ایسا خیال کیا جا رہا تھا کہ ہندوستان 'سندھ آبی معاہدہ' کی معطلی ختم کر دے گا، لیکن ایسے آثار اب بالکل بھی دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ جمعرات (15 مئی) کو ہندوستانی وزیر خارجہ نے اس معاہدہ پر ایک انتہائی اہم بیان دیا ہے۔ انہوں نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "سندھ آبی معاہدہ معطل ہے اور اس وقت تک معطل رہے گا جب تک پاکستان دہشت گردی کو مضبوطی کے ساتھ روک نہیں دیتا۔ کشمیر پر بات کرنے کے لیے صرف ایک چیز رہ گئی ہے، اور وہ ہے مقبوضہ کشمیر کو خالی کرنا۔" ایس جے شنکر کے مطابق ہمیں یقینی طور پر بین الاقوامی حمایت حاصل ہوئی ہے۔ ہمارے پاس اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی منظوری تھی کہ مجرموں کو جوابدہ ٹھہرایا جانا چاہیے۔ 7 مئی کو انہیں 'آپریشن سندور' کے ذریعہ جواب دہ ٹھہرایا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ "پاکستان کے ساتھ ہمارے تعلقات اور معاملات مکمل طور سے دو فریقی ہوں گے۔ اس پر برسوں سے قومی اتفاق ہے اور اس میں بالکل بھی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "وزیر اعظم نے واضح کر دیا ہے کہ پاکستان کے ساتھ بات چیت صرف دہشت گردی پر ہوگی۔ پاکستان کے پاس دہشت گردوں کی ایک فہرست ہے، جسے حوالے کرنے کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی انہیں دہشتگردوں کے بنیادی ڈھانچے کو بھی بند کرنا ہوگا۔ وہ جانتے ہیں کہ کیا کرنا ہے، ہم ان کے ساتھ دہشت گردی کے بارے میں بات کرنے کے لیے تیار ہیں۔ یہ وہ مذاکرات ہیں جو ممکن ہیں۔" ہندو پاک کے درمیان گولی باری اور فوجی کارروائی بند کرنے پر وزیر خارجہ نے کہا کہ "ہم نے دہشت گردوں کے ڈھانچے کو تباہ کر کے اپنے مقرر کردہ ہدف حاصل کر لیے گئے ہیں۔ کیونکہ آپریشن کی شروعات میں ہی ہم نے پاکستان کو یہ پیغام دے دیا تھا کہ ہم دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر حملہ کر رہے ہیں۔

قرآن میں خاص وجوہ کی بنا پر تعدد ازواج کی اجازت دی گئی
الٰہ آباد ہائی کورٹ نے قرآن کی روشنی میں کیا خاص تبصرہ

الٰہ آباد۔ اسلام میں مردوں کو 4 شادیوں کی اجازت معاملے پر الٰہ آباد ہائی کورٹ نے آج بہت اہم تبصرہ کیا۔ عدالت نے کہا کہ مسلم مرد تبھی دوسری شادی کریں جب وہ سبھی بیویوں کے ساتھ یکساں سلوک کر سکیں۔ اس کے لیے عدالت نے قرآن پاک کا حوالہ دیا اور کہا کہ " قرآن میں خاص وجوہات کی بنا پر تعدد ازواج کی اجازت دی گئی ہے، لیکن کچھ مرد اس کا اپنے مفاد کے لیے غلط استعمال کرتے ہیں۔" الٰہ آباد ہائی کورٹ نے مراد آباد سے جڑے ایک معاملے کی سماعت کرتے ہوئے یہ تبصرہ کیا۔ عدالت نے کہا کہ اسلامی دور میں بیوہ خواتین اور یتیموں کو تحفظ فراہم کرنے کے مقصد سے قرآن میں کثرت ازواج کی مشروط اجازت دی گئی ہے۔ لیکن مرد اپنے مفاد کے لیے اس کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ عدالت نے عرضی گزار فرقان اور 2 دیگر افراد کی طرف سے داخل کردہ عرضی پر سماعت کے دوران یکساں سول کوڈ کی وکالت کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ عرضی گزار فرقان، خوشنما اور اختر علی نے مراد آباد سی جے ایم کورٹ میں 8 نومبر 2020 کو داخل چارج شیٹ کے نوٹس اور سمن حکم کو رد کرنے کے مطالبہ میں عرضی داخل کی تھی۔ تینوں عرضی گزاروں کے خلاف مراد آباد کے میناٹھیر تھانہ میں 2020 میں تعزیرات ہند کی دفعہ 120، 495، 376بی، 504 اور 506 کے تحت ایف آئی آر درج کرائی گئی تھی۔ اس کیس میں مراد آباد پولیس نے ٹرائل کورٹ میں چارج شیٹ داخل کر دی ہے۔ عدالت نے چارج شیٹ کا نوٹس لے کر تینوں کو سمن جاری کیا ہے۔ ایف آئی آر میں الزام لگایا گیا ہے کہ عرضی گزار فرقان نے بغیر بتائے دوسری شادی کر لی ہے، جبکہ وہ پہلے سے ہی شادی شدہ ہے۔ اس نے اس شادی کے دوران عصمت دری۔ عرضی گزار فرقان کے وکیل نے عدالت میں دلیل دی کہ ایف آئی آر کرنے والی خاتون نے خود ہی قبول کیا ہے کہ اس نے اس کے ساتھ تعلقات بنانے کے بعد اس سے شادی کی ہے۔

سپریم کورٹ نے وقف ترمیمی قانون کی سماعت 20 مئی تک ملتوی کردی

نئی دہلی، 15 مئی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جمعرات کے روز وقف ترمیمی ایکٹ 2025 کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے والی مختلف درخواستوں پر سماعت 20 مئی تک کے لیے ملتوی کر دی۔ اس دوران سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو یقین دلایا کہ مرکزی حکومت ترمیم شدہ وقف قانون کے تحت اس وقت تک کوئی قدم نہیں اٹھائے گی جب تک اس معاملے میں تفصیلی سماعت مکمل نہیں ہو جاتی۔ یہ معاملہ اب نئے چیف جسٹس جسٹس بی آر گوئی اور جسٹس اے جی مسیح کی بنچ کے سامنے ہے۔ جسٹس گوئی نے اس معاملے کی سماعت آئندہ جمعرات کو مقرر کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے یہ بھی اشارہ دیا کہ اگر ضرورت پڑی تو عدالت اس سے قبل بھی مداخلت کر سکتی ہے، اور کہا، "اگر کوئی افسر اس سے پہلے کچھ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ہم یہاں موجود ہیں۔" جسٹس گوئی کی اس بات پر سالیسٹر جنرل مہتا نے مسکراتے ہوئے کہا، "اس سے پہلے تو میں ہی یہاں بیٹھا ہوں۔" ان کی اس بات پر عدالت میں قہقہہ گونج اٹھا اور آئینی سوالات پر ہونے والی سنجیدہ بحث کے دوران وہاں موجود وکلا کے درمیان کچھ وقت کے لئے خوشگوار ماحول بن گیا۔ کچھ درخواست گزاروں کی طرف سے موجود سینئر وکیل کپل سبل نے کہا کہ وہ آج مرکزی درخواست پر بحث نہیں کر پائیں گے، لیکن یہ ضرور چاہیں گے کہ عدالت عبوری ریلیف دے، جس کے لیے کم از کم دو گھنٹے کا وقت درکار ہے۔ سالیسٹر جنرل مہتا نے کہا، "چونکہ اس معاملے میں قانونی دفعات پر روک لگانے کی درخواست کی گئی ہے، اس لیے، بہتر ہوگا کہ اس پر آئندہ ہفتے سماعت کی جائے۔" سینئر وکلا شادان فراست، راجیو دھون اور وشنو جین نے بھی اپنی اپنی بات عدالت کے سامنے رکھی۔ عدالت نے بحث کرنے کے لئے وکلاء کی تقرری فریقین پر چھوڑ دی ہے لیکن دونوں جانب سے مقررہ وقت کے مطابق ہی وکلاء کو بحث کرنے کی اجازت ہوگی۔ جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے سینئر ایڈوکیٹ کپل سبل نے کہا کہ انہوں نے مختصر نوٹ تیار کیا ہے جس کے مطابق ہی بحث کی جائے گی۔ کپل سبل کی جانب سے تیار کی گئی نوٹس کا جواب مرکزی سرکار پیر تک عدالت میں داخل کرے گی اس بات کی یقین دہانی سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے چیف جسٹس کو کرائی ہے۔

کرنل صوفیہ کی توہین ملک کی تمام خاتون کی توہین ہے
بی جے پی کے ناری شکتی وندن ابھیان کے پیچھے کی حقیقت ایسے لوگوں کے برے خیالات کو بے نقاب کرتی ہے: اکھلیش

امیٹھی:15 مئی (یو این آئی) سماجوادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے جمعرات کو کہا کہ بی جے پی کے وزیر کا بیان صرف ایک اعلی فوجی خاتون افسر کا ہی نہیں بلکہ ملک کی ہر خاتون کی توہین ہے۔ یادو نے میڈیا نمائندوں سے بات چیت میں کہا کہ کرنل صوفیہ قریشی پر مدھیہ پردیش کے بی جے پی حکومت کے وزیر کی شرمناک تبصرہ اور بلیا کے بی جے پی لیڈر کے وائرل ویڈیو سے بی جے پی کی چال، کردار اور چہرہ عوام کے سامنے اجاگر ہو گیا ہے۔ بی جے پی لیڈروں کا یہ کردار اور چہرہ کوئی پہلی بار نہیں دکھائی دے رہا ہے۔ یہ لوگ ہمیشہ سے ہی ایسا کرتے رہے ہیں۔ بی جے پی کا ناری وندنا صرف نعروں میں ہے۔ جب خاتون احترام اور دفاع کی بات آتی ہے تو بی جے پی کا اصلی اجاگر ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کرنل صوفیہ قریشی مسلسل ملک اور دنیا کو فوج کے فوجی آپریشنز سے آگاہ کر رہی ہیں۔ فوج کو فوجی آپریشن کے بارے میں بریفنگ دینے والے بہادر کرنل کے بارے میں بی جے پی حکومت کے ایک وزیر کا ایسا بیان انتہائی قابل مذمت ہے۔ بی جے پی وزیر کا بیان نہ صرف ایک اعلیٰ فوجی خاتون افسر کی ہی نہیں بلکہ ملک کی ہر خاتون کی توہین ہے۔ بی جے پی کے یہ وزراء ہمیشہ سے بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کی خواتین مخالف سوچ کا منہ بولتا ثبوت رہے ہیں۔ چند سال قبل انہوں نے ملک کی نامور اداکارہ کے کام میں رکاوٹ ڈالی تھی۔ اگر اس وقت ایکشن لیا جاتا تو آج انہیں کرنل صوفیہ قریشی پر تبصرہ کرنے کا موقع نہ ملتا۔ ایس پی صدر نے کہا کہ بی جے پی کے ناری شکتی وندن ابھیان جیسے جھوٹے اعلانات کے پیچھے کی حقیقت ایسے لوگوں کے برے خیالات کو بے نقاب کرتی ہے۔ ایسے لوگ کسی گلی یا محلے کے بھی نمائندے ہونے کے لائق نہیں، وزیر کو چھوڑ دیں۔ سوال یہ ہے کہ بی جے پی والے انہیں خود ہٹائیں گے یا خواتین کی طاقت اور ان کے خلاف متحد عوام انہیں ہٹائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے اندرونی معاملات میں کسی دوسرے ملک کی مداخلت قابل قبول نہیں، یہ ہمارے آئین اور جمہوریت کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ حکومت کو ٹھوس اقدامات کرنا ہوں گے تا کہ سرحدیں محفوظ رہیں اور ملک معاشی طور پر طاقتور ہو۔ حکومت سرحدوں کی حفاظت کے لیے سخت انتظامات کرے تا کہ کسی قسم کی دراندازی یا سیکیورٹی میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔ سرحد پر حفاظتی انتظامات اتنے اچھے ہونے چاہئیں کہ غلطی کی گنجائش نہ رہے۔

دہشت گردی کے خلاف پوری قوم متحد ہے
یوگی کابینہ کا آپریشن سندور کے لئے مودی اور ہندوستانی آرمی کے تئیں اظہار تشکر

لکھنؤ:15 مئی (یو این آئی) یوگی کابینہ نے جمعرات کو وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے صدارت میں ہوئی میٹنگ میں سب سے پہلے آپریشن سندور کی کامیابی کے لئے وزیر اعظم نریندر مودی اور ہندوستانی فوجی کے تئیں شکریہ کا اظہار کرتے ہوئے مبارک بادی کی قرارداد پیش کی۔ وزیر خزانہ اور پارلیمانی امور کے وزیر سریش کھنہ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور ہندوستانی فوج کی طرف سے آپریشن سندور کے کامیاب نفاذ پر کئے گئے شاندار کام کے لئے وزراء کی کونسل اور اتر پردیش کے عوام کی جانب سے ایک مبارکبادی قرارداد منظور کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی مسلح افواج کی طرف سے آپریشن سندور کے کامیاب نفاذ نے قومی سلامتی کے تئیں ہندوستان کے پختہ عزم اور دہشت گردی کے خلاف سمجھوتہ نہ کرنے والے موقف کو ظاہر کیا ہے۔ کابینہ ہندوستانی فوج کی بہادری، حوصلے اور عزم کو دلی خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ پورے اتر پردیش کو ہمارے بہادر سپاہیوں پر فخر ہے جو قوم کی حفاظت کے لیے وقف ہیں۔ آپریشن سندور کے کامیاب نفاذ کے لیے کابینہ قوم کو کامیاب قیادت فراہم کرنے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ دہشت گردی کے خلاف پوری قوم متحد ہے۔ یہ آپریشن ہماری طاقت، اتحاد اور قوم کے دفاع کے لیے ہمارے اجتماعی عزم کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ لیکن یہ تب ہی ممکن ہوا جب وزیر اعظم اور مرکزی کابینہ نے فوج کو فری ہینڈ دیا۔ انہوں نے کہا کہ کابینہ کے علاوہ تمام ریاستی وزراء اور آزادانہ چارج رکھنے والے ریاستی وزراء کو مدعو کیا گیا تھا اور ان کی موجودگی میں سب سے پہلے اس تجویز کو کابینہ نے منظوری دی۔

وجے شاہ کو عبوری راحت دینے سے سپریم کورٹ کا انکار

نئی دہلی، 15 مئی (یو این آئی) ہندوستانی فوج کی کرنل صوفیہ قریشی کے خلاف وزیر کنور وجے شاہ کے "توہین آمیز" تبصرے کے معاملے میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کی ہدایت کے خلاف روک لگانے کی مانگ والی درخواست پر سپریم کورٹ نے عبوری راحت دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ اس پر جمعہ کو سماعت ہوگی ہائی کورٹ نے وزیر کے مبینہ قابل اعتراض تبصرے کا ازخود نوٹس لیا تھا اور ریاستی حکومت کو ان کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی ہدایت کی تھی۔ شاہ کی جانب سے اسے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔ عدالت کے متعلقہ بنچ نے جمعرات کو کہا کہ وہ جمعہ کو درخواست کی سماعت کرے گا۔ چیف جسٹس بی آر گوائی اور جسٹس اے جی مسیح کی بنچ نے آج درخواست کا ذکر کئے جانے پر کہا کہ وزیر شاہ نے ایسا تبصرہ کیا ہے تو یہ غیر ذمہ دارانہ ہے اور درخواست کی سماعت کل ہوگی۔ بی جے پی لیڈر شاہ ریاستی حکومت میں قبائلی امور کے وزیر ہیں۔ جسٹس گاوائی کی سربراہی والی بنچ نے وزیر کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دینے والے مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے حکم کو موجودہ مرحلے پر روکنے کی درخواست کو مسترد کر دیا اور کہا کہ وہ اس معاملے کی کل خود سماعت کرے گی۔ درخواست گزار نے ہائی کورٹ کے حکم کے بعد اپنے خلاف درج ایف آئی آر پر روک لگانے کی درخواست کی تھی۔ وزیر شاہ کی وکیل وبھا دتہ مکھیجا نے بنچ کو بتایا، "انہوں نے (شاہ) اپنے تبصروں پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہیں غلط سمجھا گیا ہے... میڈیا نے اسے غلط انداز میں پیش کیا ہے۔ ہم مقدمہ درج کرنے کے حکم پر روک لگانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔"

یوپی کے سبھی اضلاع میں ہوگی سول ڈیفنس کی سہولیت

لکھنؤ:15 مئی (یو این آئی) داخلی سلامتی کے نظام کو مزید مضبوط بنانے کی کوشش میں اتر پردیش حکومت نے ریاست کے تمام 75 اضلاع میں شہری دفاع کا نظام قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ فی الحال موجودہ وقت میں یہ نظام صرف 15 اضلاع میں کام کر رہا ہے، لیکن اب وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایت پر باقی 60 اضلاع میں بھی اسے نافذ کرنے کا عمل شروع کیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ کشمیر سے کنیا کماری تک مرکزی حکومت قومی سلامتی کو لے کر چوکنا ہے۔ اس سمت میں یوگی حکومت نے سول ڈیفنس کو ریاست کی سیکورٹی حکمت عملی کا لازمی حصہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

وقف ترمیمی قانون کی متنازعہ دفعات پر اسٹے کی برقراری امید افزا پیش رفت: مولانا ارشد مدنی

نئی دہلی، 15 مئی (یو این آئی) جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے آج کی قانونی پیش رفت پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ امید افزا بات یہ ہوئی ہے کہ متنازعہ دفعات پر اسٹے کو عدالت نے برقرار رکھا ہے، انہوں نے کہا کہ اگلی سماعت پر جس طرح بحث کے لئے دونوں جانب کے وکلاء کو دو دو گھنٹے کا وقت دیا گیا ہے یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ عدالت اس معاملہ کو لیکر نہ صرف سنجیدہ ہے بلکہ جلد از جلد سماعت مکمل کرنے کے حق میں بھی ہے۔ آج یہاں جاری بیان کے مطابق مولانا مدنی نے کہا کہ ہم بھی یہی چاہتے ہیں اس پر عدالت کا حتمی فیصلہ جلد از جلد آجائے کیونکہ اخبارات میں آنے والی خبروں کے مطابق نئے وقف قانون کی متنازعہ دفعات پر اسٹے کے باوجود کئی مقامات پر مسجدوں اور درگاہوں کو غیر قانونی قرار دیکر مسمار کیا جا چکا ہے، اس میں ایک معاملہ اتراکھنڈ میں واقع درگاہ کا بھی ہے جو وقف ہے، اسی طرح اتر پردیش میں نیپال کے سرحدی اضلاع میں متعدد مدارس، قبرستان، عیدگاہوں کو ہی نہیں، بہت سی مسجدوں کو بھی غیر قانونی یا سرکاری زمین پر واقع کہہ کر شہید کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ آئین کی بالادستی ختم کر چکے ہوں ان سے یہ توقع کیونکر کی جاسکتی ہے کہ وہ قانون کا احترام کریں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اقتدار کے نشے میں خود کو ہی قانون سمجھ بیٹھے ہیں، انہوں نے کہا کہ وقف دان' (چیریٹی) کی ہی ایک شکل ہے، مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ وقف کے تعلق سے پچھلے کچھ عرصہ سے انتہائی غلط پروپیگنڈہ کیا گیا ہے اور اکثریت کو یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ وقف کی آڑ میں مسلمانوں نے سرکاری زمینوں پر قبضہ کر رکھا ہے جبکہ افسوسناک سچائی یہ ہے کہ وقف املاک پر سب سے زیادہ قبضہ حکومت نے کر رکھا ہے، یہ وقف ترمیمی قانون اسی لئے لایا گیا ہے تا کہ اس ناجائز قبضہ کو قانونی جواز فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ دوسری وقف املاک پر بھی قبضہ کرنے کی راہ آسان کی جاسکے۔ قابل ذکر ہے کہ وقف قانون نافذ العمل ہونے کے بعد جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے پیش ہوتے ہوئے سینئر ایڈوکیٹ وکیل کپل سبل نے وقف ترمیم قانون کے خلاف داخل عرضداشت پر جلد از جلد سماعت کیئے جانے کی چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ سے گذارش کی تھی جس کے بعد تین مرتبہ مقدمہ سماعت کے لیئے پیش ہوا لیکن کسی بھی طرح کا حکم جاری نہیں ہو سکا۔ وقف ترمیمی قانون پر صدر جمہوریہ کی مہر لگ جانے کے بعد مولانا ارشد مدنی نے سب سے پہلے سپریم کورٹ میں پٹیشن داخل کی تھی۔ مولانا ارشد مدنی کی ہدایت پر ایڈوکیٹ آن ریکارڈ فضیل ایوبی نے پٹیشن داخل کی ہے جس میں تحریر ہے کہ یہ قانون غیر آئینی ہے اور وقف انتظامیہ اور وقف کے لیئے تباہ کن ہے، جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے داخل پٹیشن کا ڈائری نمبر 18261 /2025 ہے۔ واضح رہے کہ مرکزی سرکار کی جانب سے بنائے گئے وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف داخل عرضداشتوں پر آج سپریم کورٹ میں سماعت عمل میں آئی جس کے دوران عدالت مقدمہ کی سماعت اگلے ہفتہ بروز منگل کو کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔ اگلی سماعت پر عبوری اسٹے کے تعلق سے عدالت فریقین کے دلائل کی سماعت کریگی۔ چیف جسٹس بی آر گوئی اور جسٹس جارج مسیح کی سربراہی والی دو رکنی بینچ نے کہا کہ وقف ترمیمات قانون کے خلاف داخل پٹیشن پر بحث کرنے کے لیئے وکلاء کو دو گھنٹے کا وقت دیں گے جبکہ فریق مخالف کو جواب دینے کے لیئے بھی دو گھنٹے کا وقت دیا جائے گا۔

دنیا کی 380 معروف فلمی ہستیوں نے غزہ میں نسل کشی کی مذمت کی ہے

تہران۔ ریف فائنس (Fiennes Ralph) سمیت دنیا کی 380 سے زیادہ معروف فلمی ہستیوں نے منگل 13 مئی کو کینز فلم فیسٹیول کے افتتاح سے قبل ایک کھلا خط جاری کرکے، غزہ میں نسل کشی کی مذمت کی ہے ارنا کے مطابق 380 سے زیادہ معروف فلمی ہستیوں کا یہ خط فرانسیسی روزنامے لبریشن اور امریکی جریدے ورائیٹی میں شائع ہوا ہے۔ اس خط میں لکھا گیا ہے کہ ”ایسی حالت میں کہ غزہ میں نسل کشی جاری ہے، ہم خاموش نہیں رہ سکتے۔ اس خط پر دستخط کرنے والوں میں، ہالیوڈ کے معروف اسٹار اداکار، منجملہ ریچرڈ گیئر، سوزان سارانڈون، معروف ہسپانوی ہدایت کار پیدرو المودورا، کینز فلم فیسٹیول کے سابق ونر روبن اوسٹلونڈ جیسی بڑی فلمی ہستیاں شامل ہیں۔ دنیا کی معروف فلمی ہستیوں کے اس کھلے خط میں، غزہ میں نامہ نگار اور فوٹو گرافر فاطمہ حسونہ کے قتل کی مذمت کی گئی ہے۔ اپنی جان ہتھیلی پر رکھو اور جاؤ“ نامی دستاویزی فلم اس پچیس سالہ جرنلسٹ فوٹو گرافر پر بنی ہے۔ سپیدہ فارسی کی یہ دستاویزی فلم جمعرات کو کینز فلم فیسٹیول میں دکھائی جائے گی۔ جرنلسٹ فوٹو گرافر فاطمہ حسونہ، شمالی غزہ میں ایک رہائشی مکان پر اپنے کنبے کے دس افراد کے ہمراہ شہید ہوگئی تھیں۔ یہ خاتون فلسطینی جرنلسٹ اس اعلان کے ایک دن بعد صیہونی حملے میں شہید ہوئی ہے کہ اس پر بننے والی دستاویزی فلم کینز فلم فیسٹیول میں دکھائی جائے گی۔

غزہ پر اسرائیل کے حملوں میں تیزی، 140 سے زیادہ فلسطینی شہید

شمالی جبالیہ کے علاقے میں اسرائیلی فوج نے کئی گھروں پر رات گئے بمباری کی، ہمارے بچے موت کا انتظار کررہے ہیں: فلسطینی ماں

غزہ۔ (یواین آئی) اسرائیل نے غزہ پر حملے کرتے ہوئے 24 گھنٹوں میں 100 سے زائد فلسطینیوں کو شہید کردیا۔ اسرائیل نے غزہ میں فضائی اور زمینی حملے تیز کردیے ہیں جس کے نتیجے میں 24 گھنٹوں میں 140 سے زیادہ فلسطینی شہید ہوگئے۔ ادھر یورپی اسپتال پر بنکر بسٹر بم حملوں کے مناظر سی سی ٹی وی فوٹیج میں ریکارڈ ہوگئے۔ دوسری جانب رفح شہر میں القسام بریگیڈز کے جوابی وار سے کئی اسرائیلی فوجی ہلاک و زخمی ہونے کی اطلاعات سامنے آرہی ہیں۔ اس کے علاوہ غزہ امداد کی بندش پر اقوام متحدہ سلامتی کونسل اجلاس ہوا جس میں روس، چین، برطانیہ نے امریکا، اسرائیل مشترکہ امدادی منصوبہ مسترد کردیا۔

غیر ملکی میڈیا رپورٹ کے مطابق شمالی جبالیہ کے علاقے میں اسرائیلی فوج نے کئی گھروں پر رات گئے بمباری کی جس کے نتیجے میں 22 بچوں اور 15 خواتین سمیت 50 فلسطینی شہید ہوئے۔ اسرائیلی فضائی حملوں کے بعد جبالیہ کے اسپتال میں مزید 9 افراد کی لاشیں لائی گئیں جن میں سے 7 بچے شامل تھے۔ اسرائیلی فوج نے گزشتہ روز جبالیہ اور اردگرد کے علاقوں کے رہائشیوں کو انخلا کی وارننگ دی تھی، جس کے بعد اسرائیل کی جانب سے راکٹ داغے گئے۔ دوسری جانب رفح شہر میں القسام بریگیڈز کے جوابی وار سے کئی اسرائیلی فوجی ہلاک و زخمی ہونے کی اطلاعات سامنے آرہی ہیں۔ اس کے علاوہ غزہ امداد کی بندش پر اقوام متحدہ سلامتی کونسل اجلاس ہوا جس میں روس، چین، برطانیہ نے امریکا، اسرائیل مشترکہ امدادی منصوبہ مسترد کردیا۔

غزہ میں بچے شدید غذائی قلت کے بڑھتے ہوئے خطرے سے دوچار ہیں۔ انٹیگریٹڈ فوڈ سکیورٹی درجہ بندی (آئی پی سی) کے نئے اعداد و شمار کے مطابق 93 فیصد لوگ بحرانی سطح کی شدید غذائی قلت یا اس سے بھی بدتر حالات کا سامنا کررہے ہیں۔ بھوک کے بحرانوں کی پیمائش کرنے والے ایک بین الاقوامی ادارے آئی پی سی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ غزہ قحط کے سنگین خطرے کا سامنا کررہا ہے۔ شمالی غزہ سے، جنگ بندی کے مختصر وقفے میں سیو دی چلڈرن کے ہیلتھ کیئر کلینک میں غذائی قلت کی شکایت سے زیر علاج چار بچوں کی 25 سالہ ماں نے کہا ہے کہ ”ہم جانتے ہیں کہ بھوک کیسی لگتی ہے بلکہ ہم نے موت کا ذائقہ چکھا ہے۔ ہمارے بچے مرنے کے لئے صرف اپنی باری کا انتظار کررہے ہیں۔

سیو دی چلڈرن کا کہنا ہے کہ اسرائیلی حکام کی جانب سے امداد اور سامان کی مکمل ناکہ بندی نے خاندانوں کو زندہ رہنے کے لیے ناقابل تصور اقدامات کرنے پر مجبور کردیا ہے۔ ایجنسی نے خبردار کیا ہے کہ اگر ناکہ بندی کو ختم کرنے اور غزہ میں خوراک اور ادویات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے فوری اقدامات نہ کیے گئے تو دس لاکھ بچے بھوک، بیماری اور بالآخر موت کے خطرے سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں شمالی غزہ کے خاندانوں نے زندہ رہنے کے لیے مایوس کن اقدامات کیے ہیں، جن میں جانوروں کا چارہ، خراب آٹا اور ریت ملا آٹا کھانا شامل ہے۔ اپنی حاملہ بیوی اور دو سالہ بچے کے ساتھ اس آزمائش کے شکار، شمالی غزہ میں رہنے والے ایک 30 سالہ باپ نے کہا ہے کہ ”مجھے نہیں معلوم کہ اپنے خاندان کو کیسے کھلاؤں۔ یہاں کوئی خوراک نہیں ہے۔ میرے پاس ایسی چیزیں کھانے کے سوا کوئی چارہ نہیں جو آپ تصور بھی نہیں کرسکتے“۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ یہاں حالات انتہائی مایوس کن ہیں بلکہ ایک افراتفری کا عالم ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ہمارا کیا انجام ہوگا۔ کوئی بھی باعزت زندگی نہیں گزار رہا۔ یہ سب ہمارے ساتھ کیوں ہورہا ہے؟“ ہیومن رائٹس واچ (ایچ آر ڈبلیو) نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیلی حکومت کا منصوبہ، جس کے تحت غزہ کے شہری ڈھانچے کو تباہ کرنا اور فلسطینی آبادی کو ایک چھوٹے علاقے میں محدود کرنا شامل ہے، انسانیت کے خلاف جرائم، نسلی صفائی اور نسل کشی کے جاری جرائم میں ایک سنگین اضافہ ہوگا۔ ایچ آر ڈبلیو کے مطابق، اسرائیلی افواج نے فلسطینی شہریوں کی جبری بے دخلی اور خوراک، پانی اور طبی امداد جیسی ضروری اشیاء پر سخت پابندیاں عائد کرنے کی حکمت عملی اپنائی ہے۔

یہ اقدامات اس منصوبے کا حصہ ہیں جسے سابق اسرائیلی جنرل گیورا ایلنڈ نے پیش کیا تھا اور جسے ”جنرلز پلان“ کہا جاتا ہے۔ اس منصوبے کے تحت شمالی غزہ کی شہری آبادی کو نکالنے اور باقی رہ جانے والے افراد کو جنگجو قرار دینے کی تجویز دی گئی ہے، تاکہ ان کے خلاف فوجی کارروائیوں کو جائز قرار دیا جاسکے۔ کئی تنظیموں نے دلیل دی ہے کہ یہ طریقہ کار شہریوں کو نشانہ بناتا ہے اور بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت امتیاز اور تناسب کے اصولوں کو کمزور کرتا ہے۔ ہیومن رائٹس واچ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل سمیت انسانی حقوق کی تنظیموں نے شدید خدشات کا اظہار کیا ہے کہ یہ اقدامات نسل کشی کے مترادف ہوسکتے ہیں۔ شہری ڈھانچے کو جان بوجھ کر نشانہ بنانا اور انسانی امداد پر پابندی کو نسل کشی کنونشن کے تحت کسی قومی، نسلی، نسلی یا مذہبی گروہ کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے ارادے کے ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

ایران کسی بدمعاش کے سامنے نہیں جھکے گا: مسعود پزشکیان

امریکہ نے ایران سے منسلک اداروں اور شخصیات پر نئی پابندیاں عائد کردیں

تہران۔ (یواین آئی) ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے امریکہ پر واضح کیا ہے کہ وہ کسی بدمعاش کے آگے نہیں جھکے گا۔ تفصیلات کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے خلیجی ممالک کے دورے کے دوران تہران پر کی گئی تنقید پر ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے سخت جواب دیا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق بدھ کو سرکاری ٹی وی بیان میں ایرانی صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے کہا ”ٹرمپ سوچتا ہے کہ وہ یہاں آکر ہمیں ڈرا سکتا ہے، لیکن ہمارے لیے شہادت کی موت بستر پر مرنے سے زیادہ پیاری ہے، آپ ہمیں ڈرانے آئے ہیں؟ ہم کسی بدمعاش کے سامنے نہیں جھکیں گے۔“ انھوں نے کہا ٹرمپ نے ایرانی عوام کو علاقے میں خطرے اور بدامنی کا ذمہ دار قرار دیا ہے تو سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے غزہ میں 60 ہزار بے گناہ انسانوں کا قتل عام کیا؟ کیا ایران نے بے گناہ عوام پر پانی، غذا اور ادویات بند کی ہیں؟

ایرانی صدر نے مزید کہا کہ امریکی صدر نے دھمکی دی ہے کہ اُن کے پاس ایسے بم ہیں جس کا تصور بھی کوئی نہیں کرسکتا اور پھر یہ ہمیں جنگ اور خوں ریزی کا ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں، ٹرمپ خود خطے کے ممالک کو بموں، ہتھیاروں اور میزائلوں سے لیس کررہے ہیں۔ انھوں نے کہا مغربی طاقتیں پچھلے 47 سال سے ایران کے نظام اور عوام کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنے کی کوشش کررہی ہیں، لیکن نہ ایسا کرسکی ہیں نہ ہی کرپائیں گی۔

جوہری معاملات پر مذاکرات کے باوجود امریکہ کی جانب سے ایران پر پابندیاں عائد کرنے کا سلسلہ جاری ہے، ایران سے متعلق اداروں اور مختلف شخصیات پر نئی پابندیاں عائد کردی گئی ہیں۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق امریکی محکمہ خزانہ کی ویب سائٹ میں جاری نوٹس کے مطابق امریکہ نے ایران سے متعلق نئی پابندیوں کا اعلان کیا ہے۔

ورلڈ بینک نے بنگلہ دیش کے لیے 270 ملین ڈالر کی امداد کی منظوری دی

ڈھاکہ۔ (یواین آئی) ورلڈ بینک کے بورڈ آف ایگزیکٹوڈائریکٹرز نے بنگلہ دیش کو سیلاب سے ابرنے اور مستقبل کی آفات سے نمٹنے کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے 270 ملین ڈالر سے زیادہ کی امداد کی منظوری دی ہے۔ یہ امداد اگست 2024 کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں اہم انفراسٹرکچر کی تعمیر نو، زرعی نظام کو مضبوط بنانے اور معاش کو بہتر بنانے میں مدد کرے گی۔ ورلڈ بینک نے کہا کہ بنگلہ دیش پائیدار بحالی، ہنگامی تیاری، اور رسپانس (بی اسٹرانگ) پروجیکٹ چٹاگانگ اور سلہٹ ڈویژنوں میں دیہی اور سیلاب سے بچاؤ کے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر اور تعمیر نو کرے گا، جس سے 6.1 ملین لوگوں کو تحفظ ملے گا۔ عالمی بینک نے ایک بیان میں کہا کہ یہ منصوبہ آب و ہوا کے لیے لچکدار زراعت کو فروغ دینے اور کمزور کمیونٹیز کو ذریعہ معاش کی مدد فراہم کرنے کے لیے ایک جامع نقطہ نظر اپنائے گا۔

بنگلہ دیش کے لیے عالمی بینک کے عبوری ڈائریکٹر گیل مارٹن نے کہا، ”بنگلہ دیش کو موسمیاتی تبدیلیوں کی موافقت اور آفات سے نمٹنے کی تیاری میں ایک رہنما سمجھا جاتا ہے، لیکن موسمیاتی خطرات میں اضافہ اور شدید قدرتی آفات کی تعداد کمیونٹیز اور معیشت پر بہت زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔ ورلڈ بینک کے مطابق، یہ منصوبہ 79 کثیر المقاصد سیلاب پناہ گاہوں کی تعمیر کرے گا، جو عام اوقات میں پرائمری اسکولوں کے طور پر کام کریں گے۔ مزید برآں، سڑکوں اور پلوں کی مرمت کی جائے گی اور انہیں آب و ہوا کے خلاف مزاحم بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ سیلاب سے بچاؤ کے ڈھانچے جیسے پشتوں کی تعمیر اور نہروں کی کھدائی کا کام بھی کیا جائے گا۔

روس اور یوکرین کے درمیان جنگ بندی

ٹرمپ کا ’ترکی پلان‘ ہوا فیل، پوتن کی غیر حاضری سے مشن مذاق بن گیا

ماسکو۔ روس اور یوکرین کے درمیان تقریباً 3 سال سے جاری جنگ کو ختم کرنے کی امریکی صدر ٹرمپ کی کوششیں مذاق بنتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں۔ ڈونالڈ ٹرمپ اور روسی صدر ولادیمیر پوتن، دونوں کی غیر حاضری نے اس مشن کی سنجیدگی پر سوال کھڑے کردیے ہیں۔ پوتن نے بات چیت میں شامل ہونے سے ہی انکار کردیا ہے، اور اس طرح ٹرمپ کی 24 گھنٹے میں جنگ ختم کرنے کی بات پھر سے کھوکھلی ثابت ہوئی ہے۔ امن مذاکرہ سے عین قبل کریملن نے روسی نمائندہ کے نام جاری کردیا، لیکن اس میں پوتن کا ہی نام موجود نہیں تھا۔ نمائندہ وفد کی قیادت روسی صدر کے مشیر اور تشہیری حکمت ساز ولادیمیر میڈنسکی کریں گے۔ ان کے ساتھ نائب وزیر خارجہ میخائل گالوزن، فوجی خفیہ چیف ایگور کوستیوکوف اور نائب وزیر دفاع الیکزنڈر فومن بھی شامل ہیں۔ اس سے یہ صاف ہوگیا ہے کہ پوتن خود ترکی نہیں جارہے ہیں، جس سے مذاکرہ کے قبل ہی دور میں کسی بڑے نتیجے کی امید منڈمل ہوگئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ یوکرینی صدر ولودیمیر زیلنسکی نے 14 مئی کو دیے گئے اپنے بیان میں کہا تھا کہ کیف اس وقت تک کوئی اگلا قدم نہیں اٹھائے گا جب تک ماسکو اپنے نمائندہ وفد کی جانکاری شیئر نہیں کرتا۔ کریملن کے اعلان کے بعد اب زیلنسکی کا اگلا رخ اہم ہوگا، لیکن پوتن کی غیر موجودگی اس مذاکرہ کو کمزور کرسکتی ہے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ ڈونالڈ ٹرمپ نے اس ہفتہ از سر نو دعویٰ کیا تھا کہ وہ جنگ کو 24 گھنٹے میں روک سکتے ہیں، لیکن ترکی میں ان کے ممکنہ سفر کا بھی اختتام ہوگیا۔ بدھ کو صحافیوں سے بات چیت میں انھوں نے کہا کہ وہ اپنے یوا ے ای سفر کے منصوبہ پر قائم ہیں اور ابوظبی روانہ ہوں گے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ترکی کا دورہ شیڈول میں فٹ نہیں بیٹھتا، حالانکہ بعد میں انھوں نے ممکنہ تبدیلی کی گنجائش چھوڑی۔ یہ ایک ہفتے میں دوسری مرتبہ ہے جب ٹرمپ کی بڑی باتوں کی ہوا نکل گئی۔ اس سے قبل انھوں نے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی کو لے کر جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ اب ترکی میں اچانک پہنچنے کی ان کی حکمت عملی بھی ناکام ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔

ٹرمپ کے ایران مخالف ریمارکس پر ایرانی وزیر خارجہ کا سخت ردعمل

ہم نے دھمکی کو دھوکے سے تبدیل ہوتا دیکھا

تہران۔ ایرانی وزیر خارجہ نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ایران کے حوالے سے گزشتہ رات امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے سعودی عرب میں بیانات کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ میں نے گزشتہ رات امریکی صدر کے بیانات کو سنا، بدقسمتی سے ایک دھوکہ دہی کا اظہار کیا گیا۔ ایرانی وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے کہا کہ انہوں نے خطے کے ممالک کی ترقی اور خوشحالی کے راستے کے بارے میں جو بات کہی ہے وہ درحقیقت وہی راستہ ہے جسے ایرانی عوام نے انقلاب کی صورت میں چنا اور ایک آزاد، خوشحال اور ترقی یافتہ جمہوری ملک کے حصول کے لیے اختیار کیا۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ امریکہ ہی ہے جس نے گزشتہ چالیس سال سے پابندیوں، دباؤ اور دھمکیوں کے ذریعے ایرانی قوم کی ترقی کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ اقتصادی مسائل کا ذمہ دار امریکہ ہے اور اس نے ایرانی عوام پر جو استکباری پالیسیاں مسلط کررکھی ہیں اور جس فرمانبردار نظام کا مطالبہ کررہے ہیں، جو ایرانی عوام کے وقار کے منافی ہے۔

عراقچی نے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ ڈونلڈ ٹرمپ زیادہ سے زیادہ دباؤ کی پالیسی پر زور دے رہے ہیں، کہا کہ امریکی صدر نے خطے میں اسرائیل کے تمام جرائم کو نظر انداز کیا اور ایران کو ایک خطرہ کے طور پر پیش کرنے کے درپے ہیں۔ یہ خالص دھوکہ ہے۔ کس حکومت نے غزہ میں 60 ہزار افراد کو قتل کیا؟ غزہ میں اتنی تباہی کس نے کی؟ لبنان، شام اور یمن سمیت فلسطین کے اردگرد کے علاقے پر کون سی حکومت حملہ کرتی ہے؟ صیہونی حکومت نے حالیہ مہینوں میں شام پر جس قدر غاصبانہ قبضہ کیا ہے وہ غزہ کے پورے علاقے سے زیادہ ہے۔ صیہونی حکومت نے غزہ میں فلسطینی قوم کی اقتصادی ناکہ بندی کی ہوئی ہے۔ ان تمام مسائل کو نظر انداز کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی وہ ایران کو خطے کے لیے ایک خطرہ کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ اصل خطرے کو بھلا دیا جائے لیکن وہ اس راہ میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ اپنے حالیہ دورہ سعودی عرب اور قطر کے دوران زیر بحث موضوعات کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم علاقائی ممالک بشمول سعودی عرب، قطر، متحدہ عرب امارات اور دیگر ممالک بشمول یورپی اور بین الاقوامی سطح پر اپنے دوستوں کو ایران اور امریکہ کے درمیان بالواسطہ مذاکرات کے بعد ہونے والے عمل سے آگاہ کررہے ہیں۔ ہم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ مذاکرات کے اس راونڈ اور کسی بھی ممکنہ معاہدے کے حوالے سے ایک علاقائی مفاہمت ہوجائے، تاکہ ہم علاقائی استحکام اور سلامتی میں اضافہ کا مشاہدہ کرسکیں اور یقیناً ایران اور خطے کے ممالک کے درمیان غیر ملکی مداخلت کے بغیر علاقائی امنیت کو بڑھایا جائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمسایہ ممالک کے درمیان اس حوالے سے کوئی تشویش نہیں ہوگی۔ روس کے صدر ولادیمیر پوتین کے دورہ ایران کے بارے میں میڈیا کی قیاس آرائیوں کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ محترم روسی صدر کا دورہ دونوں ممالک کے طویل المدتی منصوبے میں شامل ہے اور ہم اس دورے کو ترتیب دینے کے لیے روسی فریق سے مشاورت کررہے ہیں۔ ایران اور یورپ کے درمیان مذاکرات کے عمل کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں عراقچی نے کہا کہ جب کہ ہم امریکہ کے ساتھ بالواسطہ بات چیت جاری رکھے ہوئے ہیں، ہم یورپ کے ساتھ بات چیت کے لیے بھی تیار ہیں۔ بدقسمتی سے خود یورپی ہی ہیں جو اپنی پالیسیوں کے باعث ان مذاکرات میں کسی حد تک الگ تھلگ ہوگئے ہیں۔ ہم ایسی صورتحال نہیں چاہتے۔ ایران اور یورپ کے درمیان نائب وزرائے خارجہ کی سطح پر مذاکرات کا اگلا دور جمعہ 16 مئی کو استنبول میں منعقد ہوگا۔

چاڈ میں پرتشدد جھڑپوں میں 35 افراد ہلاک، چھ زخمی

یاؤنڈے۔ (یواین آئی) چاڈ میں پرتشدد جھڑپوں میں کم از کم 35 افراد ہلاک اور چھ دیگر زخمی ہوگئے ہیں۔ حکومت کے ترجمان گیسم شیرف ماہت نے جمعرات کو یہ اطلاع دی۔ انہوں نے کہا کہ جھڑپیں بدھ کو لوگون اوکسیڈینٹل صوبے کے منڈاکاو گاؤں میں شروع ہوئیں۔ مقامی حکام اور سیکورٹی فورسز نے امن بحال کرنے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ان وحشیانہ کارروائیوں کی شدید مذمت کرتی ہے اور مجرموں اور ان کے ساتھیوں کی شناخت، سراغ لگانے اور انہیں انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جارہے ہیں۔

روس اور چین کے درمیان بڑا معاہدہ طے پاگیا

ماسکو۔ (یواین آئی) روس اور چین کے درمیان چاند پر نیوکلیئر پاور اسٹیشن تعمیر کرنے کے سلسلے میں بڑا معاہدہ طے پاگیا ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق دونوں ممالک کی جانب سے دستخط کیے گئے معاہدے کے مطابق روسی ری ایکٹر کو انٹرنیشنل لونر ریسرچ اسٹیشن (آئی ایل آر ایس) چلانے کے لیے استعمال میں لایا جائے گا، جس پر روس اور چین مشترکہ طور پر کام کررہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق 2036 تک اس خلائی بیس کی تکمیل متوقع ہے۔

ٹرمپ ملت ایران کی دشمنی کے مرکز میں ہیں: جنرل حسین سلامی

تہران: سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے کمانڈر انچیف نے کہا ہے کہ ایرانی عوام اپنے دوستوں اور دشمنوں کو اچھی طرح پہچانتے ہیں اور امریکی صدر ملت ایران کی دشمنی کے مرکز میں ہیں، انھوں نے ایرانی قوم پر پابندیاں لگائیں اور چاہتے ہیں کہ اس ملک کے اسپتالوں تک دوائیں نہ پہنچ سکیں۔ ارنا کے مطابق جنرل حسین سلامی نے جمعرات 15 مئی کو شہدائے خدمت کی پہلی برسی کی مناسبت سے تہران کے امام حسین اسکوائر پر منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب میں کہا کہ امریکی صدر نے ایران کی عظیم قوم کے خلاف ایک سس گین نفسیاتی آپریشن شروع کیا ہے۔ سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے کمانڈر انچیف نے کہا کہ امریکی صدر اس آپریشن کے ذریعے ایرانی عوام کے ذہنوں پر تخریبی اثرات مرتب کرنا اور ان کے اندر مایوسی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جنرل سلامی نے کہا کہ ٹرمپ اپنی باتوں سے ایران کے عوام میں ناامیدی اور مایوسی پیدا کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

کینیڈا کی کابینہ میں ہندوستانی نژاد چہروں کا اثر، وزیر خارجہ انیتا آنند کے ساتھ تین اور رہنما بھی شامل

اوٹاوا۔ کینیڈا کے وزیراعظم مارک کارنی نے اپنی 28 رکنی نئی کابینہ کا اعلان کیا ہے، جس میں چار ہندوستانی نژاد اراکین پارلیمان کو اہم ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ ان میں نمایاں ترین نام انیتا آنند کا ہے، جنہیں کینیڈا کی نئی وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔ وہ اس عہدے پر فائز ہونے والی پہلی ہندو کینیڈین ہیں۔ انیتا آنند کا تعلق ایک ہندوستانی نژاد خاندان سے ہے۔ ان کی پیدائش کینیڈا کے صوبے نووا اسکاٹیا میں ہوئی، جہاں ان کے والد، جو تمل نژاد تھے اور والدہ، جو پنجابی تھیں، 1960 کی دہائی میں ہندوستان سے ہجرت کرکے آئے تھے۔ انیتا نے ڈل ہاؤزی، ٹورنٹو اور آکسفورڈ یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور ییل سمیت عالمی سطح کی جامعات میں تدریس بھی کی۔ بطور وزیر، وہ اس سے قبل دفاع اور نوآوری کے شعبے سنبھال چکی ہیں، اور کووڈ-19 کے دوران ویکسین کی فراہمی کی نگرانی بھی ان کی ذمہ داری تھی۔

نئی کابینہ میں منندر سدھو کو بین الاقوامی تجارت کا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ برامپٹن ایسٹ سے رکن پارلیمان ہیں۔ ان کا تعلق پنجاب سے ہے اور وہ بچپن میں اپنے خاندان کے ساتھ کینیڈا آئے تھے۔ منندر پہلے بھی کئی وزرا کے پارلیمانی سکریٹری رہ چکے ہیں۔ موجودہ عالمی تجارتی حالات میں ان کا کردار خاصا اہم تصور کیا جارہا ہے۔ روبی سہوتا کو جرائم پر قابو پانے سے متعلق امور کی ریاستی سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ وہ 2015 سے برامپٹن نارتھ سے رکن پارلیمان چلی آرہی ہیں۔ وکالت کے پس منظر سے تعلق رکھنے والی روبی، نوجوانوں کے مسائل اور امیگریشن قوانین پر خاص توجہ رکھتی رہی ہیں۔ چوتھے ہندوستانی نژاد رکن رندیپ سرائے کو بین الاقوامی ترقیات کے امور کا ریاستی سکریٹری بنایا گیا ہے۔ وہ برٹش کولمبیا کے سرے سینٹر سے منتخب ہوتے آئے ہیں اور یہ ان کا چوتھا پارلیمانی دور ہے۔ وہ عالمی سطح پر کینیڈا کے امدادی اقدامات، انسانی ہمدردی، صحت، تعلیم اور غربت کے خاتمے جیسے شعبوں کی نگرانی کریں گے۔

مارک کارنی نے اپنی کابینہ میں شمولیت پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کی ٹیم امریکہ کے ساتھ تعلقات، معیشت کو مستحکم کرنے اور عوام کی فلاح کے لیے کام کرے گی۔ اس حالیہ انتخاب میں 22 ہندوستانی نژاد امیدوار کامیاب ہوئے ہیں، جو کینیڈا کی پارلیمانی تاریخ کا نیا ریکارڈ ہے۔ پچھلی پارلیمان میں ان کی تعداد 17 تھی۔ یہ تبدیلی اس بات کی عکاس ہے کہ کینیڈا میں ہندوستانی نژاد شہریوں کا اثر و رسوخ مسلسل بڑھ رہا ہے۔ قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ اس بار این ڈی پی کے رہنما جگمیت سنگھ اپنی نشست ہار گئے، جو کہ ایک غیر متوقع سیاسی پیش رفت سمجھی جارہی ہے۔

بھارت نژاد امریکی اسکالر بدر خان سوری رہا

محسن مہدوی اور رومیسا اوزترک کی رہائی کے بعد جج کا فیصلہ ٹرمپ انتظامیہ کے لیے ایک اور دھچکا ہے

الیگزینڈریا: جارج ٹاؤن یونیورسٹی کے بھارتی نژاد اسکالر بدر خان سوری کو بدھ کے روز ٹیکساس میں آئی سی ای کی حراست سے رہا کر دیا گیا جب ایک وفاقی جج نے انہیں ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا۔ خان سوری کی رہائی عوامی مفاد میں ہے اور اسے آزادی رائے پر پڑنے والے منفی اثرات زائل ہونگے، جج پیٹریسیا ٹولیور جائلز نے الیگزینڈریہ، ورجینیا میں امریکی ڈسٹرکٹ کورٹ میں ایک سماعت کے دوران کہا۔ ٹرمپ انتظامیہ کی طرف سے ٹارگٹ کئے گئے دیگر اسکالرز جیسے رومیسا اوزترک، محمود خلیل، اور محسن مہدوی کی طرح خان سوری نے بھی کوئی جرم نہیں کیا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ امریکی خارجہ پالیسی سے سمجھوتہ کرنے کے جھوٹے الزام کے تحت بدر خان سوری کو ملک بدر کرنا چاہتی ہے جس کا اعلان سکریٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو نے پہلے ہی کیا ہے۔ تاہم بدھ کے روز کولمبیا یونیورسٹی کے فلسطینی طالب علم مہدوی اور ٹفٹس یونیورسٹی کے طالب علم اوزترک کو حراست سے رہائی ملی ہے۔

خان سوری کے معاملے میں، انتظامیہ مبہم طور پر دعویٰ کرتی ہے کہ وہ حماس کا پروپیگنڈہ پھیلا رہا تھا اور سوشل میڈیا پر سام دشمنی کو فروغ دے رہا تھا۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ سوری کے ایک معروف یا مشتبہ دہشت گرد سے قریبی روابط ہیں، جو حماس کا سینئر مشیر ہے۔ ان کے والد نسبتی احمد یوسف کا کہنا ہے کہ خان سوری حماس کی جانب سے ”سیاسی سرگرمی“ میں ملوث نہیں تھے۔ یوسف، جو ماضی میں حماس کے مشیر رہ چکے ہیں، نے اسرائیل پر 7 اکتوبر کے حملے پر تنقید کی۔ نقاب پوش ایجنٹوں نے 17 مارچ کو خان سوری کو حراست میں لیا۔ ان کی قانونی ٹیم کے مطابق، صرف چار دنوں میں، خان سوری کو [illegible] مختلف جگہوں پر منتقل کیا گیا [illegible] ان کی قانونی ٹیم کا کہنا ہے [illegible] نہیں دیا گیا۔ [illegible] رکھا گیا تھا اور تقریباً [illegible] روشنی کے ساتھ [illegible] لیا اور اسے [illegible] ہفتے میں [illegible] اپنا فیصلہ سناتے ہوئے [illegible] نے اپنے کچھ دعووں [illegible] ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے [illegible] ٹیکساس کی وفاقی عدالت میں منتقل کرنے کی درخواست کو مسترد کردیا تھا۔

اس ہفتے کے شروع میں، خان سوری کی اہلیہ، مفیز صالح نے ایک امریکی خبر رساں ادارے زیٹیو کو بتایا کہ خان سوری کو کن حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ تصور کریں کہ آپ کو اپنی بنیادی ضروریات تک رسائی نہیں ہے۔ تصور کریں کہ، باتھ روم استعمال کرنے کے بعد، آپ کے پاس 55 افراد آپ کے سر، کندھوں اور ٹانگوں کو دیکھ رہے ہوں گے۔ تصور کریں کہ آپ کو تازہ ہوا تک رسائی نہیں ہے سوائے ہفتے میں صرف دو بار دو گھنٹے کے لیے۔ اس خوراک کا تصور کریں جو بلی کے لیے بھی کافی نہیں ہے۔

تصور کریں کہ آپ کے دن اور رات ایک جیسے ہیں کیونکہ وہ حراستی مرکز میں کبھی بھی لائٹس بند نہیں کریں گے۔۔۔ اور جب سیکیورٹی چیک کی بات آئے گی تو وہ اسے اس کے نمبر سے کال کریں گے، اس کے نام سے نہیں۔ وہ اس سے اس کا نمبر پوچھیں گے جو انہوں نے اسے تفویض کیا تھا۔ لہذا، آپ ان سب کا تصور کریں اور آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ بدر کس دور سے گزر رہا ہے۔ ان کی قانونی ٹیم کے مطابق، خان سوری کے بیٹے نے روتے بلکتے یہ ایام گزارے اور آخر کار وہ خاموش ہوگیا ہے۔ ان کے مطابق ان کا بیٹا ڈپریشن کا شکار ہوگیا ہے صالح کو ان کی ماں اب ایک معالج کے پاس لے جارہی ہیں۔ خان سوری نے پچھلے مہینے کہا، ”میں کام کرنے اور اپنے خاندان کی پرورش کرنے کے لیے امریکہ آیا تھا: میں کام پر جاتا ہوں، گھر دیر سے آتا ہوں، اور پھر بھی وہ آئے اور مجھے لے گئے اور مجھے اپنے کنبے سے جدا کردیا۔

اسپرنگ ڈیل پبلک اسکول دیوبند کا شاندار رزلٹ

نبیحہ زماں نے سی بی ایس ای انٹر میں حاصل کئے 96.4 فیصد نمبر

دیوبند:15 /مئی (فیروز خان) اسپرنگ ڈیل پبلک اسکول دیوبند نے ایک مرتبہ پھر تعلیمی میدان میں بہترین کارکردگی کی مثال قائم کی ہے۔ اسکول نے سی بی ایس ای بورڈ کے ذریعہ اعلان کردہ 10 ویں اور 12 ویں جماعت کے امتحانی نتائج میں 99 فیصد کی کامیابی کی شرح کے ساتھ شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کول کی اس کامیابی پر طلبہ وطالبات ان کے والدین، اساتذہ اور ادارہ کے ذمہ داران نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔ اسکول کے چیئر مین سعد فیضان صدیقی نے بتایا کہ انٹرمیڈیٹ میں نبیحہ زماں نے 96.4 فیصد زید اسعد نے 91.2 اور صائمہ خان نے 90 فیصد نمبرات حاصل کر کے بالترتیب پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ وہیں آرٹ سائڈ کے طلبہ وطالبات میں فرح اسلم نے 90 فیصد، زویا نے 2.79 اور آصفہ نے 79 فیصد نمبرات حاصل کئے۔ اسی طرح درجہ 10 کی طالبہ کوثر نے 90 فیصد مریم سعید 89.2 فیصد، وجیہا خان نے 2.87 نمبرات حاصل کر کے فرسٹ، سیکنڈ اور تھرڈ پوزیشن حاصل کی۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے علاوہ رفاع انصاری، ظاہرہ گل نبیل گل، مہرام، مصباح، شمائلہ، حسین، حمزہ، ندا، تسمیہ، عاطف، رحیم، منوج کمار، عبدالاحد، آمنہ، کاشفہ، ابوذر شاہد اور عمر زید نے شاندار امتیازی نمبرات سے کامیابی حاصل کی۔ ان سبھی طلبہ وطالبات نے اعلیٰ تعلیم کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادارہ کا نام روشن کیا ہے۔ سعد صدیقی نے کہا کہ فائن آرٹ میں 4 اور فزیکل ایجوکیشن میں ایک طالب علم نے صد فیصد نمبرات حاصل کئے۔ ادارہ کے چیئرمین سعد صدیقی، معاون چیئرمین احمد صدیقی اور مونیٹرنگ ہیڈ ملک معظم نے اس شاندار کامیابی کا سہرا اساتذہ کے سر باندھا ہے۔ کیوں کہ اساتذہ کی سخت محنت اور بہترین رہنمائی کے سبب ہی شاندار نتائج آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ 70 فیصد یا اس سے زائد نمبرات سے کامیاب ہونے والے طلبہ وطالبات کو اعزازات سے نوازا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی مقابلہ میں نہیں ہیں بلکہ طالب علموں کی تعلیمی ترقی اور معیاری تعلیم پر ہماری توجہ مرکوز ہے۔ ادارہ کے پرنسپل سلیم راز شپرہ سہگل اور ادارہ کے انچارج مشیر الزماں نے طالب علموں کو انعامات دیئے اور ان کے شاندار نتائج کی ستائش کی۔

کاسموپولیٹن اسکول ٹانڈہ کے سی بی ایس ای امتحانات میں صد فیصد کامیابی

ٹانڈہ/امبیڈکرنگر (نامہ نگار) کیرالہ کے ماہر اساتذہ کی رہنمائی میں گزشتہ دو دہائیوں سے تعلیمی میدان میں سربلند کاسموپولیٹن اسکول آسوپور ٹانڈہ نے ایک بار پھر سی بی ایس ای بورڈ نئی دہلی کے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ امتحانات 2025 میں شاندار کامیابی حاصل کر لی۔ گزشتہ 13 مئی 2025 کو جاری ہونے والے نتائج میں اسکول نے صد فیصد کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا۔ جس نے پورے علاقے میں خوشی کی لہر دوڑا دی۔ ہائی اسکول طلبہ کی چمکتی کارکردگی ہائی اسکول کے امتحانات میں طالبات وطلبہ نے غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ انشکا نے 96.6 فیصد کے ساتھ سرفہرست مقام حاصل کیا۔ جبکہ وپل کمار نے 96 فیصد اور علیشان حسن نے 95.2 فیصد نمبروں کے ساتھ سب کو متاثر کیا۔ مشربہ فاطمہ (94.6 فیصد ,) قصوہ نور (93.8 فیصد ,) انشی پٹیل (93.6 فیصد ,) محمد نظیر (92.8 فیصد ,) محمد عدنان (92.54 فیصد ,) دیشا اور اکسا نور (دونوں 92.4 فیصد ,) دیپالی چورسیا اور سمرہ تحریب (دونوں 92.2 فیصد ,) عبداللہ (91.8 فیصد ,) آریان (91.6 فیصد ,) انوشکا کسودھن (91.2 فیصد ,) ششانک راج (90.4 فیصد ,) اسرا شعیب (90 فیصد(اور ایشال فاطمہ (89.6 فیصد(نے بھی شاندار نمبر حاصل کر کے اسکول کا نام روشن کیا۔ انٹرمیڈیٹ کے نتائج بھی کم نہ تھے۔ تسمیہ عنبر نے 89 فیصد نمبروں کے ساتھ نمایاں مقام حاصل کیا۔ شرادھا یادو (88 فیصد ,) انبھو کسودھن (86.4 فیصد ,) پریا ورما (84.8 فیصد ,) ہرش آنند (84.6 فیصد ,) نوازش فاطمہ (84.4 فیصد ,) علیشا فاطمہ (84 فیصد ,) جناریہ فاطمہ (83.6 فیصد ,) سرشٹی اگروال (81.8 فیصد (اور سلوا فاطمہ (80.8 فیصد (نے اپنی محنت اور لگن سے اسکول کی عظمت کو چار چاند لگائے۔ اسکول کے مینیجر پول جوزف، صدر انوپ وجے اور پرنسپل ویشاکھ پی جی نے تمام کامیاب طلبہ وطالبات کو دل سے مبارکباد پیش کی اور ان کے روشن مستقبل کے لیے دعائیں دیں۔ نتائج کے اعلان کے بعد اسکول کیمپس میں خوشی اور جوش کا ماحول دیکھا گیا۔ اساتذہ واساتذہ نے طلبہ کی اس کامیابی پر فخر کا اظہار کیا اور انہیں مستقبل میں مزید کامیابیوں کے لیے نیک خواہشات پیش کیں۔ یہ شاندار نتائج کاسموپولیٹن اسکول کی اعلیٰ تعلیمی معیار، اساتذہ کی لگن اور طلبہ کی محنت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ مقامی لوگوں نے اس کامیابی پر اسکول انتظامیہ اور طلبہ کو شاباشی پیش کی۔ یہ کامیابی نہ صرف طلبہ بلکہ پورے ٹانڈہ کے لیے فخر کا باعث ہے۔

مدرسہ نور العلوم میں انجمن مصباح البیان کے زیر اہتمام النادی العربی کا افتتاحی جلسہ

زید پور، بارہ بنکی (نامہ نگار): علم دین کا سیکھنا ہمارے اوپر فرض ہے اور دینی علوم کے مصادر و مراجع عربی زبان میں ہیں تو بغیر عربی زبان سیکھے ہوئے مذہب اسلام کی صحیح ترجمانی نہیں ہوسکتی ہے مذکورہ خیالات کا اظہار مدرسہ جامعہ عربیہ نور العلوم زید پور میں انجمن مصباح البیان کے زیر اہتمام منعقد النادی العربی کے افتتاحی پروگرام سے ناظم تعلیمات مولانا محمد اسجد ندوی نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ عربی زبان میں مہارت پیدا کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، عربی زبان میں دسترس کے بغیر ہم کما حقہ علوم دینیہ کو سیکھ کر نہ خود، اور نہ عوام الناس کو دین اسلام پر عمل پیرا کر سکتے ہیں اور عربی زبان کے سیکھے بغیر قرآن واحادیث اور اسلاف و اکابرین کی کتابوں سے استفادہ کرنا انتہائی مشکل امر ہے۔ مولانا ندوی نے کہا کہ مختلف زبانوں میں مہارت پیدا کرنا تعلیم یافتہ وتہذیب یافتہ ہونے کی علامت ہے ساتھ ہی ساتھ ہم اپنے مافی الضمیر کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے پر قدرت رکھتے ہیں عربی زبان سیکھنے اور سکھانے کا یہ بہترین پلیٹ فارم ہے نیز طلبہ کو عربی زبان کے تئیں دلچسپی پیدا کرنے پر زور دیتے ہوئے انہیں نے زبان وادب کے میدان میں مہارت حاصل کرنے کی تلقین کی وہیں طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ آپ اپنا زیادہ وقت پڑھائی پر دیں اور اس قیمتی وقت ضائع نہ کریں، اس پلیٹ فارم سے خوب استفادہ کریں اور ہر پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا کہ مستقبل میں دین کے داعی بنیں اور امت کی بہترین رہنمائی کر سکیں۔ پروگرام کی صدارت مینیجر حاجی ضیاء الرحمن انصاری نے اور نظامت محمد اسعد نے کی جبکہ آغاز قاری محمد مدثر دریابادی کی تلاوت و عبد الوحید کی نعت پاک سے ہوا۔ اس موقع پر مفتی حفیظ الرحمن قاسمی، مولانا عثمان ندوی، قاری امتیاز الحق قاسمی، مولانا جمال قاسمی سمیت دیگر لوگ موجود تھے۔

ادب میں بھی مصنوعی ذہانت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا: پروفیسر صغیر افراہیم

شعبۂ اردو میں "ادب میں مصنوعی ذہانت کی اہمیت" موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

میرٹھ15 /مئی 2025ء اگر ہم ادب کی بات کریں تو ہمارا اردو ادب بھی داستانوی مافوق الفطرت ماحول سے نکل کر آیا ہے۔ حالانکہ داستانیں آج بھی لکھی جارہی ہیں لیکن زمانے کے ساتھ ساتھ ان کا ڈھنگ اور طرز بھی جدا ہے۔ آج کے ماحول اور تکنیک سے قریب ہیں۔ ذہانت کی ماضی میں بڑی قدر کی جاتی تھی لیکن آج ذہانت قدم قدم پر موجود ہے۔ یہ الفاظ تھے معروف ادیب وناقد پروفیسر صغیر افراہیم کے جو آیوسا اور شعبۂ اردو کے زیر اہتمام منعقد "ادب میں مصنوعی ذہانت کی اہمیت" موضوع پر اپنی صدارتی تقریر کے دوران ادا کررہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج ہم جس دور میں داخل ہو گئے ہیں اس میں بچہ بچہ بھی سائنس ٹیکنالوجی کے ذریعے جذبات، احساسات ومحسوسات اچھی طرح سے محسوس کر لیتا ہے۔ اس لیے ادب میں بھی مصنوعی ذہانت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد سہارنپوری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف ناقد و افسانہ نگار اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری اور صدارت کے فرائض معروف ادیب وناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کے بطور پروفیسر سبھاش تلہوری [صدر شعبۂ ماس کمیونی کیشن، سبھارتی یونیورسٹی، میرٹھ] نے شرکت کی اور خصوصی مقررین کے بطور راجیش بھارتی [ڈائریکٹر آماتیہ گروپ آئی اے ایس کوچنگ، میرٹھ] اور ڈاکٹر ودیا ساگر [شعبۂ ہندی، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ] نے آن لائن شرکت کی۔ پروگرام میں لکھنؤ سے ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین موجود رہیں۔ استقبالیہ کلمات فرحت اختر، مہمانوں کا تعارف ڈاکٹر آصف علی اور نظامت وشکریے کے فرائض ڈاکٹر الکا وششٹھ نے انجام دیے۔ اس موقع پر موضوع کا تعارف پیش کرتے ہوئے معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ آج کا موضوع "ادب میں مصنوعی ذہانت کی اہمیت" عہد حاضر میں نہایت اہمیت کا حامل ہے اور اس موضوع کے انتخاب کا مقصد بھی ہمارا یہی ہے کہ ہمارے طالب علم اور ریسرچ اسکالر ماہرین کے ذریعے اس طرح کے موضوعات کے بارے میں تفصیل سے جانیں اور دور حاضر کی تکنیک اور ٹیکنالوجی سے بھرپور فیض یاب ہوں ساتھ ہی ان کے مضر اثرات سے بھی واقف ہوں۔ پروگرام سے جڑنے کے لیے اپنے تمام مہمانان کا استقبال کرتا ہوں اور ساتھ ہی ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ پروگرام میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ہندی کے معروف ناقد ڈاکٹر ودیا ساگر نے کہا کہ آج ادب میں مصنوعی ذہانت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ انسانی زندگی سے گہرے طور پر جڑ چکی ہے۔ آج یہ بات یقینی طور پر کہی جاسکتی ہے کہ بیسویں صدی کے آخری عشرے سے شروع یہ سفر اکیسویں صدی میں اپنا مقام حاصل کر لے گا۔ پہلی مرتبہ کسی مشین نے عالمی سطح کے سب سے معروف شطرنج کھلاڑی گیری کاسپرو کو شکست دی تھی۔ یہ ایک ایسا واقعہ تھا جس سے ظاہر ہوا کہ کئی بار مشینی انٹیلی جینس انسانی عقل سے آگے نکل جاتی ہے۔ اسی طرح زبان کے تعلق سے بھی این ایل پی یعنی انٹیلی جینس لینگویج پروسیسنگ اور این ایل جی یعنی انٹیلی جینس لینگویج جنریشن نہایت اہمیت کے تکنیکی پہلو ہیں جن کے ذریعے سے اے آئی کام کرتا ہے جن میں چیٹ جی پی ٹی، انفارمیشن اے آئی وغیرہ اہمیت کے حامل ہیں۔ اس وجہ سے یہ بات بخوبی کہی جاسکتی ہے کہ مستقبل قریب میں یہ تکنیک نہایت اہمیت کی حامل ہوگی۔ کیونکہ امکانات وتوقعات انسانی زندگی کے لیے اہم ہیں لیکن سراب نہیں ہیں۔ راجیش بھارتی نے کہا کہ آرٹی فیشل انٹیلی جینس آج ہماری ضرورت بن گیا ہے۔ یہ تخلقیت اور اخلاقیات کو متاثر کررہا ہے۔ اس بات میں کوئی دورائے نہیں کہ آج اس تکنیک کی ضرورت قدم قدم پر ہے۔ مہمان خصوصی پروفیسر سبھاش تلہوری نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آرٹی فیشل انٹیلی جینس زندگی کے ہر پہلو سے جڑی ہوئی ہے۔ یہ نہ صرف تخلیقی میدان کے حوالے سے کارگر ہے بلکہ ترجمے کے لیے بھی نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ جو اس کا مثبت فائدہ نہیں اٹھا پاتے وہ آج کی مقابلہ جاتی زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ سکتے ہیں۔ پروفیسر ریشما پروین نے کہا کہ آج کا موضوع بہت ہی اہم ہے۔ میری معلومات میں اس موضوع کے تعلق سے بہت اضافہ ہوا ہے۔ پروفیسر سبھاش تلہوری اور ڈاکٹر ودیا ساگر نے اس موضوع پر جو معلومات فراہم کی ہیں وہ لائق تحسین اور قابل داد ہیں۔ میں ایوسا کی پوری ٹیم کو اس خوبصورت پروگرام کے لیے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ پروگرام سے ڈاکٹر شاداب علیم، ڈاکٹر ارشاد سیانوی، محمد شمشاد اور طلبہ وطالبات جڑے رہے۔

ہردوئی میں ڈمپر نے آٹو کو ماری ٹکر، 6 لوگوں کی گئی جان، کئی لوگ ہوئے زخمی

ہردوئی:15 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے ہردوئی میں جمعرات کی صبح ایک المناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ مسافروں سے بھرے آٹو رکشا اور ڈمپر کے درمیان تصادم میں یہاں چھ لوگوں کی موت ہو گئی۔ اس کے علاوہ کئی لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں۔ معاملہ ہردوئی کے قاسم پور تھانہ علاقہ کا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ قاسم پور علاقے میں ایک آٹو رکشہ مسافروں کو لے کر جا رہا تھا۔ تبھی سامنے سے آنے والے ایک ڈمپر نے آٹو کو ٹکر ماردی۔ حادثہ اتنا المناک تھا کہ آٹو کے ٹکڑے ہو گئے اور اس میں سوار چھ افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے، جبکہ تین افراد شدید زخمی ہو گئے۔ حادثے کے بعد مقامی لوگوں کی بھیڑ موقع پر جمع ہو گئی اور فوری طور پر پولیس کو اس کی اطلاع دی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاشوں کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ اس کے علاوہ زخمیوں کو علاج کے لیے کمیونٹی ہیلتھ سینٹر میں داخل کرایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی پولیس نے سڑک حادثے کا شکار ہونے والے آٹو کو سڑک سے ہٹا دیا اور سڑک پر موجود جام کو بھی صاف کرایا۔ فی الحال پولیس مرنے والوں کی شناخت کر رہی ہے۔ اس سے قبل جمعرات کی صبح ایک المناک حادثے میں اتر پردیش کے دارالحکومت لکھنؤ میں ایک بس میں سوار پانچ مسافر جھلس کر ہلاک ہو گئے۔ ڈبل ڈیکر بس پٹنہ سے دہلی آرہی تھی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اس حادثہ پر غم کا اظہار کیا ہے اور حکام کو ضروری ہدایات دی ہیں۔ معاملہ موہن لال گنج کوتوالی علاقہ کے کسان پتھ کا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مسافروں سے بھری ڈبل ڈیکر بس پٹنہ سے دہلی جا رہی تھی کہ لکھنؤ کے کسان پتھ پہنچتے ہی بس میں اچانک آگ لگ گئی۔ بس میں کئی مسافر سوار تھے اور اس میں دھواں بھر جانے کے بعد افراتفری مچ گئی۔ حالانکہ، اس میں پانچ مسافروں کی جان چلی گئی۔ فی الحال آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی ہے۔

جئے مال کی تقریب کے بعد دلہن نے کیا ایسا کانڈ

دولہے اور باراتیوں کو ہی بنالیا یرغمال؛ 40 ہزار دینے کے بعد چھوٹے

گورکھپور15 مئی (پی این ایس) چلوا تال علاقے سے چوری چورہ کے علاقے میں جانے والی بارات کو یرغمال بنانے اور اس سے رقم اینٹھنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ دولہے کے والد کا الزام ہے کہ دلہن جئے مال کی تقریب کے فوراً بعد کسی کے ساتھ چلی گئی تھی۔ اس کے بعد باراتیوں کو یرغمال بنا لیا گیا۔ کھانے اور ٹینٹ کا کرایہ ادا کرنے کے بعد انہیں بدھ کو جانے کی اجازت دی گئی۔ چلوا تال کے قاضی پور کے رہنے والے امرجیت نے بتایا کہ اس کے بیٹے اوم پرکاش کی شادی چوری چورا علاقہ کی ایک لڑکی سے طے ہوئی تھی۔ 13 مئی 2024 کو پھلدان پروگرام مکمل ہوا۔ لڑکی کے گھر والوں سے بات کرنے کے بعد ایک سال بعد 13 مئی 2025 کو شادی کی تاریخ طے کی گئی۔ اس دوران بیٹا ہر روز لڑکی سے فون پر بات کرتا رہا۔ انہوں نے بتایا کہ 13 مئی کو شادی کی بارات شام سات بجے چوری چورا علاقے کے گاؤں پہنچی۔ ناشتہ کرنے کے بعد شادی کی تقریب ناچتے گاتے لڑکی کے دروازے پر پہنچ گئی۔ اس کے بعد لڑکے اور لڑکی کی جئے مال کی تقریب مکمل ہوئی۔ شادی کی تقریب آگے بڑھی اور بھاسر دروازے پر پہنچا۔ اس دوران لڑکی کی طرف سے لوگ کم زیورات لانے پر جھگڑنے لگے۔ پھر انہیں سمجھا کر تسلی دی گئی۔ پھر وہ شادی میں پیش کیے گئے کپڑوں کے معیار کے بارے میں بحث کرنے لگے۔ اسی دوران وہاں کھڑی ایک خاتون نے بتایا کہ دلہن کہیں گئی ہوئی ہے۔ اس لیے لڑکی کے گھر والے ایسی حرکتیں کر رہے ہیں۔ پھر استفسار کیا تو سچ نکلا۔ اس کے بعد لڑکی کے گھر والوں نے اسے یرغمال بنالیا۔ رات بھر یرغمال بنائے رکھنے کے بعد صبح اس نے کہیں سے 40 ہزار روپے کا بندوبست کر کے لڑکی کے گھر والوں کو دیا اور پھر اسے وہاں سے چھوڑ دیا گیا۔ دولہا اوم پرکاش پرساد نے بتایا کہ شادی کے دن بھی انہوں نے جئے مال تقریب کے دوران لڑکی کے گلے میں مالا ڈالا تھا۔ اس کے بعد وہ گھر کے اندر چلی گئی۔ ایک گھنٹے کے بعد خبر آئی کہ وہ کہیں چلی گئی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ امرجیت کا پورا خاندان پونے میں رہتا ہے۔ گھر والے صرف شادی کی وجہ سے گاؤں آئے تھے۔

ایم پی کے وزیر کی خلاف سپا کا احتجاج

امروہہ: سماج وادی مہیلا سبھا کی ضلعی صدر نور صبا نے ضلع افسر کے توسط سے صدر جمہوریہ ہند کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔ اس میمورنڈم میں مدھیہ پردیش میں بی جے پی حکومت کے وزیر وجے شاہ کے بیان کی سخت الفاظ میں مذمت کی جس بیان میں انہوں نے خاتون افسر صوفیہ قریشی پر نازیبہ بیان دیا ہے۔ مظاہرین نے کہا کہ مذکورہ بیان انتہائی قابل مذمت بیان ہے! ہم کھل کر اس کی مخالفت کرتے ہیں! اس موقع پر سماج وادی پارٹی کے ضلع جنرل سکریٹری چندر پال سینی، سماج وادی پارٹی اقلیتی اسمبلی کے ریاستی سکریٹری ممتاز خان، ضلع نائب صدر نمنیت سنگھ گولے، ضلع نائب صدر عتیق احمد، ضلع سکریٹری رادھے لال رگھوونشی، ضلع سکریٹری ملکھان سنگھ یادو، ضلع سکریٹری نسیم چودھری، مہیش یادو اور بڑی تعداد میں دیگر کارکنان موجود تھے۔

مشتبہ حالات میں کولہو میں لگی آگ: ہزاروں روپے کا نقصان

دیوبند:15 /مئی (فیروز خان) دیوبند اسٹیٹ ہائیوے پر واقع منگلور پولیس چوکی کے نزدیک لگے کولہو میں مشتبہ حالات میں آگ لگنے سے افراتفری مچ گئی۔ موقع پر موجود لوگوں نے آگ پر قابو پانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ اطلاع ملنے پر پہنچے فائر بریگیڈ کے عملے نے کافی کوشش کے بعد آگ پر قابو پالیا۔ تفصیل کے مطابق اسٹیٹ ہائی وے 59 پر منگلور و پولیس چوکی کے قریب واقع کولہو میں مزدور کام کر رہے تھے۔ اسی دوران وہاں رکھی گنے کی پتیوں (پاتی) میں اچانک آگ کے شعلے اٹھنے لگے جسے دیکھ کر کولہو میں کام کرنے والے لوگوں میں افراتفری کا ماحول بن گیا۔ موقع پر جمع لوگوں نے آگ پر قابو پانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ فائر بریگیڈ کو فوری طور پر واقعے کی اطلاع دی گئی۔ کچھ ہی دیر میں فائر فائٹرز موقع پر پہنچ گئے جنہوں نے بمشکل تمام آگ پر قابو پایا۔ کولہو کے ٹھیکیدار واجد کا کہنا ہے کہ انہیں شبہ ہے کہ آگ کسی نے جان بوجھ کر لگائی ہے۔ اس سے قبل بھی تین مرتبہ کولہو میں مشتبہ حالات میں آگ بھڑک اٹھی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ آگ لگنے سے انہیں تقریباً 80 ہزار روپے کا نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے پولیس انتظامیہ سے واقعہ کی تحقیقات کر کے کارروائی اور معاوضہ فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ترکی دہشت گردوں کی مدد کرتا ہے

مرکزی حکومت کاروبار پر پابندی لگائے: مولانا سیف عباس نقوی

لکھنؤ15 /مئی 2025 آج لکھنؤ میں حسین آباد واقع چھوٹے امام باڑے میں مولانا سید سیف عباس نقوی کی صدارت میں ترکی کے خلاف مظاہرہ ہوا جس میں مولانا مصطفیٰ علی خاں، مولانا افضل عباس، مولانا محمد رضا ایلیا، مولانا مرزا واحد حسین کے علاوہ عوام نے ترکی کے خلاف مظاہرہ میں شرکت کی۔ مولانا سید سیف عباس نقوی نے کہا کہ جب گزشتہ سال ترکی میں زلزلہ آیا تو ہندوستان کی طرف سے ترکی عوام کی مدد کے لیے سب سے پہلے سامان فراہم کرانے والا ملک ہندوستان تھا۔ ہم ترکی عوام کو بچانے کا اہتمام کرتے ہیں اور ترکی ہندوستان عوام کو مارنے کے لیے پاکستان کو ڈرون دیتا ہے یہ انتہائی افسوس ناک ہے آج کے دنیا کے سامنے ترکی کا چہرہ بے نقاب ہوگیا ہے کہ وہ دہشت گردی کو پالنے والوں کی حمایت کر رہا ہے۔ لہٰذا ہم مرکزی حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ ترکی سے ہر طرح سے کاروبار بند کیا جائے خاص طور سے فلم بنانے والے جو ترکی میں شوٹنگ کرنے کے لیے جاتے ہیں انہیں روکا جائے تاکہ معاشی مار کے ذریعہ ترکی کو سبق سکھایا جائے۔

معمولی کہاسنی دیکھتے ہی دیکھتے مارپیٹ میں تبدیل: ایک طالبعلم زخمی

دیوبند: 15 /مئی (نامہ نگار) طلبہ کے دو گروپس میں ہوئی معمولی کہاسنی دیکھتے ہی دیکھتے مارپیٹ میں تبدیل ہوگئی جس کے نتیجہ میں درجہ بارہ کا ایک طالبعلم زخمی ہو گیا، جسے دیوبند کے سرکاری ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق دیوبند کے ریلوے روڈ پر واقع ایک کالج میں گاؤں کرکلی کا رہنے والا آدتیہ ولد دیپک کمار درجہ بارہ کا طالبعلم ہے، بتایا جاتا ہے کالج میں کسی بات پر اس کی گاؤں بہادر پور کے رہنے والے کالج کے ہی ایک دیگر طالبعلم سے کہاسنی ہوگئی تھی، دیپک کے مطابق مذکورہ طالبعلم نے بذریعہ فون اپنے گاؤں سے آٹھ دس نوجوانوں کو بلالیا جنہوں نے کالج سے نکلتے وقت اس پر حملہ کر دیا جس سے وہ شدید زخمی ہو گیا شور شرابہ سن کر راہگیروں نے حملہ آوروں سے بمشکل تمام اس کی جان بچائی۔ واقع کی اطلاع ملتے ہی آدتیہ کے اہل خانہ بھی موقع پر پہنچ گئے جنہوں نے اسے علاج کے لئے دیوبند کے سرکاری ہسپتال میں داخل کرایا، زخمی طالبعلم کے اہل خانہ نے دوسرے فریق کے خلاف تحریر دیکر ملزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کئے جانے کا مطالبہ پولیس سے کیا ہے۔

اے ایم یو کے شعبہ کمیونٹی میڈیسن نے ماہواری کی صفائی کے عالمی دن پر صحت بیداری پروگرام منعقد کیا

علی گڑھ، 15 مئی: جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ کمیونٹی میڈیسن نے انکلوزیو فیوچرز فاؤنڈیشن انڈیا کے اشتراک سے ایم ٹیک انٹر کالج، مولانا آزاد نگر میں ماہواری کی صفائی کے عالمی دن پر ایک صحت بیداری پروگرام منعقد کیا۔ پروفیسر عظمیٰ ارم، چیئرپرسن، شعبہ کمیونٹی میڈیسن اور محترمہ جوہی گپتا، بانی وصدر، انکلوزیو فیوچرز فاؤنڈیشن انڈیا کی قیادت میں منعقدہ اس پروگرام کا مقصد آٹھویں جماعت سے بارہویں جماعت تک کی طالبات کو ماہواری سے متعلق صحت، صفائی اور غذائی عادات سے متعلق غلط فہمیوں کے سلسلہ میں مستند معلومات فراہم کرنا تھا۔ محترمہ جوہی گپتا نے افتتاحی خطاب میں پروگرام کا تعارف کرایا، جس کے بعد پروفیسر عظمیٰ ارم نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے طالبات سے کہا کہ وہ ماہواری کے موضوع پر کھل کر بات کریں اور اس سے وابستہ غلط تصورات کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ سینئر ریزیڈنٹ ڈاکٹر کاجل جین نے ماہواری کی صفائی سے متعلق اپنی تقریر میں محفوظ سینیٹری مصنوعات کے استعمال اور عام غلط فہمیوں پر بات کی۔ اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر ثمینہ احمد نے متوازن غذا، خاص طور پر آئرن سے بھرپور غذا کی اہمیت پر زور دیا جو کہ ماہواری کے دوران صحت مند رہنے کے لیے ضروری ہے۔ اس کے بعد طالبات اور خاتون اساتذہ نے ڈاکٹروں سے کارآمد سوالات کیے۔ اس موقع پر اسکول کے بانی جناب نظام ملک نے بھی خطاب کیا، جب کہ پرنسپل جناب رضوان نے اسناد تقسیم کیں۔ شعبہ کمیونٹی میڈیسن کی جانب سے طالبات میں سینیٹری پیڈ بھی تقسیم کیے گئے۔

اے ایم یو کے پانچ طلبہ کا زواری انڈسٹریز لمیٹڈ میں انتخاب

علی گڑھ، 15 مئی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ذاکر حسین کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی کے سال آخر کے پانچ طلبہ کا زواری انڈسٹریز لمیٹڈ کی ایک آن لائن بھرتی مہم کے توسط سے ملازمت کے لئے انتخاب کیا گیا ہے جس کا اہتمام کالج کے ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ آفیسر جناب فرحان سعید نے کیا تھا۔ منتخب طلبہ میں بی ٹیک (میکینیکل انجینئرنگ) کے طلبہ محمد ارشد، محمد رضوان، شاداب عالم اور اسلام علی شامل ہیں۔

ڈی ایم نے بنیادی تعلیم کے پروگراموں کا جائزہ لیا

تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کی تنبیہ کی

امروہہ: آج ضلع مجسٹریٹ ضلع امروہہ محترمہ ندھی گپتا وتس کی صدارت میں محکمہ بیسک تعلیم کے کاموں کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر ضلع مجسٹریٹ نے بچوں کے اندراج، مڈ ڈے میل اور دیگر کاموں کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ ضلع مجسٹریٹ نے پی ایم شری اسکولوں کے بارے میں معلومات لی اور ایک ماڈل بنانے کی ہدایات دیں۔ محترمہ نے کہا کہ ایک منصوبہ بنایا جائے کہ سمر کیمپ کے تحت مختلف دنوں اور اوقات میں کیا جائے گا اور اس کی جانچ کی جائے۔ ڈی ایم نے کہا کہ کستوربا اسکول کے بچوں میں اخلاقی تربیت، کھیل، موسیقی اور ثقافت کو فروغ دینے کے لیے مختلف سرگرمیوں کے لیے ٹائم ٹیبل بنایا جانا چاہیے۔ ضلع مجسٹریٹ نے تمام بلاک ایجوکیشن افسران کے ساتھ کستوربا اسکولوں کی چیکنگ کا جائزہ لیا۔ ضلعی افسر نے کہا کہ ان اداروں کو موثر بنایا جائے، جو اساتذہ اسکول نہیں آرہے ان کی نگرانی کی جائے۔ ڈی ایم صاحبہ نے تعلیمی نظام کو بہتر بنائے جانے کے لیے ضروری ہدایت دی اور کہا کہ بچوں کو بہتر تعلیم دینا متعلقہ محکمہ کی ذمہ داری ہے۔ اس موقع پر چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سٹر اشونی کمار مشرا، ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ آفیسر، ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر ڈاکٹر مونیکا، بلاک ایجوکیشن آفیسر اور دیگر متعلقہ افراد موجود تھے۔

اودھ نامہ

نئے اسٹریٹجک نظریے کی شروعات

آپریشن سندور ایک جدید جنگ تھی- جو عالمی توجہ کے ساتھ، اور ایک محدود مقصدی فریم ورک کے اندر جوہری طاقت کے سائے میں لڑی گئی اور ہر وہ قدم جو اٹھایا گیا ایک سٹریٹجک کامیابی تھی-آپریشن سندور میں طاقت کا استعمال زبردست لیکن کنٹرول میں تھا۔ جو درست، فیصلہ کن اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے رہا۔ جدید جنگ میں اس طرح کی مثال کم ہی ملے گی۔ ایک ایسے دور میں جس کی تعریف ''ہمیشہ کی جنگوں'' اور اسٹریٹجک سمت کے بغیر تشدد کے سلسلے سے ہوتی ہے، سندور ان سے الگ رہا۔ یہ محدود جنگ کا ایک ماڈل پیش کرتا ہے جس میں واضح طور پر متعین انجام، مماثل طریقے اور ذرائع ہیں، اور ایک ایسی ریاست جس نے کبھی بھی پہل کو ترک نہیں کیا۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جنگ تھی اور بند ہوگئی وہ بھارت کی حکمت عملی نیں سمجھ سکے۔ اور شائد سمجھ بھی نہ سکیں۔ اپیشن سندور اور اس کے بعد میڈیا بریفنگ تک جو حکمت عملی مودی حکومت نے اختیار کی وہ بہت سوجھ بوجھ کے ساتھ اختیار کی اور اس پر اتنی ہی کمایتی سے عمل بھی کیا گیا۔

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بھارت نے اس لئے جنگ بندی کو منظور کیا تا کہ دنیا کو ایٹمی ہتھیاروں کے نتائج سے بچایا جا سکے۔ ان کو بھی یہ غلط فہمی ہے۔ بھارت کو پہلو ہی معلوم تھا کہ جب وہ دہشت گردانہ ٹھکانوں کو تباہ کرے گا تو کوئی ملک اس کی تنقید نہیں کرے گا۔ اور جب پاکستان فطری طور پر پلٹ وار کرے گا تو بھارت بھی اس کا جواب دے گا۔ چنانچہ پاکستان نے جب اٹیک کیا تو بھارت اس کے لئے پہلے سے تیار تھا تبھی جا کر اس کے سبھی حملوں کو ناکام بنایا جا سکا۔ دوسری طرف پاکستان نے بھی دانستہ کمزور حملہ کیا تھا تا کہ بات رہ جائے یعنی سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ اور وہی ہوا دونوں کی حکمتعملی کامیاب رہی اور ان جھڑپوں اور حملوں کا باقاعدہ سلسلہ فالحال ختم ہوگیا۔

آپریشن میں تعطل آپریشن سندور کا خاتمہ نہیں ہے۔ یہ ایک وقفہ ہے۔ بھارت نے پہل پر عمل کیا۔ اگر دوبارہ اکسایا گیا تو پھر حملہ کرے گا۔ بھارت نے آپریشن سندور کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا۔ اب جو کچھ موجود ہے وہ کارروائیوں میں ایک حساس وقفہ ہے- کچھ اسے جنگ بندی کہہ سکتے ہیں، لیکن فوجی رہنماؤں نے جان بوجھ کر اس لفظ سے گریز کیا ہے۔ جنگی نقطہ نظر سے، یہ محض ایک وقفہ نہیں ہے؛ یہ ایک غیر معمولی اور غیر واضح فوجی فتح کے بعد ایک اسٹریٹجک وقفہ ہے۔ صرف چار دن کی فوجی کارروائی کے بعد، یہ اپنے مقصد کے اعتبار سے نتیجہ خیز ہے: بھارت نے زبردست فتح حاصل کی۔ آپریشن سندور نے اپنے اسٹریٹجک اہداف کو پورا کیا اور اس سے بھی آگے بڑھ گیا - دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچوں کو تباہ کرنا، فوجی برتری کا مظاہرہ کرنا، رخنہ اندازیوں کو دوور کیا اور قومی سلامتی کے نئے نظریے کو اپنایا ۔ یہ کوئی علامتی طاقت نہیں تھی۔ یہ فیصلہ کن طاقت تھی، جس کا واضح طور پر استعمال کیا گیا۔

جس گروپ نے پہلگام پر حملہ کی ذمہ داری قبول کی اس گروپ کو پاکستان کی انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) کی پشت پناہی حاصل رہی ہے۔ لیکن گزشتہ حملوں کے برعکس اس بار بھارت نے انتظار نہیں کیا۔ اس نے بین الاقوامی ثالثی کی اپیل نہیں کی اور نہ ہی سفارتی بیان جاری کیا۔ اس نے جنگی طیارے بھیجے۔ بھارت نے 7 مئی کو آپریشن سندور شروع کیا، جو بروقت، فوری اور درست طریقے سے مربوط فوجی ہم تھی۔ بھارتی فضائیہ نے پاکستان کے اندر دہشت گردی کے نو بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا، جن میں جیش محمد اور لشکر طیبہ کے ہیڈ کوارٹر اور ٹھکانے شامل ہیں۔ بھارت نے اس بار صاف صاف کہہ دیا کہ پاکستانی سرزمین سے شروع ہونے والے دہشت گردانہ حملوں کو اب جنگی کارروائیوں کے طور پر دیکھا جائے گا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے نئے نظریے کو ناقابل تردید قرار دیا: ''بھارت کسی بھی جوہری بلیک میلنگ کو برداشت نہیں کرے گا۔ بھارت جوہری بلیک میلنگ کو ڈھال بنا کر تیار ہونے والے دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر درستگی کے ساتھ اور فیصلہ کن حملہ کرے گا۔'' انتقامی کارروائی سے زیادہ، یہ ایک نئے اسٹریٹجک نظریے کی شروعات تھی۔ جیسا کہ مودی نے کہا، ''دہشت گردی اور مذاکرات ساتھ-ساتھ نہیں چل سکتے۔ پانی اور خون ایک ساتھ نہیں بہہ سکتے۔''

آپریشن سندور کو سجھے بوجھے مراحل کے ساتھ انجام دیا گیا:- 1- پاکستانی علاقوں میں اندر تک گھس کر نو درست حملے کیے گئے۔ اہداف میں بہاولپور، مریدکے، مظفر آباد اور دیگر جگہوں پر دہشت گردی کے اہم تربیتی کیمپ اور لاجسٹک ٹھکانے شامل تھے۔ 2- پاکستان نے بھارت کی مغربی ریاستوں میں بڑے پیانے پر ڈرون سے سلسلے وار جوابی کارروائی کی۔ بھارت کے کثیر جہتی دفائی نیٹ ورک -جو کہ اسرائیلی اور روسی نظاموں کے ذریعہ گھریلو طور پر بنایا اور تیار کیا گیا ہے تقریباً سبھی کو ناکام بنا دیا۔ 3- بھارت نے چھ پاکستانی فوجی ایئر بیسز اور یو اے وی کوآرڈینیشن مراکز پر اضافی حملے کئے۔ 4- ایک عارضی جنگ بندی کا اعلان کیا گیا۔ بھارت نے اسے جنگ بندی نہیں کہا۔ بھارتی فوج نے اسے ''فائرنگ کو روکنے'' کا نام دیا- ایک معنی خیز لیکن سمجھا بوجھا انتخاب جس نے صورتحال پر اس کے اسٹریٹجک کنٹرول کو تقویت بخشی۔ یہ صرف حکمت عملی کی کامیابی نہیں تھی۔ بھارت نے اپنی مرضی سے پاکستان میں کسی بھی دہشت گردی کے مقامات، ڈرون کوآرڈینیشن کے مراکز، حتی کہ ایئر بیس تک کو نشانہ بنانے کی اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ اس دوران پاکستان بھارت کے اندر ایک بھی دفاعی علاقے میں گھسنے میں ناکام رہا۔ یہ برابری نہیں ہے۔ یہ زبردست برتری ہے۔

کرنل صوفیہ قریشی: مسلمان اب بھی وفاداری کا ثبوت دے؟

مولانا قاری اسحاق گورا

یہ کیسی سیاست ہے، جو شہادت مانگتی ہے مگر شہید کا مذہب دیکھتی ہے؟ یہ کیسا وطن ہے، جو قربانی کا مطالبہ کرتا ہے مگر قربانی دینے والے کے عقیدے پر انگلی اٹھاتا ہے؟ مدھیہ پردیش کی بی جے پی حکومت میں وزیر وجے شاہ کا بیان اس بیمار سوچ کا آئینہ ہے جس نے حب الوطنی کو مذہب کا غلام بنا دیا ہے۔ کرنل صوفیہ قریشی، جو نہ صرف ہندوستانی فوج کی ایک فخر آمیز آفیسر ہیں بلکہ ملک کی پہلی مسلم خاتون کرنل بھی ہیں، ان کو پاکستانیوں کی بہن کہنا صرف ایک بیان نہیں بلکہ اس زہریلی ذہنیت کی علامت ہے جو ہر مسلمان کو شک کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اگر کسی ہندو افسر کو پاکستان سے جوڑا جائے، تو ملک میں طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ لیکن جب ایک مسلم افسر، جو ہندوستانی پرچم کے لیے جان دینے کو تیار ہے، کو ایسے گندے الزام کا نشانہ بنایا جاتا ہے تو خاموشی چھا جاتی ہے۔ یہ خاموشی محض شرمناک نہیں، بلکہ خطرناک بھی ہے۔ یہ خاموشی بتاتی ہے کہ مسلمان اس ملک میں برابر کے شہری نہیں، بلکہ سیاسی مفاد کی خاطر قربانی کا بکرا ہیں۔

بھارتیہ جنتا پارٹی نے برسوں سے ایک بیانیہ تیار کیا ہے جس میں مسلمان یا تو مجرم ہوتا ہے، یا مشکوک۔ کبھی لو جہاد کے نام پر، کبھی گو کشی کے نام پر، کبھی شہریت ترمیمی قانون کے خلاف احتجاج کے نام پر، اور اب فوجی خدمات پر بھی سوالیہ نشان؟ کیا اس ملک کی وفاداری اب شناختی کارڈ کے مذہب خانے سے طے کی جائے گی؟

وزیر موصوف نے جو کچھ کہا، وہ صرف زبانی لغزش نہیں تھی۔ یہ وہ سچ ہے جو اندر سے نکل آیا۔ جب آپ ایک مسلم فوجی خاتون کو پاکستانیوں کی بہن کہیں، تو دراصل آپ یہ پیغام دے رہے ہیں کہ مسلمان چاہے کتنا بھی ملک کے لیے قربانیاں دے، اس کی وفاداری ہمیشہ مشکوک رہے گی۔ یہی وہ سوچ ہے جو محب وطن مسلمانوں کو دکھی کرتی ہے، اور نوجوان نسل کو مایوس۔

فوج کا ادارہ قومی غیرت کا نشان ہے، نہ کہ کسی خاص فرقے کا۔ کرنل صوفیہ قریشی نے جب اردن میں اقوام متحدہ کے امن مشن کی قیادت کی، تب نہ ان کے حجاب پر سوال اٹھا، نہ ان کے عقیدے پر۔ مگر اپنے ہی وطن میں وہ مذہب کی بنیاد پر توہین کا شکار ہوئیں۔ کیا اب فوجی یونیفارم بھی مذہب کے ترازو میں تولا جائے گا؟ کیا "سیوا" صرف ہندوؤں کا استحقاق ہے اور مسلمان اگر خدمت کرے تو اسے شک کی نظر سے دیکھا جائے گا؟

فوج میں مسلمانوں کی نمائندگی ہمیشہ قابلِ فخر رہی ہے۔ کارگل جنگ ہو یا کشمیر میں دہشتگردی کے خلاف مہم، ہر جگہ مسلمان سپاہی پیش پیش رہے۔ پھر بھی بی جے پی کا نظریہ یہی ہے کہ "مسلمان = دشمن کی نسل"۔ یہ نظریہ نہ صرف غلط ہے بلکہ قوم کے لیے زہر قاتل بھی ہے۔

بی جے پی کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ ہمیشہ دوہرا رہا ہے۔ جہاں ایک طرف وزیر اعظم سب کا ساتھ سب کا وکاس کے نعرے لگاتے ہیں، وہیں دوسری طرف ان کی پارٹی کے وزراء مسلمانوں کو غدار، پاکستانی ایجنٹ، یا دہشت گرد قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں کو ووٹ بینک کہہ کر مذاق اڑایا جاتا ہے، اور جب وہ انصاف مانگیں، تو "ایوارڈ واپسی گینگ" کہہ کر خاموش کرا دیا جاتا ہے۔ تعلیم، روزگار، اور تحفظ، یہ تینوں میدان ایسے ہیں جہاں مسلمانوں کو دانستہ پیچھے رکھا گیا ہے۔ مدارس پر چھاپے، مساجد کی نگرانی، اور مسلم نوجوانوں پر فرضی مقدمات یہ سب ثبوت ہیں کہ مسلمانوں کے لیے ہندوستان میں انصاف کی راہ تنگ کی جا رہی ہے۔

ذرا سوچیے، اگر صوفیہ قریشی کا نام سنیتا شرما ہوتا، اور ان کا تعلق کسی اکثریتی برادری سے ہوتا تو کیا وزیر موصوف ان پر یہی الزام لگاتے؟ کیا وہ پھر بھی پاکستانیوں کی بہن کہلاتیں؟ یقیناً نہیں۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ آخر مسلمان ہونا جرم کب سے بن گیا؟ کیا بھارت کے آئین میں ایسا کوئی قانون ہے جو شہریوں کے حقوق مذہب کے مطابق بانٹتا ہے؟

صوفیہ قریشی کی غلطی یہ نہیں کہ وہ مسلمان ہیں، بلکہ ان کی غلطی یہ ہے کہ وہ بی جے پی کے بیانیے کو چیلنج کرتی ایک حقیقت ہیں۔ وہ ایک ایسی مسلمان ہیں جو کمزور، محکوم اور مجبور نہیں، بلکہ باوقار، طاقتور اور فخر کا نشان ہیں۔ اور یہی بی جے پی کو برداشت نہیں۔

اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اس زہریلی سیاست کے خلاف آواز بلند کریں جو مذہب کے نام پر انسانوں کو بانٹتی ہے۔ ہمیں اپنے سیاسی رہنماؤں سے یہ پوچھنا چاہیے: کیا صرف ہندو ہونا حب الوطنی کی شرط ہے؟ کیا مسلمان سپاہی، استاد، سائنسدان یا ڈاکٹر ہونے کے باوجود بھی محب وطن ہونے کا سرٹیفکیٹ نہیں لے سکتے؟ کیا سیاست صرف نفرت کی فصل اگانے کا نام ہے؟

ہمیں ایسے وزیروں کو ان کے عہدوں سے ہٹانے کا مطالبہ کرنا چاہیے جو فوج جیسے ادارے کو بھی مذہب کی عینک سے دیکھتے ہیں۔ اگر آج ہم خاموش رہے تو کل کوئی ہندو افسر بھی اس بنیاد پر نشانہ بن سکتا ہے کہ وہ کسی اقلیت کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہے۔

مسلمان ہونا جرم نہیں، مجرم ہونا جرم ہے۔ اور مجرم وہ ہوتا ہے جو نفرت پھیلائے، عوام کو بانٹے، اور ملک کے آئینی ڈھانچے کو کمزور کرے۔ اگر کرنل صوفیہ قریشی پاکستانیوں کی بہن ہیں، تو پھر وزیر وجے شاہ کس کے بھائی ہیں؟ کیا وہ اس ذہنیت کے نمائندہ نہیں، جو ملک میں نفرت کی دیواریں کھڑی کر رہی ہے؟ محب وطن صرف وہ نہیں جو ترنگا لہراتا ہے، بلکہ وہ بھی ہے جو دل میں اپنے وطن کے لیے سچائی، دیانتداری اور محبت رکھتا ہے۔ صوفیہ قریشی نے اپنا فرض ادا کیا۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے وقار کا تحفظ کریں۔

یہ صرف کرنل صوفیہ قریشی کی توہین نہیں تھی، بلکہ ایک پوری قوم کی اجتماعی حب الوطنی، قربانی، وفاداری اور دستوری حقوق پر حملہ تھا۔ جب ایک بی جے پی وزیر کسی مسلم خاتون افسر کو "پاکستانیوں کی بہن" کہہ کر بلاتا ہے، تو وہ زبان دراصل صدیوں پرانی اس نفرت کی زبان بن جاتی ہے، جس نے مسلمانوں کو ہمیشہ ایک مشتبہ اقلیت کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی۔ مگر اب وقت ہے کہ یہ طے کر لیا جائے کہ "مسلمان ہونا جرم نہیں" بلکہ ایک ایسا حق ہے، جو آئین ہند نے بلا کسی تعصب کے عطا کیا ہے۔

کرنل صوفیہ قریشی کا قصور کیا تھا؟ کیا یہ کہ وہ ایک باوقار، بہادر، اور کامیاب مسلم خاتون ہیں؟ کیا یہ کہ وہ اس تنگ نظر سوچ کو آئینہ دکھاتی ہیں، جو مسلمان عورت کو یا تو برقع میں قید دیکھنا چاہتی ہے یا پھر خاموشی کے کفن میں لپٹا؟ صوفیہ قریشی کی موجودگی، ان کا عہدہ، ان کی خدمات، ان کی قابلیت سب بی جے پی کے اس جھوٹے بیانیے کو بے نقاب کر دیتے ہیں جو مسلمانوں کو ہمیشہ پیچھے، کمزور اور غیر محب وطن دکھانے پر تلا ہوا ہے۔

اصل تکلیف یہاں یہ نہیں کہ ایک وزیر نے غیر ذمہ دارانہ بات کہی، بلکہ یہ ہے کہ ایسی باتیں ایک مخصوص ذہنی سانچے کا حصہ بن چکی ہیں، جو برسوں سے مسلمانوں کے خلاف زہر گھولتا آیا ہے۔ جو ہر مسلمان کو دشمن، ہر داڑھی والے کو مشکوک، ہر حجاب پوش عورت کو مظلوم یا شدت پسند تصور کرتا ہے۔ مگر سچ یہ ہے کہ مسلمان ہندوستان کا وہی حصہ ہیں جو گنگا میں بہنے والے پانی کی طرح ناقابلِ تقسیم ہے۔

کیا یہ ملک صرف اکثریت کی ملکیت ہے؟ کیا آئین نے صرف ہندوؤں کو حب الوطنی کا ٹھیکہ دیا ہے؟ کیا مسلمانوں کی وفاداری اب بھی امتحان مانگتی ہے، چاہے وہ شہادتیں دیں، چاہے تمغے حاصل کریں، چاہے قومی پرچم کے سائے تلے اپنی زندگی گزاریں؟ یہ سوال محض مسلمانوں کا نہیں، بلکہ اس ملک کے ہر انصاف پسند شہری کا ہے جو بھارت کو ایک کثیر الثقافتی، کثیر المذاہبی اور جمہوری ریاست سمجھتا ہے۔

کرنل صوفیہ قریشی نے تو بندوق اٹھا کر دشمن کے سامنے مورچہ سنبھالا، لیکن بی جے پی کے بعض وزراء نے زبان کی گولی سے ملک کے اندر ہی ان پر حملہ کر دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ دشمن کون ہے؟ وہ جو سرحد پر لڑتا ہے، یا وہ جو اندر رہ کر قومی اتحاد کو کمزور کرتا ہے؟ وہ جو سب کو جوڑتا ہے، یا وہ جو مذہب کی بنیاد پر کاٹنے کا کام کرتا ہے؟ یہ وقت صرف احتجاج کا نہیں، اصلاح کا بھی ہے۔ ہم اگر آج بھی خاموش رہے تو کل ہر اقلیت اپنے ہی ملک میں اجنبی بن جائے گی۔ ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ اگر حب الوطنی صرف ایک مخصوص مذہب کی میراث بن گئی، تو پھر وہ ہندوستان کہاں جائے گا، جس نے گاندھی کو جنم دیا، جو عبدالکلام پر فخر کرتا تھا، جو بسم اللہ خان کے شہنائی کی گونج میں جھومتا تھا؟ اگر ہم نے اس تفریق کو بڑھنے دیا، تو ہم اپنے ہی ورثے کے دشمن بن جائیں گے۔

ہمیں اپنے بچوں کو یہ سکھانا ہوگا کہ بھارت کا مطلب صرف ایک جھنڈا، ایک مذہب، یا ایک پارٹی نہیں، بلکہ ایک نظریہ ہے ایک ایسی پہچان ہے، جو سب کو ساتھ لے کر چلنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ سوتیلا سلوک محض ایک کمیونٹی پر ظلم نہیں، بلکہ آئین اور جمہوریت پر ضرب ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ نفرت کا دروازہ ایک بار کھل گیا، تو وہ سب کو نگلنے کی طاقت رکھتا ہے

ہند، پاک تصادم: کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں؟

رشید پروین سوپور

''میں یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ ہندو پاک مکمل جنگ بندی پر اتفاق کر چکے ہیں'' ڈونالڈ ٹرمپ،،، ہندو پاک کے درمیان جاری 'منی جنگ یا جنگ نما' جنگ کے خاتمے پر سب سے پہلے انہوں نے یہ خوشخبری سنائی، اور پہلے اس کا انکشاف ہر لحاظ سے انہی کا حق بنتا ہے کیونکہ 'جو چاہیں سو آپ کریں، ہم کو عبث بدنام کیا' ، جنگ کی شروعات پر اگرچہ امریکی صدر نے کوئی خاص دلچسپی نہیں دکھائی تھی لیکن ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنے پتے ایسے معاملات میں کھیلنے سے رہیں، اور یہ حقوق بھی طاقت اور قوت کے لحاظ سے ان کے ہی نام پر ہیں ، بہر حال یو این آئی کے مطابق ہندوستان اور پاکستان نے براہ راست بات چیت کے بعد ایک دوسرے کے خلاف گولہ باری اور فوجی کاروائی روک دی ہے ، ہندوستانی خارجہ سیکریٹری وکرم مسری نے ہفتہ کی شام ایک خصوصی پریس بریفنگ میں اس کا اعلان کیا، جو حیران کن اور اور تعجب خیز بھی تھا، کیونکہ اب کی بار ، مسری نے کہا کہ پاکستان کے ملٹری آپریشن کے ڈائرکٹر جنرل نے آج سہ پہر کو اپنے ہندوستانی ہم منصب سے فون پر بات چیت کی جو ۳۵ منٹ تک جاری رہی اور دونوں فریقوں نے اسی ایک کنکلیٹ میں ہندوستانی وقت کے مطابق ۵ بجے سے بری، بحری اور ہوائی سمیت تمام کاروائیوں کو بند کرنے کا اعلان کیا،،، اب اس ٹیلی فونک ملاقات کے پیچھے کون سے ممالک تھے اور کیوں وہ ثالثی کرا رہے تھے اور کن شرائط پر اس جنگ بندی پر اتفاق ہوا ہے؟ کیا یہ قرین قیاس سمجھا جا سکتا ہے کہ پاکستانی ایٹم استعمال کرنے کی دھمکی نریندر مودی کو دیوار سے لگا سکتی ہے؟ اس سلسلے میں پی ایم مودی نے کل شام ہی ہندوستانی عوام کے نام اپنی تقریر میں کئی باتوں کا تذکرہ کیا، یہ بات کہہ دی کہ ہم نے پاکستان کو سبق سکھا دیا ہے اور اہم بات یہ کہ اگر پاکستان نے کوئی اور اس طرح کی شرارت کی یا ایسا کرنے کی سوچی تو آپریشن سیندور جیسے آپریشن اور ان کے لئے سبق آموز معرکے موجود رہیں گے اور اہم بات یہ کہ ہمیں ایٹمی طاقت سے کسی طرح بلیک میل نہیں کیا جا سکتا۔ پی ایم نے واضح کیا کہ بات چیت صرف پاکستانی زیر قبضہ کشمیر پر ہوگی اور بھارت سے پٹنے کے بعد ہی پاکستانی فوج نے ہم سے رابطہ کیا، ''الفاظ میں کچھ فرق ہوسکتا ہے لیکن متن یہی تھا، بھارت تو اس وقت دنیا کی ایک بڑی طاقت فوجی لحاظ سے بھی اور جغرافیائی لحاظ سے بھی ہے۔ ، پاکستان بھارت کی ایک سٹیٹ یوپی سے بڑا نہیں، پھر پاکستان کی ایک فون کال پر بھارت کے ہم منصب سے بات کرنا، میرے خیال میں کوئی وزن نہیں رکھتا،،، پاکستانی عوام جشن منا رہی ہے اور ہندوستانی عوام ایک طرح کی مخمصے کی صورت کھڑی ہے کیونکہ، دعوے اور جواب دعوؤں کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری ہے جس پر ابھی تک دبیز دھند کی چادر چھائی ہوئی ہے،،، لیکن پس پردہ کیا چل رہا ہے؟ ابھی اس کے نمودار ہونے میں کچھ ہفتے یا مہینے ضرور لگیں گے، بھارت نے آغاز ہی میں بہت سارے اقدامات پاکستان کے خلاف کئے ہیں یہاں تک سندھ طاس آبی معاہدے کو بھی بالائے طاق رکھنے کا نہ صرف عندیہ دیا بلکہ ایسا کہا کہ عملی اقدامات بھی اس سلسلے میں اٹھائے جا چکے ہیں، ظاہر ہے کہ بھارت کسی پاکستانی آفیسر یا منسٹر کو منہ لگانے کے موڈ میں نہیں تھا، اور پچھلے کئی برس سے پاکستان کے ساتھ کسی قسم کے روابط بھی ایسے نہیں جنہیں دوستانہ سمجھا جا سکے ، اور پھر ان حالات میں جب ساری دنیا جانتی اور مانتی ہے کہ پاکستان میں کوئی عوامی حکومت نہیں بلکہ ''ہارا ہوا ٹولہ ہے جس سے فوجی آمریت نے آکسیجن پر زندہ رکھا ہے،، اس حکومت کی دنیا میں کہیں بھی کوئی توقیر اور افادیت نہیں اس لئے یہ تسلیم کر لینا کہ پہلی ہی ٹیلیفونک نشست میں یہ سب کچھ نہ صرف طے ہوا بلکہ اس کے نتائج بھی سامنے آئے ، ۔ جب کہ اس طرح کا کوئی ریکارڈ ابھی تک بھارت پاک تصادموں میں موجود نہیں، اس لئے فوری جنگ بندی کو اس سے بڑے کینو اس پر نہ صرف دیکھنا ہوگا بلکہ اس کا تجزیہ بھی اس کے بڑے مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے ہی کرنا پڑے گا، اگرچہ مخفی محرکات بہر حال سامنے آتے ہیں لیکن بہت سارے بڑے پیمانے کے قومی فیصلے یا تو کبھی عام لوگوں تک نہیں پہنچتے یا پہنچتے ہیں تو بڑی دیر کے بعد یاد ہائیوں بعد،،، بہر حال جنگ بندی یا سیز فائر کی پہلی خبر امریکی صدر ٹرمپ نے ہی دنیا کو سنائی، اور حیرت انگیز اور بالکل ششدر کرنے والی خبر یہ بھی دی کہ ہم ہند پاک کے درمیان کشمیر پر ثالثی یا بات چیت کرائیں گے، اس طرح کا بیان اور وہ بھی ان حالات میں تعجب خیز بھی ہے اور قطعی طور پر بھارت کے موقف کے بالکل متضاد بھی ہے، شملہ اگریمنٹ میں یہ بات طے ہو چکی ہے کہ یہ جموں و کشمیر کا معاملہ باہمی طور ہی نپٹایا جائے گا اور اس کے لئے کسی ثالثی کی کوئی ضرورت نہیں، اور اب کم و بیش ۵۵ برسوں کے بعد ٹرمپ کا یہ اعلان بنیادی ہندوستانی موقف سے کہیں مطابقت نہیں رکھتا ، یا بقول مودی جی یہ بات چیت صرف اور صرف پاکستانی مقبوضہ کشمیر پر ہی ہو سکتی ہے یا ٹرمپ نے کچھ ایسا ہی عندیہ واقعی دیا ہے؟ لیکن اس سے بھی تعجب خیز بات یہ کہ پی ایم مودی نے فوری طور پر اس پر کوئی ردِ عمل نہیں دیا بلکہ ۲۴ گھنٹوں کے بعد اپنی تقریر میں کہا کہ ''ہم صرف پاکستانی مقبوضہ کشمیر پر ہی بات کریں گے اس کئی دنوں کی جنگ میں ادھر اُدھر یقینی طور پر دونوں کا نقصان بھی ہوا۔ تعجب خیز بات یہ بھی ہے کہ اس ہند و پاک جنگ کے ردِ عمل میں ہی ٹرمپ نے سعودی عرب کا تیز رفتار دورہ بھی کیا جہاں انہوں نے ولی عہد محمد بن سلمان سے ملاقات کی ہے، کیونکہ عرب امارات اور سعودی، بلکہ اس کے بعد تمام نام نہاد ممالک پر سعودی حکمرانوں ہی کا اثر و رسوخ ہے، اب اس فوری دورے کے مقاصد کو ہند، پاک کی اس مختصر سی جنگ سے علیحدہ کسی طرح نہیں دیکھا جا سکتا بلکہ ان سب چیزوں کو اکٹھے ہی ایک ہی منظر نامے میں دیکھ کر کچھ نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں،، ایک مدت سے امریکہ کا مطالبہ سرمایہ کاری کے علاوہ سعودی حکومت سے اسرائیل کو تسلیم کرانا ہے جس کے جواب میں سعودی حکومت یہ جواز پیش کرتی رہی ہے کہ پاکستان واحد اسلامی ایٹامک پاور ہے اور اگر وہ اسرائیل کو تسلیم کرے تو سعودی اس آڑ میں اسرائیل کو آسانی سے تسلیم کر سکتا ہے،، عرب امارات تو بہر حال سعودی حکومت کے پیچھے ہے ،ادھر پاکستان میں جس طرح کی حکومت اس وقت پائی جاتی ہے، ساری دنیا جانتی ہے کہ فارم ۴۷ پر بنائی گئی ایک مکمل ہر لحاظ سے ناجائز اور جمہوری اقدار کے خلاف جابر اور ظالم حکومت ہے جنہوں نے پچھلے دو برسوں سے تمام انسانی بنیادی اقدار کو نہ صرف روند کر رکھ دیا ہے بلکہ پاکستان کے ہر شعبے کو مفلوج ہی نہیں بلکہ اپنی بنیادوں سے اکھاڑ کر اس پر 'آرمی راج' لاگو کر دیا ہے، امریکی سپورٹ کے بغیر یہ سرکار ۲۴ گھنٹے بھی نہیں چل سکتی، اس لئے اس وقت پاکستانی رجیم کو امریکی سپورٹ کی ہر صورت اور ہر قیمت پر ضرورت ہے تاکہ یہ فرعونی رجیم اور اس کو چلانے والے آگے بھی پاکستان پر مسلط رہیں اور اتنا ہی نہیں بلکہ اصل لیڈر عمران کو کسی بھی طرح منظر سے ہی ہٹانے کے لئے مکمل آزاد ہوں، عوامی جشنوں اور جیت کا تصور عوامی سطح کی ناگزیر ضرورت تھی اور دوسری ضرورت امریکی سپورٹ کی تھی۔ ٹرمپ کا فوری دورہ، فوری جنگ بندی اور جنگ کی شروعات کی کڑیوں کو ملایا جائے تو کئی نتائج ابھر کر سامنے آجاتے ہیں اور ان کئی واقعات اور حادثات کو جو بالکل تیزی سے وقوع پذیر ہو چکے ہیں،، سے دبیز دھند کی چادر ایسا لگتا ہے کہ ہٹ کر کچھ حقائق ابھر کر سامنے آجاتے ہیں، ظاہر ہے ایسا لگتا ہے کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے اور ایٹمی پروگرام پر روک کی گارنٹی کے عوض ہی، اس فوجی رجیم کو سہارا دینے پر اتفاق کیا جا چکا ہوگا، اس طرح سعودی حکمران بھی اسرائیل کو تسلیم کریں گے، پاکستان کو سعودی امداد، عرب امارات کی امداد اور آئی ایم ایف سے قرضوں اور قسطوں کی ادائیگی اس پاکستانی رجیم کے درد کا درماں ہوگا ،، ٹرمپ کی صرف ایک فون کال ہی عمران خان کی رہائی کے لئے کافی تھی اور اسی لئے ٹرمپ کی الیکشن مہم سے ہی یہ افواہیں گرم تھیں کہ وہ اس فوجی رجیم کو نہ تو تسلیم کریں گے اور نہ اُن انسانی حقوق کی بنیادی خلاف ورزیوں کو قبول کریں گے جو فوجی رجیم کے دوران بڑے پیمانے اور بہیمانہ انداز میں آج بھی پاکستان میں جاری ہیں، ٹرمپ کوئی مسلم نواز شخص نہیں، وہ اسرائیل کے مفادات کی نگہبانی میں کسی حد تک جا سکتے ہیں اور پاکستان کی یہ فوجی رجیم اور شریف و زرداری بھی واپسی کے تمام جہاز جلا چکی ہے۔۔۔ اب یہ سوال کہ بھارت نے امریکی منصوبے کا ساتھ دے کر کیا پایا ہوگا،، ظاہر ہے کہ وہ اس خطے میں بالادستی چاہتے ہیں، اور اس کے لئے شریف اور زرداری خاندان کے سوا پاکستان کا کوئی خاندان یا فرد ایسا نہیں جو اس بات کو تسلیم کر سکے، اس کے لئے بھی بھارت کو امریکی سپورٹ کی ضرورت تھی ، کیا یہ سب بالکل قرین قیاس نہیں؟ اسرائیلی مفادات یعنی تسلیم کرنے کی راہ بھی ہموار ہوئی، بھارت کے لئے شریف اور زرداری بھی موجود رہے ،اسرائیلی مفادات بھی محفوظ، پاکستان کی فوجی آمریت بھی فی الحال محفوظ ،،۔ سعودی، عرب امارات اور امریکی ڈالرز آئی ایم ایف کے تھرو پاکستان کی معشیت کو شاید اقتصادی سہارا بھی ایک مدت تک دینے کے معاملات بھی طے ہو چکے ہوں تا کہ عمران خان کو آسانی سے منظر نامے سے ہٹایا جا سکے، کیونکہ وہ اسوقت سروے کے مطابق تمام مسلم دنیا میں سب سے آگے اور مشرق و مغرب کے الحاد خانوں میں خار کی طرح کھٹک رہا ہے،، یہ افسانوی نوعیت کی چیزیں ہیں اس لئے انہیں افسانہ ہی سمجھا جائے تو اچھا ہے۔ باقی رہا تصادم کا محور تو کشمیر اور کشمیری وہ تب بھی دم بخود تھا آج بھی صم بکم ہے کہ کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں؟

فرقۂ یاجوج وماجوج، آج بھی ناکام ہے

ڈاکٹر سلیم خان

ارشادِ ربانی ہے: ''اور وہ آپ سے ذوالقرنین کے بابت سوال کرتے ہیں۔ کہہ دو، میں تم کو اس کا کچھ سبق آموز حال سناؤں گا''۔ نبی کریم ﷺ کا امتحان لینے کے لیے اہل کتاب کے اکساہٹ پر مشرکین مکہ ذوالقرنین کے تعلق سے بھی سوال کیا ۔عیسائیوں اور یہودیوں کی تاریخ سے متعلق یہ قصہ بھی حجاز میں معروف نہیں تھا ۔اس کے پوچھنے کا مقصد معلومات حاصل کرنا نہیں بلکہ یہ جانچنا تھا کہ واقعی محمد ﷺ پر وحی آتی ہے یا نہیں؟ دشمنانِ اسلام کی مشترکہ سازش کو مشیت ایزدی نے ایک موقع میں بدل دیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبیؑ کی زبان سے اس سوال کا جواب دلوا کر نہ صرف آپ ﷺ کی حقانیت ثابت کردی بلکہ ان قصوں کو کفر و اسلام کے درمیان جاری کشمکش پر چسپاں فرما دیا۔ یہاں یہ سبق ملتا ہے کہ مخالفین کے اعتراضات میں اپنے موقف کی وضاحت کا موقع تلاش کر کے اس کا استعمال کرنا چاہیے یعنی صرف معلومات فراہم کر کے اپنی مدافعت پر اکتفاء کرنے کے بجائے وضاحت کو حالات حاضرہ پر منطبق کر دیا جائے تو وہ سونے پر سہاگہ بن جاتی ہے۔ ذوالقرنین کا تعارف اس طرح کرایا گیا کہ: ''ہم نے اس کو زمین میں بڑا اقتدار بخشا تھا اور اس کو ہر قسم کے اسباب و وسائل سے بہرہ مند کیا تھا'' یعنی اسباب و وسائل کی فراوانی سے مالا مال ذوالقرنین کا اقتدار عطائے ربانی تھی۔ اس کے بعد بتایا گیا کہ ایک عادل اور حق پسند سربراہِ مملکت اس امانت کا استعمال کیسے کرتا ہے؟ یہاں یہ نصیحت ہے کہ اے حکمرانو ذرا اپنا موازنہ ان سے کر کے دیکھو کہ ان کے آگے تمہاری کیا بساط ہے؟ اور تمہارا رویہ ان سے مطابقت رکھتا ہے یا مخالفت ہے؟؟ ارشادِ قرآنی ہے: ''پس وہ ایک مرتبہ وسائل کے درپے ہوا۔ یہاں تک کہ وہ سورج کے غروب ہونے کے مقام تک جا پہنچا۔ اس کو دیکھا کہ گویا وہ ایک سیاہ چشمے میں ڈوبتا ہے۔ اور اس کے پاس اس کو ایک قوم ملی۔ ہم نے کہا اے ذوالقرنین چاہو ان کو سزا دو چاہو ان کے ساتھ حسن سلوک کرو''۔ ان آیات میں ذوالقرنین کی مغربی مہم کا ذکر ہے کہ جس میں اس نے آخری سرے تک اپنی فتح مندی کا پرچم لہرا دیا اور ساری اقوام پر غالب ہوتا چلا گیا۔

بے شک مغلوبیت آزمائشوں کا پیش خیمہ ہوتی ہے مگر غلبہ بھی بہت بڑا امتحان ہے کہ اس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ حکمراں اپنے اختیار کا استعمال کیسے کرتا ہے؟ ایسے میں ذوالقرنین جیسے عادل حکمراں کے افکار و اعمال تا قیامت حکمرانوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔ فرمانِ قرآنی ہے: ''اس نے کہا جو ان میں سے ظلم کا مرتکب ہوگا تو اس کو تو ہم بھی سزا دیں گے، پھر وہ اپنے رب کی طرف بھی لوٹایا جائے گا اور وہ اس کو نہایت سخت عذاب دے گا''۔ دنیا سے ظلم و ستم کی بیخ کنی کے لیے ظالموں کو سزا دینا اقتدار وقت کا فرضِ منصبی ہے لیکن اس کا حق ادا کرنا ممکن نہیں ۔ اس لیے قرار واقعی سزا تو بروزِ قیامت ہی ملے گی۔ اس کے بعد ذوالقرنین کہتا ہے: ''رہا وہ جو ایمان اور عمل صالح اختیار کرے گا تو اس کے لیے اللہ کے پاس بھی اچھا بدلہ ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ آسان معاملہ کریں گے'' یعنی ظالموں کی حوصلہ شکنی کے ساتھ نیکوکاروں کی ہمت افزائی بھی ضروری ہے۔

مغرب کے بعد مشرق کی آخری حد تک کامیابی حاصل کر لینے کے بعد ایک تیسری مہم کا ذکر اس طرح کیا گیا کہ: ''اس نے پھر ایک اور مہم کی تیاری کی۔ یہاں تک کہ دو پہاڑوں کے درمیان کے درّے تک جا پہنچا۔ ان دونوں پہاڑوں کے درے میں اس کو ایسے لوگ ملے جو کوئی بات سمجھ نہیں پاتے تھے۔ انھوں نے درخواست کی کہ اے ذوالقرنین، یاجوج و ماجوج ہمارے ملک میں فساد مچاتے رہتے ہیں تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ہم آپ کے لیے خرچ کا بندوبست کر دیں اور آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دیں۔ اس نے جواب دیا کہ میرے رب نے جو کچھ میرے تصرف میں دے رکھا ہے وہ کافی ہے البتہ تم ہاتھ پاؤں سے میری مدد کرو، میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک اوٹ کھڑی کیے دیتا ہوں''۔ اس پتہ چلتا ہے کہ رعایا کا مفسدوں سے تحفظ بھی حکمراں کا فرضِ منصبی اور وہ اس کے بدلے کوئی معاوضہ نہیں لیتا بلکہ عوام سے صرف محنت و مشقت کا طلبگار ہوتا ہے۔ فرمانِ قرآنی ہے: '' میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لاؤ۔ یہاں تک کہ جب بیچ کے خلا کو بھر دیا، تو حکم دیا کہ اس کو خوب دھونکو۔ یہاں تک کہ جب اس کو آگ کر دیا تو حکم دیا کہ اب تانبا لاؤ اس پر انڈیل دوں۔ پس نہ تو وہ اس پر چڑھ ہی سکتے تھے اور نہ اس میں نقب ہی لگا سکتے تھے''۔

ان آیات سے پتہ چلتا ہے تحفظ کا انتظام اتنا پکا ہونا چاہیے کہ عوام فسادیوں کے شر سے پوری طرح محفوظ ہو جائیں۔ یہ نہیں کہ ۸ لاکھ اہلکاروں کی موجودگی کے باوجود پہلگام کے دو ہزار سیاحوں کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا جائے۔ اختتام پر فخر و غرور میں غرق حکمرانوں کے سامنے ذوالقرنین کا عجز وانکسار پیش کیا گیا ہے کہ وہ احسان جتانے کے بجائے کہتا ہے: ''یہ میرے رب کا ایک فضل ہے۔ پس جب میرے رب کے وعدے کا ظہور اس کو ہموار کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ شدنی ہے''۔ یعنی میری یہ حتی المقدور کوشش بھی حکم خداوندی کے آگے ٹھہر نہیں سکے گی اور اس کی تعمیل میں ڈھے جائے گی۔ یاجوج ماجوج کے بارے میں یہ تفصیل آتی ہے کہ رات بھر دیوار کو کمزور کرنے کی محنت کے جب صبح سویرے سو جاتے اور پھر جاگنے کے بعد کام شروع کرنے جاتے تو وہ دوبارہ پہلے جیسی ہو چکی ہوتی یعنی ان کی ساری کوششیں رائیگاں چلی جاتیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے آپریشن سندور کے بعد 'شوگرو' کی شبیہ کو ڈونلڈ ٹرمپ کی جنگ بندی کے اعلان نے ڈھا دیا۔ خواتین ووٹرس کو رجھانے کی کوشش پر بھگتوں کی نیہا، میڈوسا اور ہیمانشی کی مخالفت نے پانی پھیر دیا اور بچی کچھی عزت وجئے شاہ نے صوفیہ قریشی کو دہشت گردوں کی بہن قرار دے کر مٹی میں ملا دی۔ اس طرح ترنگا یاترا سے سیاسی فائدہ اٹھانے کا خواب یاجوج ماجوج کی سعیٔ لاحاصل بن کر چکنا چور ہو گیا۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی- وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

اسلامی نظریہ تعلیم نسواں: توازن، تربیت اور حدود

مسعود محبوب خان (ممبئی)

تعلیم لڑکیوں کا بنیادی حق ہے، اور اسلام نے اس حق کو نہایت عزّت و وقار کے ساتھ تسلیم کیا ہے۔ اسلام وہ پہلا نظامِ حیات ہے جس نے عورت کو علم کے آسمان پر پرواز کی اجازت دی، اور اس پر واضح کر دیا کہ علم نہ صرف مرد کا زیور ہے بلکہ عورت کی بھی پہلی زینت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سنہرا ارشاد کہ "طلب العلم فریضة علی کل مسلم" اپنی وسعت میں مرد و زن، امیر و غریب، سب کو شامل کرتا ہے۔ جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، تو گویا عورت کی تعلیم کو محض اجازت نہیں بلکہ الٰہی فریضہ قرار دے دیا۔

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ عورت نے جب اس فریضے کو سمجھا، تو اس نے ایسا کردار ادا کیا کہ زمانہ آج بھی حیران ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، جن کا علم، فہم، یادداشت اور فصاحت و بلاغت صحابہ کرامؓ کے لیے بھی مشعلِ راہ تھی، آج بھی علمی دنیا کے افق پر مثلِ خورشید روشن ہیں۔ صحابہ کرامؓ جب کسی پیچیدہ دینی مسئلے میں الجھتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دہلیز پر آ کر علم کے موتی چنتے۔ انہوں نے صرف علم حاصل ہی نہیں کیا بلکہ اسے اپنے اخلاق، گفتار، فہم اور حکمت کے ساتھ نسلوں تک منتقل کیا۔

اسی طرح حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، نہ صرف نبی کی بیٹی تھیں بلکہ علم و حلم، زہد و تقویٰ، اور بصیرت و فہم کا پیکر بھی تھیں۔ ان کی تربیت نے امت کو امام حسن و حسین جیسے جواں مرد عطا کیے، جو علم، اخلاق اور قربانی کی علامت بنے۔ وہ عورت جس کی گود علم سے روشن ہو، وہ نسلوں کے مقدر سنوارتی ہے۔ اسلامی تاریخ کی اوراق میں ہمیں ایسی بے شمار خواتین نظر آتی ہیں جنہوں نے محدثہ، فقیہہ، معلمہ اور مفکرہ بن کر معاشرے کو سنوارا۔ امّ درداء، ربیعہ بصری، امّ سلمہ، امّ ورقہ، اور کئی دیگر روشن مثالیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلام نے عورت کو پردے میں رکھ کر محدود نہیں کیا، بلکہ حیاء کے دامن میں علم کی عظمتوں سے سرفراز کیا۔

اسلام کے نزدیک عورت کوئی کمزور مخلوق نہیں، بلکہ ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں تمدن پروان چڑھتا ہے۔ اس کے علم کی روشنی صرف اس کے گھر کو نہیں بلکہ پورے معاشرے کو منور کرتی ہے۔ اگر ماں باشعور، علم و فہم سے آراستہ ہو تو وہ صرف لوری نہیں دیتی، وہ نسلوں کو شعور دیتی ہے، فہم دیتی ہے، بصیرت دیتی ہے۔ پس، جب اسلام عورت کو تعلیم کا حق دیتا ہے، تو یہ صرف الفاظ کی حد تک نہیں بلکہ ایک نئی تہذیب، ایک روشن نسل، اور ایک صالح معاشرہ کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس نعمت کی قدر کریں، اپنی بیٹیوں کو علم سے آراستہ کریں، اور اس یقین کے ساتھ کریں کہ: "جو ماں علم و حیاء کے نور سے منور ہو، وہی اصل میں امت کی معمار ہوتی ہے"۔

تعلیم کا مقصد کیا ہو؟:

تعلیم کا مقصد اگر صرف روزگار کا حصول، یا معاشرے میں ایک بلند مقام تک رسائی ہو، تو یہ ایک محدود اور سطحی سوچ ہے۔ تعلیم کی اصل روح، اس کی اصل پرواز، ان مادی حدود سے کہیں بلند ہے۔ خاص طور پر اسلامی تعلیم کا مفہوم صرف کسی ڈگری، نوکری یا معاشرتی درجہ بندی تک محدود نہیں، بلکہ یہ تو روح کی آبیاری، قلب کی روشنی، اور کردار کی تعمیر کا نام ہے۔ اسلام میں علم کا مقصد انسان کو ربّ کی پہچان، نفس کی اصلاح، اور انسانیت کی خدمت کے قابل بنانا ہے۔ وہ تعلیم جو انسان کو خودی، غیرت، حیا، صداقت اور اخلاص جیسے اوصاف سے آراستہ نہ کر سکے، وہ صرف معلومات کا انبار تو ہو سکتی ہے، لیکن حکمت و بصیرت کی دولت نہیں۔

ایک مسلمان خاتون کے لیے تعلیم کا مفہوم اس سے کہیں بڑھ کر ہے کہ وہ صرف نوکری کرے، یا کسی ادارے میں چند اسناد حاصل کرے۔ علم اسے وقار عطاء کرتا ہے، کردار کی مضبوطی دیتا ہے، فیصلے کی حکمت بخشتا ہے، اور ایمان کی پختگی عطا کرتا ہے۔ ایسی تعلیم، جو ایک لڑکی کو صرف نمائش، فیشن، یا محفلوں کی زینت بنانے پر مجبور کر دے، وہ درحقیقت اس کی معراج نہیں، بلکہ اُس کی اصل عظمت سے محرومی ہے۔ اسلامی تعلیم کا اصل کمال یہ ہے کہ وہ عورت کو پیکرِ حیا، نمونۂ وقار، اور مینارِ بصیرت بناتی ہے۔ وہ تعلیم جو عورت کو اس کے مقام سے گرا دے، اس کے فطری وقار کو مجروح کرے، یا اسے محض ظاہری زیبائش کا شکار بنا دے، وہ علم نہیں بلکہ فتنہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کو فرض قرار دیا، تو اس علم کے ساتھ تزکیۂ نفس، فہمِ دین، اور احسنِ اخلاق کی شرط بھی لازم کی۔ قرآن ہمیں بارہا ایسے علم کی طرف دعوت دیتا ہے جو دلوں کو زندہ کرتا ہے، آنکھوں کو بینا کرتا ہے، اور انسان کو خالق کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ تعلیم کا اصل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ عورت جب ماں بنے تو علم و شعور کے گہوارے میں ایک باشعور نسل کی پرورش کرے؛ جب بیوی بنے تو شوہر کی زندگی میں سکون و دانائی کا ذریعہ بنے؛ اور جب بیٹی یا بہن ہو تو والدین کی آنکھوں کا فخر، اور معاشرے کی زینت ہو۔

ایسی تعلیم جو عورت کو خوددار، باوقار، باحیاء، اور باشعور بنائے، وہی دراصل اسلامی تعلیم کہلانے کے لائق ہے۔ کیونکہ: "علم وہی جو دل کو نرم کرے، زبان کو سچ کی عادت دے، نگاہ کو حیاء کی چمک دے، اور عمل کو صداقت کی راہ پر ڈال دے"۔ پس، تعلیم کو صرف ظاہری مقام و مرتبے کا ذریعہ نہ بنائیں، بلکہ اسے روحانی ارتقاء، اخلاقی بلندی، اور معاشرتی خدمت کی سیڑھی بنائیں۔ تب ہی ہم کہہ سکیں گے کہ یہ علم نور بھی ہے، رہنما بھی، اور عبادت کا درجہ بھی۔

جدید تعلیم اور تہذیبی کشمکش:

جدید تعلیم اور تہذیبی کشمکش ہی یہ آج کے دور کا ایک حساس موضوع بحث ہے، خاص طور پر جب بات ایک مسلمان لڑکی کی ہو جو علم حاصل کرنے کے لیے جب تعلیمی اداروں میں قدم رکھتی ہے، تو علم کے ساتھ ساتھ تہذیبوں کی ایک انجانی جنگ کا سامنا بھی کرتی ہے۔ یہ جنگ محض خیالات کی نہیں، بلکہ شناخت، اقدار، اور وقار کی جنگ ہے۔ آج کے دور میں تعلیمی ادارے صرف علم کے مراکز نہیں رہے، بلکہ وہ مغربی طرزِ فکر، فیشن، اور لبرل سوچ کے نمائندہ اکھاڑے بن چکے ہیں۔ یہاں علم کے ساتھ ایک ایسی تہذیب کا پرچار بھی کیا جاتا ہے جو آزادی کے نام پر حدود کو مٹانے، ترقی کے نام پر حیا کو مٹانے، اور مساوات کے نام پر فطرت کو بدلنے کا درس دیتی ہے۔

ایک معصوم لڑکی، جو اپنے دل میں کچھ خواب لیے، اپنی شناخت کے ساتھ ان اداروں میں قدم رکھتی ہے، وہ کب ان رنگ برنگے تصورات، چمکتی اسکرینوں، ماڈرن آئیڈیلز، اور "خود کو منواتے" کے نعرے کی زد میں آ کر اپنی اصل پہچان، حیاء، سادگی، اور دینی اقدار کو پسِ پشت ڈال دیتی ہے، اُسے خود بھی خبر نہیں ہوتی۔ فیشن کے نام پر لباس کی معنویت بدل دی گئی، اظہارِ رائے کے نام پر زبان سے لحاظ اور شائستگی چھین لی گئی، آزادی کے نام پر فرائض اور اطاعت کا تصور دھندلا دیا گیا۔ ایسے میں تعلیم کا مقصد بدل کر ایک ایسا روپ اختیار کر لیتا ہے جس میں کردار کی پختگی کے بجائے چال و انداز کی نرمی کو اہمیت دی جاتی ہے، اور علم کی روشنی کے بجائے صرف شہرت اور چمک دمک کو مقام حاصل ہوتا ہے۔

یہی وہ لمحۂ فکریہ ہے جہاں ایک مسلمان لڑکی کے لیے لازم ہے کہ وہ خود کو پہچانے۔ وہ جان لے کہ علم صرف اسی وقت "نور" ہے جب وہ اللہ کی رضا کا ذریعہ بنے، کردار کو سنوارے، اور عزتِ نفس کو مضبوط کرے۔ ورنہ یہی تعلیم اگر ایمان، حیاء، اور تہذیبِ اسلامی کو مٹا دے، تو یہ ترقی نہیں، تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ ایک عورت جب اپنی چادر کو بوجھ، حیا کو قید، اور دینی تعلیمات کو رکاوٹ سمجھنے لگے، تو سمجھ لیجیے کہ وہ تعلیم روشنی نہیں، دھوکا بن چکی ہے۔ اور یہی تہذیبی کشمکش ہے جس میں ایک باحیا بیٹی، بہن یا ماں کو ہر دن اپنی شناخت بچانے کی جنگ لڑنی پڑتی ہے۔

ہمیں ایسی تعلیم کی ضرورت ہے جو دلوں کو اللہ کی یاد سے زندہ رکھے، نگاہوں میں حیاء کی چمک ہو، اور ذہنوں میں فہم و حکمت کی روشنی ہو۔ وہ علم جو اسلامی تہذیب کا محافظ ہو، نہ کہ اس کا دشمن۔ وہ تربیت جو لڑکی کو اپنی عظمت، حدود، اور مقصدِ حیات سے جوڑ دے ہی نہ کہ صرف ظاہری آزادیوں کی دھند میں اس کی معصوم روح کو گم کر دے۔ پس یاد رکھیے، تعلیم کی راہ میں قدم رکھتے وقت صرف مضمون اور ادارہ مت چھوئی بلکہ یہ بھی دیکھو کہ یہ علم تمہارے دل و دماغ کو کس سمت لے جائے گا؟ تمہاری شناخت کو باقی رکھے گا یا مٹا دے گا؟ کیونکہ اگر تعلیم تمہیں تمہارا دین بھلا دے، تو وہ علم نہیں بلکہ آزمائش ہے۔

عورت کا اصل مقام عزت اور وقار کا محل:

عورت کا مقام وہ بلند اور پاکیزہ مقام ہے جسے نہ دنیاوی القاب چھو سکتے ہیں، نہ فانی تعریفی کلمات۔ اسلام نے عورت کو وہ عزت بخشی ہے جو نہ صرف بے مثال ہے، بلکہ رحمت، عظمت اور تہذیبِ انسانی کا بنیادی ستون ہے۔ عورت کا اصل دائرہ، اس کی اصل عظمت ہی کسی اسٹیج کی چمک، کسی اسکرین کی چکاچوند، یا کسی بازار کی زینت نہیں ہی بلکہ عزت، وقار، اور حیاء کے اُس مقدس محل میں ہے جسے ہم "خاندان" کہتے ہیں۔ وہ خاندان جہاں وہ ایک ماں کی صورت میں اولاد کے کردار کی بنیاد رکھتی ہے، ایک بیٹی کی صورت میں رحمت بن کر دل کو ٹھنڈک دیتی ہے، ایک بہن کی حیثیت سے وفا و انسیت کی پناہ گاہ بن جاتی ہے، اور ایک بیوی کی صورت میں زندگی کی بھٹکتی کشتی کو محبت و سکون کی بندرگاہ تک پہنچاتی ہے۔

اسلام نے عورت کو ان تمام رشتوں میں عزت کا تاج، محبت کا عنوان، اور تربیت کا مرکز قرار دیا ہے۔ فرمایا گیا کہ "ماں کے قدموں تلے جنت ہے"؛ ہی یہ کوئی سادہ سی بات نہیں، بلکہ ایک گہری علامت ہے کہ جنت جیسے عظیم مقام کی کنجی بھی عورت کے کردار سے وابستہ ہے۔ جب عورت علم سے آراستہ ہوتی ہے ہی وہ علم جو فہمِ دین، سلیقۂ زندگی، اور کردار سازی کا امتزاج ہو ہی تو پھر اس کا وجود صرف گھر کی چار دیواری میں محدود نہیں ہوتا، بلکہ اس کی آغوش میں نسلیں سنورتی ہیں، اس کی گود میں مجاہد پلتے ہیں، اور اس کی گود کے سائے میں ایمان پروان چڑھتا ہے۔

ایسی عورت کسی قوم کے لیے صرف ایک فرد نہیں، بلکہ ایک پوری تربیت گاہ ہوتی ہے۔ اس کے بول میں شائستگی، نظر میں حیاء، عمل میں سچائی، اور قلب میں نورِ خدا ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف گھر کو جنت بناتی ہے، بلکہ اپنے وجود سے معاشرے کو مہذب، متوازن، اور باوقار بناتی ہے۔ عورت کو اسلام نے پردہ دیا، مگر اس کے پیچھے چھپایا نہیں؛ بلکہ اسے عزت کا قیمتی موتی بنا کر اُس صدف میں رکھا جہاں سے روشنی نکلے تو پورے خاندان کو منور کر دے۔ وہ عورت جو دین کے علم سے مزین ہو، اپنے مقام کو سمجھے، اور اپنے فرائض کو فخر سے ادا کرے ہی ایسی عورت نہ صرف گھر کی رونق، بلکہ قوم کی عزت، ملت کی بنیاد، اور نسلوں کی تربیت گاہ ہوتی ہے۔

پس یاد رکھیے! عورت کا اصل مقام وہی ہے جہاں محبت پروان چڑھتی ہے، جہاں حیا زندہ رہتی ہے، اور جہاں سے کردار کا قافلہ شروع ہوتا ہے۔ وہ مقام نہ صرف عزت کا ہے، بلکہ امت کی بقاء کا مرکز بھی ہے۔ اور جب عورت اپنے اس اصل مقام کو پہچان لیتی ہے، تو وہ زمانے کی آنکھوں میں نہیں، خدا کی نگاہ میں قیمتی بن جاتی ہے۔

آزادی اور فتنہ کا فرق شعور و حیا کی روشنی میں:

آزادی... یہ لفظ بظاہر بہت خوشنما ہے، لیکن اگر اس کی معنویت کو شعور، حیاء، اور دینی بصیرت کی روشنی میں نہ سمجھا جائے، تو یہی آزادی فتنہ، بے راہی اور تباہی کا دروازہ بن سکتی ہے۔ اسلام نے عورت کو غلامی کی زنجیروں سے نکالا، اسے تعلیم کا حق دیا، کام کرنے کا اختیار دیا، اور خودمختاری کی نعمت سے نوازا۔ لیکن ساتھ ہی اُسے ایسا مہذب فریم ورک دیا جس میں عزت، وقار، اور حیا کے رنگ بھی موجود ہوں۔ اسلام کی دی ہوئی آزادی ایسی سنہری قید ہے جو تحفظ کی ضمانت، اور کردار کی عمارت ہے۔

اسلام یہ نہیں کہتا کہ عورت تعلیم حاصل نہ کرے ہی بلکہ وہ تو حکم دیتا ہے کہ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"۔ اسلام یہ بھی نہیں کہتا کہ عورت کام نہ کرے ہی بلکہ حضرت خدیجہؓ کی تاجرانہ زندگی اس کی روشن دلیل ہے۔ اسلام عورت کی خودمختاری سے نہیں، بے راہ روی اور بے پردگی سے خائف ہے۔ اصل فرق حدود کا ہے۔ جب آزادی شرعی اصولوں، حیاء، اور وقار کی چھت تلے ہو تو وہ عورت کو نکھارتی ہے، اسے معاشرے کی آنکھوں میں نہیں بلکہ ربّ کی نگاہ میں باوقار بناتی ہے۔ لیکن جب یہی آزادی پردے کو زنجیر، حیاء کو پسماندگی، اور حدود کو رکاوٹ سمجھنے لگے ہی تو یہی آزادی بگاڑ، فتنے، اور انتشار کی بنیاد بن جاتی ہے۔

آج کا المیہ یہی ہے کہ عورت کو آزادی کے نام پر ایسا راستہ دکھایا جا رہا ہے جو روشنی کا دھوکہ، اور فریبِ منزل ہے۔ وہ آزادی جو لباس سے حیاء چھین لے، نگاہوں سے حجاب، لہجے سے وقار، اور کردار سے پاکیزگی مٹا دے ہی وہ آزادی نہیں، فتنہ کا لباس ہے جو تہذیب کی چادر کو چاک کر دیتا ہے۔ اسلام کی اصل تعلیم یہ ہے کہ عورت اپنے مقام کو سمجھے، اپنے وقار کو جانے، اور اپنی حدود کو اپنی طاقت سمجھے۔ کیونکہ جس دن عورت نے شریعت کی حدود کو اپنی آزادی کا محافظ جان لیا، وہ دن اس کی حقیقی عزت اور تحفظ کا دن ہوگا۔ پس، آزادی اگر شریعت کے سائے میں ہو تو وہ روشنی ہے، لیکن اگر وہ حیاء کی سرحد سے نکل جائے تو وہی روشنی شعلہ بن کر سب کچھ جلا سکتی ہے۔ لہٰذا، آزادی کو خواہشات کے ہاتھ میں نہ دیں، بلکہ شریعت کے ہاتھوں میں تھامیں ہی تاکہ وہ آزادی، فتنہ نہ بنے بلکہ فخر بن جائے۔

خواتین کی تعلیم وقار اور بصیرت کی راہ:

عورت... ایک نازک پھول سہی، مگر اگر اس کے ہاتھ میں شعور کی مشعل ہو، تو وہ صدیوں کو روشن کر سکتی ہے۔ تعلیم عورت کا حق ہے، مگر یہ حق صرف کتابیں پڑھنے اور ڈگریاں حاصل کرنے تک محدود نہیں، بلکہ یہ ایک فہم و فراست، کردار سازی اور تہذیبی بیداری کا سفر ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ لڑکیوں کو دین اور دنیا دونوں کا علم دیا جائے ہی ایسا علم جو ان کے دل میں اللہ کی پہچان پیدا کرے، اور ذہن میں دنیا کا شعور بیدار کرے۔ انہیں قرآن کی روشنی بھی دی جائے اور سائنس کی سمتیں بھی دکھائی جائیں۔ وہ اقوالِ صحابہ کرامؓ سے بھی واقف ہوں اور عصری چیلنجز سے بھی باخبر ہوں۔

لیکن اس تعلیم کے حصول میں حدود کا لحاظ، اور وقار کا پاس لازم ہے۔ مخلوط نظامِ تعلیم میں اکثر نظروں کی آوارگی، دلوں کی بے چینی اور حیاء کی پامالی جنم لیتی ہے۔ اگر تعلیم ایسے ماحول میں ہو جہاں پردہ، فاصلے، اور شرعی آداب ملحوظ نہ رہیں تو وہ علم روشنی نہیں، دھواں بن جاتا ہے۔ لباس میں سادگی ہو، گفتار میں نرمی ہو، اور نشست و برخاست میں اسلامی وقار اور تہذیب کی جھلک ہو۔ تعلیم یافتہ لڑکی اگر ماڈرن بننے کے شوق میں حیاء، پردہ اور وقار کو پیچھے چھوڑ دے، تو وہ ترقی نہیں بلکہ زوال کا آغاز ہے۔ ہمیں ایسی بیٹیاں چاہییں جو ڈاکٹر بھی ہوں مگر حیاء کا پردہ اوڑھے، استاد بھی ہوں مگر کردار کی روشنی بانٹیں، انجینیئر بھی ہوں مگر نظریں جھکائے، لہجے میں نزاکت اور گفتار میں شرم لیے۔

اسلامی تعلیم کا حاصل یہ نہیں کہ عورت اسکرینوں پر ناچتی، اشتہاروں میں سجتی، یا شہرت کی دنیا میں بھٹکتی نظر آئے، بلکہ مقصد یہ ہو کہ وہ علم و حلم کی پیکر، حیاء کی علامت، اور کردار کی معراج ہو۔ ایسی تعلیم ہو جو اسے سیرتِ فاطمہؓ، وقارِ زینبؓ، اور فہمِ عائشہؓ کا عکس بنا دے۔ یہی عملی رہنمائی ہے کہ: تعلیم عورت کا حق ہے، مگر بغیر وقار کے نہیں؛ کام اس کا اختیار ہو، مگر بغیر حیاء کے نہیں؛ آزادی اس کی ضرورت ہو، مگر بغیر حدود کے نہیں۔ تب جا کر وہ عورت علم کی روشنی، کردار کی خوشبو، اور حیا کا چراغ بنے گی ہی جو صرف گھر نہیں، بلکہ پورے معاشرے کو سنوار دے گی۔

عورت: شعور، حیا اور نسلوں کی معمار

قوموں کی تعمیر صرف عمارتوں سے نہیں، کردار سے ہوتی ہے ہی اور کردار کی بنیاد عورت کی آغوش میں رکھی جاتی ہے۔ ایک باشعور، باادب، اور باضمیر لڑکی صرف اپنے لیے نہیں، بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک چراغِ ہدایت ہے۔ اس کی زبان میں نرمی، نگاہ میں حیاء، اور دل میں دین کی روشنی ہو تو وہ ماں بن کر قوم کی تقدیر رقم کرتی ہے

تعلیم اگر دین کے سایہ، حیاء کی چادر اور حدودِ شریعت کی رہنمائی میں دی جائے تو اس کے ثمرات محض ڈگریاں نہیں، بلکہ کردار، بصیرت، اور امت کی اصلاح ہوتے ہیں۔ ایسی تعلیم صرف عورت کو نہیں سنوارتی، بلکہ اُس کے دامن سے ایک ایسی نسل پروان چڑھتی ہے جو دیانتدار، باحیا، اور حق شناس ہوتی ہے۔ یہی بیٹیاں جب ماں بنتی ہیں تو ان کے گود میں سعد بن ابی وقاصؓ جیسے مجاہد، امام مالکؒ جیسے عالم، اور امام شافعیؒ جیسے فقیہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا ہر عمل دین کی روشنی میں ہوتا ہے، ہر قدم شریعت کے مطابق، اور ہر سوچ آخرت کی فکر سے جڑی ہوتی ہے۔

لہٰذا ہم دعا گو ہیں: اے اللہ! ہماری بیٹیوں، بہنوں، اور ماؤں کو عطا فرما علمِ نافع، جو اندھیرے دور کرے، عملِ صالح، جو زنگ آلود دلوں کو جلا دے، اور کامل حیا، جو ان کی ذات کو دھڑکتے ایمان کا مظہر بنا دے۔ اے ربّ کریم! انہیں دنیا و آخرت کی کامیابیاں عطاء فرما، ان کی زبانوں پر قرآن ہو، دلوں میں خشیت، اور کردار میں فاطمہؓ، خدیجہؓ، عائشہؓ کا عکس۔ یہ دین کی علمبردار بنیں، حق کی محافظ، حیاء کی نمائندہ، نہ کہ مغرب کی فکری غلامی اور بے حیائی کی پرچھائیں۔ (آمین یارب العالمین)

masood.media4040@gmail.com

امن کو جن سے تقویت پہنچے۔ ایسی جنگوں کا اہتمام کرے

فہیم انساء مہوش

انسانی زندگیوں کا سب سے محفوظ پہلو یہ ہے ک وہ ایسے ماحول سے گھرا رہے جہاں اسے ہر قدم انسانیت کا احساس ہو جائے انسانیت نواز لوگ ایکدوسرے سے بلا لحاظ رنگ و مزہب و ملت و زبان صرف انسانیت کے رشتے سے بندھے رہے ۔۔دوسرا اہم پہلو جو پہلے سے مربوط ہے وہ ہے امن جس کے چلتے احساس تحفظ فروغ پاتا ہے کیونکہ یہ احساس ناصرف انسانی ارتقاء کے لیے ضروری ہے بلک قوموں کی ترقی ،نفسیاتی ، ذہنی و جزباتی نشونما کے لیے بلک اقتصادی اور تعمیری ترقی کے لیے بھی ضروری ہے ۔ کیونکہ انفرادی فلاح و بہبود ،معاشرتی استحکام اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے امن ہی اہمیت رکھتا ہے ۔۔دہشت گردی انسانیت پر بدنما داغ ہے ۔۔انسانیت کی دھجیاں اڑانے والا بدصورت عمل ہے ۔۔ہمارے ملک کے اس دانشمندانہ فیصلہ پر ہندوستانیوں کو ناز ہے ۔۔چونک جنگ کی فطرت ہی تباہی و بربادی ہے جس کا ناقابل تلافی نقصان انسانیت کو رہتی دنیا تک شرمسار رکھے گا۔ اس وقت جب ک ساری دنیا فلسطین میں بربریت معصوم و بے بس لوگوں کی شہادت دیکھ رہی ہے ایسے میں ہندوستان اور پاکستان کے عوام جس جنگ کے سایے میں خوف و ہراس میں مبتلا تھے۔ بالآخر خوف کے سایے مٹ گیے ۔کیونکہ جنگ میں دونوں طرف کے معصوم لوگوں کا نقصان ہوگا ۔۔لیکن جب اسباب جنگ کے پیدا کیے گیے چاہے پیش نظر خود انکا ذاتی مفاد ہو تو پھر اسکا جواب تو ضروری بنتا ہے ۔۔لیکن ہندستانی رواداری اور بھائی چارگی نے ملک میں جو فضاء پیدا کی وہ بزات خود ہندوستانی فوج کی طاقت بن گیا ۔۔وطن سے محبت کی دلیل یہی ہے ک عوام تمام حالات کے لیے تیار رہے۔ امن کی اہمیت اپنی جگ اور جنگ کے لیے اکسانے جانے والے حالات اپنی جگہ ۔۔ایسے میں سیاسی قایدین کا ہر بیان ملک کی سالمیت و استحکام کو مضبوط کرتا رہا اور حب الوطنی پر شک کرنے والوں کے لیے وسیع النظری سے اعتراف کے کواڑ بھی کھولتا رہا۔

۔امن کا مفہوم تنازعات کا ہونا یا نا ہونا نہیں ہے بلک امن کا مفہوم ہے عوامی ہم آہنگی اور تعاون کا رواداری و بھائی چارگی کا مثبت طرز فکر اور طرز نظر کا ماحول بنے

۔تاک انفرادی فلاح و بہبود کے ساتھ اجتمائی فلاح و بہبود کے اہداف حاصل کیے جاییں ۔جو خود بخود معاشی طور پر ملک کو استحکام بخشتی ہے معاشرتی حالات کو سنوار سکتی ہے ۔۔امن انسانی حقوق کے راستے ہموار کرتی ہے جب ک جنگ میں انسانی حقوق ،سلامتی سے محروم ہو کر مٹ جاتے ہیں تو پھر کرہ ارض پر صرف تباہی کا بول بالا ہوتا ہے ۔۔کرہ ارض فطری طور پر انسانیت کی ترویج کے لیے ہے ہر جاندار کی بقاء و نمود کے لیے ہے۔ جنگیں اگر صرف "ضروری" کے ضمن میں ہوں تو بھی غیر ضروری ہیں ۔۔یعنی ک اشد طور پر جب جنگ کے سوا کوی چارہ ہی نا ہو تو ہی جنگ ضروری ہے ۔۔۔لیکن اسکے علاوہ اس وقت تک اس کا خیال بھی فطرت کے خلاف بغاوت ہے ۔۔اور اس کا آغاز کرنے والے کو سوچنا چاہیے ک جس قدم کو وہ اٹھا رہا ہے وہ اسکی لپیٹ میں آنے سے محفوظ نہیں رہ سکتے ۔۔کرہ برض کی بقاء امن سے ہی ممکن ہے ۔۔

۔امن کے بغیر کوی ملک اپنی اقتصادی حیثیت کو پروان نہیں چڑھا سکتا چاہے وہ بدامنی اسکے اندرون ہی کیوں نا ہو ۔۔کسی بھی ملک کے حالات اندرونی طور پر مساویانہ و منصفانا نا ہو تو امن کے بجائے کشیدگی ہوتی ہے ،خلفشار ہوتا ہے اور یہ بدامنی سرد جنگ کے روپ میں ملک کے استحکام کو اسکی سالمیت کو کمزور کرتی ہیں ۔۔۔اور

عوام کی ذہنی تیاری بھی قابل فخر ہے ک اپنے ملک اور اپنے ہم وطنوں کی خیر خواہی کے لیے تیار رہے ۔۔ہندوستان اور پاکستان بھلے ہی ایک طویل عرصے سے مقبوضہ کشمیر کو لے کر تناؤ میں ہیں ۔۔لیکن اب اس کا حل نکلنا چاہیے جہاں باہمی مزاکرات مثبت رول ادا کر سکتے ہیں ۔۔ٹرمپ بھلے ہی اپنے مضحکہ خیز بیانات کے لیے مشہور ہوں لیکن انکی یہ تعریف ابھی ابھی دونوں ملکوں کو لے کر وایرل ہو رہی ہے ک" مجھے ہندوستان اور پاکستان کی مضبوط اور غیر متزلزل قیادت پر فخر ہے کیونکہ انکے پاس یہ جاننے اور سمجھنے کی طاقت ہے ک موجودہ جارحیت کو روکنے کا وقت آ گیا ہے"۔ چاہے یہ مزاکرات کتنی ہی کڑیوں پر مبنی ہو۔ ٹرمپ کی ثالثی میں اس تنازع کو حل ملے گا؟ تو پھر بھلای کے خیر کے دور کا آغاز بھی ہو بقول ساحر کے

آپ اور ہم سبھی کے آنگن میں
شمع جلتی رہے تو بہتر ہے

کیونک ۔امن کی اہمیت وقتی نہیں ہوتی بلک تاقیامت اسکے پھلنے پھولنے , کے یقینی وجوہات ثابت ہو چکے ہیں ۔ہوتے رہے ہیں ۔۔اور امن کے دامن میں پھول کھلتے رہیں گے۔ انسانیت کی بقاء کے پھول ۔پھول محبت کے ،عافیت ۔تہذیب وتمدن کی ترویج کے ، اقتصادی ترقی کے ،جنگ بندی کا فیصلہ دونوں ملکوں کے عوام کے لیے باعثِ مسرت ہے ۔۔لیکن جنگ کا آغاز کرنے والوں کو اس بات کو یاد رکھنا چاہیے ک دونوں طرف کی لہلاتی زمین غضبناک صورتحال سے نسلوں کے لیے بنجر ہو جاے گی

بقول ساحر کے

ٹینک آگے بڑھیں ک پیچھے ہٹیں
کوکھ دھرتی کی بانجھ ہوتی ہے

باوجود طاقت کے عوام کو جنگ کے نقصانات سے محفوظ رکھنے کا ہماری حکومت کا تدبرانا فیصلا مسرت و فخر کا باعث ہے۔ امن عوام کے معاشرتی اہداف کے حصول کے لیے ضروری ہے ۔معاشرتی ہم آہنگی ،اور تنازعات کا خاتمہ ہو یا تنازعات کا حل ہونا امن کے سایے میں ہی ممکن ہے ۔۔امن کو مزید امن پھر امن کو مزید امن کی ترقی دینے کے اسباب پیدا کیے جاییں ۔۔تو ملکوں کی خوشحالی و ترقی ممکن ہے ۔۔جہاں عام آدمی کے لیے فی کلو آٹا سات سو روپے ہے وہاں کی حکومت کو سوچنا چاہیے ک اپنی برتری دکھانے کے کھوکھلے حربوں سے معصوموں کی جانیں لینے کے بجاے اپنے اندرون ملک ایسی حکمت عملیاں مرتب کریں جس سے عوام کو ۔۔امن حاصل ہو ۔۔انکے امن کو تقویت فراہم کرے۔

معصوم و بے قصور لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنے کا نام نہیں ۔۔بلک جنگ تمام تر مسایل کو کامیابی سے حل کر کے خوشحالی کو عروج دینے کا نام ہے۔ بقول ساحر کے

امن کو جس سے تقویت پہنچے
ایسی جنگوں کا اہتمام کرے

☆☆☆☆☆

جو قوم عقل کو صحیح مقام نہیں دیتی وہ ترقی نہیں کرتی ہے

ڈاکٹر شجاعت حسین

اس بات سے سبھی لوگ اتفاق رکھتے ہیں کے خالق کائنات نے انسان کو اپنا خلیفہ بنا کر دنیا میں بھیجا ہے۔ خلافت کے اہم منصب کے فرائض انجام دینے کے لیے رب کریم نے اس کو دماغی صلاحیت تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ عنایت کی تا کہ وہ دنیا کی دیگر مخلوقات پر حکومت کر سکے لہٰذا انسان میں انسانیت کا احساس بھی ودیعت کیا۔ اگر غور کریں تو انسانیت عقل، علم، عمل، اخلاص، غور و فکر اور تدبر و تفکر پر مشتمل ہے۔

عقل استعمال کرنا انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ ہم اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ عقل کے استعمال سے روکنے کے لیے کئی محرکات اتنا زیادہ اثر انداز ہو جاتے ہیں،،، جمود و تعطل کا شکار کر دیتے ہین، اور عقل کو اس طرح جمود کا شکار کر دیتے ہیں، جس کو فعال بنانے کے لیے ایسے محرکات کی ضرورت پڑتی ہے، جو عقل کو فعالیت اور حرکیات عطا کریں۔ اب بعض قوت اور محرکات کا مطالعہ قابل ذکر و مفید ہے: قرآن حکیم سے شعوری رابطہ، مومن کا کائنات سے رشتہ، انسان کے اندر غور و فکر کا داعیہ، سنت میں فقہ و اجتہاد کی ترغیب، بدلتے ہوئے زمانے کی ضرورتوں کا احساس امت کی پسماندگی کے سلسلے میں فکرمندی وغیرہ اہم ہیں۔

ترقی یافتہ معاشرے میں اس بات پر اتفاق رکھا جاتا ہے کہ قرآن مجید غور و فکر کے سلسلے میں ایک طاقتور محرک ہے۔ قرآن کریم میں عقل اور عقل کے مختلف اعمال کا ذکر بار بار آیا ہے۔ ہر مقام پر عقل استعمال کرنے کو کہا گیا ہے۔ عقل استعمال کرنے کی ستائش کی گئی ہے بلکہ عقل استعمال نہیں کرنے کی شدید مذمت کی گئی ہے۔

قرآن مجید کا عقل کے بارے میں کیا موقف ہے؟ اسے جانیں۔ عبد کو عقل سے قریب و قرب اور مانوس کرنے کا قرآن سے زیادہ موثر کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ عقل سے قربت قرآن سے قربت کا ایک پیمانہ ہے۔ یہ واضح ہو چکا ہے کہ انسان قرآن سے جتنا قریب ہوگا وہ عقل سے بھی اتنا ہی قریب ہوگا۔

جلیل القدر مراجع عظام فرماتے ہیں: آسمانی کتابوں میں قرآن وہ کتاب ہے جو سب سے زیادہ عقل کو مخاطب، عقلی دلائل کی طرف متوجہ، عاقلوں کی تعریف اور غافلوں کی مذمت کیا ہے۔

ہمیں اس نکتہ کی طرف ہمیشہ غور و فکر کرنی چاہیے کہ قرآن حکیم میں عقل کی ستائش یونہی نہیں کی گئی ہے اور اس کی بار بار تکرار بلاوجہ نہیں ہے۔ بلکہ عقل کی یہ سراہنا ایک متوقع امر تھا، دین کا مغز اور اس کا جوہر اسی کا تقاضہ کرتا ہے۔ جو اس دین کی حقیقت سے واقفیت سے آشنا ہوگا اور اس انسان سے واقف ہوگا اس دین کا کا مخاطب ہے اسے اس کی توقع ہوگی۔

انسان کے اندر غور و فکر کا داعیہ: غور و فکر کا طاقتور محرک انسان کے اندر تلاش و جستجو، غور و فکر اور تدبر و تفکر کا داعیہ بھی ہے۔ اللہ پاک نے ہر انسان کے اندر ودیعت کیا ہوا ہے۔ انسان فطری طور پر غور و فکر کرنے والا واقع ہوا ہے۔ لیکن بیرونی اسباب کی وجہ سے یہ عمل سرد پر جاتا ہے۔

عام طور پر زیادہ تر لوگ یہ نہیں سمجھ پاتے کہ انسان کا رشتہ کائنات سے بھی ہے۔ غرض کہ اس کائنات سے انسان کا صحیح رشتہ اس وقت استوار ہو سکے گا جب وہ اپنی عقل کا بھرپور استعمال کرے گا۔

غور و فکر کے لیے طاقتور محرک یہ کائنات بھی ہے جس میں پوسٹ ،سان کو بسایا گیا ہے۔ یہ مقام عطاء نسان کے لیے امتحان گاہ بنایا گیا ہے اور جس میں غور و فکر کے لیے بے شمار مواقع مہیا کیے گئے ہیں۔ قرآن مجید نے انسان اور کائنات میں دو بڑے رشتے بتائے گئے ہیں اور دونوں ہی رشتے غور و فکر کے عمل کی ہمت افزائی کرنے والے ہیں۔

ایک رشتہ آیات کا ہے کہ کائنات کی ہر چیز میں نشانی ہے اور یہ وہ نشانیاں ہیں جو سمع و بصر اور تفکر کا تقاضا کرتی ہیں۔ جب تک سمع و بصر اور تفکر کا فعال رشتہ قائم نہیں ہوگا، نشانیوں والے پہلو تک رسائی نہیں ہو سکے گی۔ دوسرا رشتہ خلافت کا ہے، کائنات انسانوں کے لیے بنائی گئی ہے۔ ان کے لیے مسخر کی گئی ہے۔

تاجدار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو دین میں گہری سمجھ حاصل کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ "اللہ جس کے لیے خیر کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔"

بدلتے ہوئے زمانے کا احساس لازمی ہے۔ زمانے ہونے والی تبدیلیوں کا شعور جتنا زیادہ ہوتا ہے، غور و فکر کے لیے خواہش بھی اتنی ہی زیادہ بڑھتی ہے۔ لاعلمی اور بے خبری کے حصار میں رہنے والے افراد کے اندر غور و فکر طاقتور داعیہ پیدا نہیں ہو سکتا ہے۔ اسی لیے ہر زمانے میں کارنامے انھیں لوگوں نے انجام دیے جن کی نگاہ زمانے کی تبدیلیوں پر تھی، خواہ وہ سماجی، سیاسی، معاشرتی، ثقافتی، تجارتی، انڈسٹریل، نظریاتی یا نظاموں کی آمد یا تبدیلیاں ہو۔ انسان کے اندر زمنے کی تبدیلی سے واقفیت پیدا کر کے، غور و فکر کر کے راہ ہموار کی جا سکتی ہے۔

اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو دیکھا جاتا ہے کہ غور و فکر کی دعوت دینے والوں کے اندر ہم یہ بات مشترک پاتے ہیں کہ وہ غور و فکر کو ایک مشغلے کے طور پر اختیار کرنے کے داعی نہیں تھے، بلکہ وہ امت کی صورت حال دیکھ کر سخت تشویش میں مبتلا ہو جاتے تھے اور امت کی پسماندگی کا واحد راستہ عقل کی طرف رجوع کرنے میں نظر آتا تھا۔

عقل کا مقام بہت بلند ہے۔ انسانی جسم میں اسے سب سے بلند مقام پر رکھا گیا ہے۔ قوم و ملت کو بھی عقل کو اونچے مقام پر رکھنا چاہیے۔ جو قوم عقل کو صحیح مقام نہیں دیتی ہیں وہ ترقی نہیں کرتی ہیں اور ور نتیجتاً تنزلی و تباہی کی طرف سفر کرتی ہیں۔

جس معاشرے میں قوت غ ر و فکر رحلت کر جائے، بے عقلی سے تنفر ختم ہو جا اور معقولیت و غیر معقولیت یکساں قرار پائے اس معاشرے کے اندر اصلاح و انقلاب کے لیے راستے تنگ ہو جاتے ہیں۔ اصلاح و انقلاب برپا کرنے کے لیے عقل کو آواز دینا ہوتی ہے۔ لیکن عقل بے مصرف ہو جائے تو اصلاح و تبدیلی ناممکن ہے۔

موبائل 7060888223

راہل دلتوں، پسماندہ اور قبائلیوں کے انصاف کیلئے لڑرہے ہیں: کانگریس

نئی دہلی، 15 مئی (یو این آئی) پارٹی کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کو سماجی انصاف کی لڑائی لڑنے والا قرار دیتے ہوئے کانگریس نے کہا کہ وہ واحد لیڈر ہیں جو دلتوں، پسماندہ طبقات اور قبائلیوں کے ساتھ انصاف کے لیے مضبوطی سے لڑرہے ہیں اور اس کے نتیجے میں انہیں ان طبقات کے طلباء کے ساتھ بات چیت کرنے سے روکنے کی کوششیں کی گئیں، وہ بہار میں اس بات پر راضی نہیں ہوئے اور انہوں نے امبیڈکر ہاسٹل میں جاکر طلباء سے بات چیت کی۔ کانگریس دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) ڈپارٹمنٹ کے صدر ڈاکٹر انل جئے ہند اور محترمہ ریتو چودھری نے جمعرات کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مسٹر گاندھی بہار کے دربھنگہ میں دلت اور پسماندہ طبقے کے طلباء سے ملنے جارہے تھے لیکن انتظامیہ نے انہیں روکنے کی کوشش کرکے تاناشاہی کی۔ مسٹر گاندھی دلتوں اور پسماندہ طبقے کے طلباء سے ملنے جارہے تھے تاکہ دلتوں اور پسماندہ طبقات کے مفادات اور انہیں حقوق دلانے کی بات کریں لیکن نتیش حکومت نے انہیں روکنے کے لئے رکاوٹیں کھڑی کردیں، لیکن مسٹر گاندھی نہیں مانے اور وہ طلباء سے ملاقات کرنے پہنچ گئے۔ انہوں نے مسٹر گاندھی کو سماجی انصاف کی لڑائی لڑنے والا قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ جو بھی مسئلہ کو ہاتھ میں لیتے ہیں، اسے اس کے منطقی انجام تک پہنچاتے ہیں، اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ملک میں سماجی انصاف کا وقت آچکا ہے اور راہل گاندھی اس تحریک میں انصاف کے جنگجو ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر وزیر اعظم نریندر مودی یا بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار سمجھتے ہیں کہ وہ راہل گاندھی کو روک سکیں گے تو وہ غلط ہیں اور آج یہ ثابت ہوگیا ہے۔ ڈاکٹر جئے ہند نے کہا، "دلتوں، پسماندہوں اور قبائلیوں کو راہل گاندھی کی شکل میں ایک لیڈر ملا ہے، جو ان کی لڑائی لڑرہے ہیں کیونکہ جب سے یہ حکومت اقتدار میں آئی ہے، وہ ملک میں دلتوں، پسماندہ، انتہائی پسماندہ اور قبائلیوں کی تعلیم کو روکنے کی کوشش کررہی ہے، طلباء کے اسکالرشپ روکی جارہی ہیں، سرکاری اسکولوں اور کالجوں کی حالت ابتر ہوگئی ہے، جس پر سپریم کورٹ نے 15(5) پاس کردیا جس میں" پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں دلتوں، پسماندہوں اور قبائلیوں کو ریزرویشن دیا جائے گا لیکن اس حکومت نے اسے 11 سال سے روک کر رکھا، انہوں نے کہا کہ مسٹر گاندھی جو کہتے ہیں وہ درست ثابت ہوتا ہے، انہوں نے لوک سبھا میں کہا تھا کہ ہم ملک میں ذات پات کی مردم شماری کرائیں گے، جس کے سامنے حکومت کو جھکنا پڑا، آج پھر راہل جی نے دلتوں کو ریزرویشن دینے کے لیے آواز اٹھائی ہے۔ اس دوران کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے کہا،" بہار بھگوان بدھ، بابو جگجیون رام اور کرپوری ٹھاکر کی سرزمین ہے، جب بھی دنیا میں سماجی انصاف کی بات ہوگی، بہار کا نام لیا جائے گا۔ آج اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی نے جو جرات دکھائی ہے، وہ اس سرزمین اور اس کی عظیم شخصیتوں سے متاثر ہے۔ جب نام نہاد سماجی انصاف کے حامی اقتدار کا غلط استعمال کرتے ہیں اور کانگریسی لیڈر گاندھی کو روکنے کی سازش کرتے ہیں تب عوام کو بھی سمجھ آتا ہے کہ وہ اصلیت میں پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں ریزرویشن اور ریزرویشن کی 50 فیصد حد کو بڑھانے کی تجویز کو روک رہے ہیں، لیکن یہ مسٹر گاندھی ہیں - جب بھی سماجی انصاف کی لڑائی ہوگی، وہ سب سے آگے نظر آئیں گے اور بی جے پی اور قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی اس اوچھی سیاست کا ناکام ہونا یقینی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی سماجی انصاف کی لڑائی ہوگی، مسٹر گاندھی اس لڑائی میں سب سے آگے نظر آئیں گے اور ہر چیلنج کا سامنا کریں گے۔ بی جے پی اور این ڈی اے کی یہ سستی سیاست ناکام ہونا یقینی ہے۔

سابق مرکزی وزیر وبی جے پی لیڈر جان برلا ترنمول کانگریس میں شامل

2026 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے بی جے پی کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ سابق مرکزی وزیر جان برلا ترنمول کانگریس میں شامل ہوگئے ہیں۔ جمعرات کو جان برلا نے ترنمول کانگریس کے ریاستی صدر سبرتو بخشی اور وزیر اروپ بسواس کی موجودگی میں باضابطہ طور پر حکمراں پارٹی میں شمولیت اختیار کی ہے۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے شمالی بنگال کے دورے سے قبل بی جے پی کیلئے یہ ایک بڑا جھٹکا ہے۔ ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری سبرتو بخشی نے کہا کہ جان برلا ریاستی بی جے پی سے مایوس تھے۔ ممتا بنرجی کے کام سے خوش ہوکر انہوں نے ترنمول کانگریس میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ ترنمول کانگریس کی سپریمو ممتا بنرجی نے ان کی درخواست منظور کرلی ہے۔ جان بارلا بی جے پی کے ٹکٹ پر 2019 کے لوک سبھا انتخابات جیتنے کے بعد ایم پی بنے تھے۔ وہ مرکز میں اقلیتی امور کے وزیر مملکت بھی تھے۔ جان برلا سے بی جے پی کی دوری 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں ٹکٹ نہیں ملنے کے بعد سے بڑھ گئی تھی۔ گزشتہ لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی نے منوج ٹگا کو ان کے حلقہ علی پوردوار سے ٹکٹ دیا تھا۔ اس کے بعد سے پارٹی بدلنے کی افواہیں شروع ہوگئیں۔ دوسری جانب سابق ایم پی جان برلا نے کہا کہ اگر وزیر اعلیٰ انہیں موقع دیں تو وہ مل کر کام کرنا چاہیں گے۔ اس کے بعد گزشتہ جنوری میں برلا کو وزیر اعلیٰ کی میٹنگ میں دیکھا گیا تھا۔ گزشتہ اتوار کو سکم کے وزیر اعلیٰ سمیت بی جے پی کے کئی لیڈروں نے سابق ممبران پارلیمنٹ کے گھروں کا دورہ کیا۔ جان بارلا آخر کار ترنمول کانگریس میں شامل ہوگئے۔ بنگال اسمبلی انتخابات میں اس کا شمالی بنگال پر بڑا اثر ہونے کی امید ہے۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے شمالی بنگال کی ترقی کے لیے مختلف کام کیے ہیں۔ چائے کے باغات کے کام کرنے والوں کیلئے کئی اسکیم کی شروعات کی ہے۔ تاہم عوامی حمایت حاصل کرنے اور وزیر بننے کے باوجود جان برلا عام لوگوں کے لیے کچھ نہیں کرسکے۔ جان برلا نے کہا کہ ریاست کے اپوزیشن لیڈر شوبھندو ادھیکاری ہر لمحہ ترقیاتی کاموں میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ مرکزی وزیر نے آج پارٹیاں بدلنے اور رنگ بدلنے کے بعد کہا کہ سات ماہ سے بات چیت چل رہی تھی۔ دیدی نے فون کیا۔ میں چائے کے باغات پر کام کرنا چاہتا تھا۔ میں نے بطور وزیر کام کرتے ہوئے ہمیشہ رکاوٹوں کا سامنا کیا ہے۔ اپوزیشن لیڈر نے ریلوے کے ساتھ مل کر ہسپتال بنانے کی کوشش روک دی۔ میں عوام کی مہربانی سے جیتا۔ تاہم شوبھندو ادھیکاری کی رکاوٹ کی وجہ سے وہ کوئی کام نہیں کرسکے۔ شوبھندو نے ریلوے آفس کو فون کیا اور کام میں خلل ڈالا۔ ممتا بنرجی نے اقتدار میں آنے کے بعد سے چائے کے باغات کے لیے بہت کچھ کیا ہے۔ "انہوں نے مجھے زمین لیز پر بھی دی تھی۔"

راہل نے پٹنہ کے سینما ہال میں فلم کا لطف اٹھایا

پٹنہ 15 مئی (یو این آئی) بہار کے دربھنگہ میں 'شکشا نیائے سمواد' پروگرام میں طلبہ کے حقوق کے لیے لڑنے کا یقین دلانے کے بعد کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے جمعرات کو پارٹی کے سینئر لیڈروں، سماجی کارکنوں اور دانشوروں کے ساتھ پٹنہ کے ایک سینما ہال میں ہندی فلم 'پھولے' دیکھی۔ دربھنگہ سے پٹنہ آنے کے بعد مسٹر گاندھی ہوائی اڈے سے سیدھے ایک مال میں فلم دیکھنے پہنچے۔ وہاں ان کے لیے ہندی فلم "پھولے" کے خصوصی شو کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ فلم سماجی مصلح جیوتی با پھولے پر مبنی ہے، جنہوں نے آزادی سے قبل ملک میں ذات پات اور چھوا چھوت کے خلاف جدوجہد کی۔ انہوں نے اپنی زندگی کے دوران خواتین کے حقوق اور ان میں خواندگی بڑھانے کی بھی بھرپور وکالت کی۔ کانگریس لیڈر مسٹر گاندھی کے ساتھ ریاست کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے سماجی کارکنوں نے بھی فلم کا لطف اٹھایا۔ مسٹر گاندھی کی آمد کے بعد پٹنہ ضلع انتظامیہ نے شو کے ٹکٹ ہونے کے باوجود پارٹی کارکنوں کی ایک بڑی تعداد کو سینما ہال میں داخل نہیں ہونے دیا۔ اس سے ناراض پارٹی کارکنوں نے خوب ہنگامہ کیا۔

وادی کشمیر میں مقامی ملی ٹینسی نچلی ترین سطح پر

سرگرم ملی ٹینٹوں کی تعداد 7 تک محدود

سری نگر، 15 مئی (یو این آئی) جموں و کشمیر میں تین دہائیوں پر محیط شورش کے دوران پہلی بار وادی میں سرگرم مقامی ملی ٹینٹوں کی تعداد 'سنگل ڈیجٹ' یعنی محض سات تک محدود ہوچکی ہے، جو کہ سیکورٹی اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کے مطابق مقامی ملی ٹینسی کے خاتمے کی جانب ایک بڑی پیش رفت ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق گزشتہ تین دنوں کے دوران جنوبی کشمیر میں چھ مقامی ملی ٹینٹوں کی ہلاکت کے بعد وادی میں باقی بچے ہوئے سرگرم مقامی دہشت گردوں کی تعداد کم ہوکر سات رہ گئی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ تعداد 1990 کی دہائی میں شورش کے آغاز سے لے کر اب تک کی سب سے کم سطح ہے۔ منگل کو جنوبی کشمیر کے کیلر، شوپیان علاقے میں لشکر طیبہ سے وابستہ تین مقامی ملی ٹینٹ شاہد کٹے، عدنان شفیع ڈار اور احسان الحق شیخ سیکورٹی فورسز کے ساتھ تصادم میں مارے گئے۔ ان میں شاہد کٹے جنوبی کشمیر میں لشکر طیبہ کا آپریشنل کمانڈر تھا۔ اس کے بعد جمعرات کو ترال، اونتی پورہ میں ایک اور جھڑپ میں مزید تین مقامی ملی ٹینٹوں کو ہلاک کیا گیا، جس سے سرگرم ملی ٹینٹوں کی تعداد میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔ حکام کے مطابق اب وادی میں صرف سات مقامی ملی ٹینٹ سرگرم ہیں، جن میں سے چھ کا تعلق جنوبی کشمیر سے ہے جبکہ ایک ملی ٹینٹ شمالی کشمیر میں متحرک ہے۔ ان میں سے زیادہ تر نے 2021 کے بعد ملی ٹینٹ صفوں میں شمولیت اختیار کی، اگرچہ ان میں اکثریت نے مقامی طور پر تربیت حاصل کی تاہم بعض کو پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں اسلحہ چلانے کی تربیت دی گئی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق وادی میں سرگرم غیر ملکی ملی ٹینٹوں کی تعداد ابھی بھی 40 کے قریب ہے، جو زیادہ تر سرحدی جنگلاتی علاقوں میں چھپے بیٹھے ہیں۔ ان دہشت گردوں کو مقامی سطح پر لوجسٹک سپورٹ فراہم کی جارہی ہے، جس میں چھپنے کے ٹھکانے، خوراک اور نقل و حرکت میں مدد شامل ہے۔ حکام نے مقامی ملی ٹینٹوں کی حکمت عملی میں واضح تبدیلی کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب یہ دہشت گرد سوشل میڈیا پر اپنی تصاویر یا سرگرمیوں کی تشہیر سے اجتناب کررہے ہیں۔ ان کا اصل کردار اب غیر ملکی ملی ٹینٹوں کو مقامی جغرافیہ میں مدد فراہم کرنا، ٹھکانوں تک لے جانا اور گوریلا حملوں میں رہنمائی فراہم کرنا بن چکا ہے۔ اگرچہ فہرست میں شامل دہشت گردوں کی تعداد کم ہوئی ہے، تاہم سیکورٹی ایجنسیاں 'ہائبرڈ ملی ٹینسی' کے خطرے سے چوکنا ہیں۔ ہائبرڈ ملی ٹینسی وہ ہوتے ہیں جو باقاعدہ دہشت گردوں کی فہرست میں شامل نہیں ہوتے مگر مخصوص حملوں میں سرگرم کردار ادا کرتے ہیں اور بعد میں اپنی روزمرہ زندگی میں واپس لوٹ جاتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پہلگام میں حالیہ دہشت گرد حملے کے بعد سیکورٹی فورسز نے آپریشنز میں شدت لائی ہے۔ دہشت گردوں کے مبینہ ٹھکانوں پر چھاپے مارے جارہے ہیں اور کئی ملی ٹینٹوں کے گھروں کو منہدم بھی کیا گیا ہے تاکہ ملی ٹینسی کے ماحولیاتی اور حمایت یافتہ نیٹ ورک کو مکمل طور پر ختم کیا جاسکے۔

محبوبہ مفتی کا حالیہ گولہ باری کے متاثرین کے معاوضے کو بڑھانے کا مطالبہ

جموں، 15 مئی (یو این آئی) پی ڈی پی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی کا مطالبہ ہے کہ پاکستانی گولہ باری سے جن کے مکان، گھر گر گئے ہیں انہیں کم سے کم 50 لاکھ روپیہ معاوضہ دیا جانا چاہئے اور ہر متاثرہ کنبے کے ایک فرد کو سرکاری نوکری دی جانی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ان علاقوں میں بنکر بھی تعمیر ہونے چاہئے۔ موصوف صدر نے ان باتوں کا اظہار جمعرات کو پونچھ میں نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: سرحدوں پر مستقل جنگ بندی ہونی چاہئے اور جو حالیہ گولہ باری سے شہادتیں ہوئی ہیں ان کے کنبوں کے ایک فرد کو سرکاری نوکری ملنی چاہئے۔ ان کا کہنا تھا: جو حکومت نے 10 لاکھ روپے کا معاضہ دینے کا اعلان کیا ہے وہ بڑھایا جانا چاہئے۔ محبوبہ مفتی نے کہا: جس کا مکان تباہ ہوا ہے اس کو کم سے کم 50 لاکھ روپے کا معاوضہ دیا جانا چاہئے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا: جنگ نہیں ہونی چاہئے، اس میں لوگوں کی جانیں ضائع ہوجاتی ہیں، املاک کا بے تحاشا نقصان ہوجاتا ہے۔ ان کا کہنا تھا: جو لوگ اسٹیڈیوز میں بیٹھے ہیں ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ جنگ سے زمینی سطح پر کیا ہوتا ہے۔

قوم کو فوج کی آپریشن سندور کی تاریخی فتح پر فخر ہے: منوج سنہا

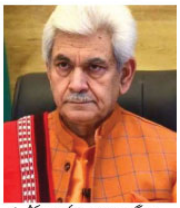

سری نگر، 5 مئی (یو این آئی) جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کا کہنا ہے کہ قوم کو اپنی مسلح افواج پر فخر ہے کہ انہوں نے بہادری کے ساتھ آپریشن سندور کی تاریخی فتح کی داستان رقم کی اور پہلگام دہشت گردانہ حملے کا بدلہ لیا۔ انہوں نے کہا: فوج نے پاکستان میں بیٹھے دہشت گردی کے منصوبہ سازوں کو ان کے دہشت گردی کے اڈے ختم کرکے اور بڑے دہشت گردوں کو ہلاک کرکے مثالی سزا دی ہے۔ موصوف لیفٹیننٹ گورنر نے ان باتوں کا اظہار جمعرات کو ایکس پر اپنے پوسٹ میں کیا۔ انہوں نے کہا: قوم کو اپنی مسلح افواج پر فخر ہے کہ انہوں نے بہادری کے ساتھ آپریشن سندور کی تاریخی فتح کی داستان رقم کی اور پہلگام دہشت گردانہ حملے کا بدلہ لیا۔ ان کا کہنا تھا: فوج نے پاکستان میں بیٹھے دہشت گردی کے منصوبہ سازوں کو ان کے دہشت گردی کے اڈے ختم کرکے اور بڑے دہشت گردوں کو ہلاک کرکے مثالی سزا دی ہے۔ منوج سنہا نے کہا: دنیا نے دیکھا ہے کہ جموں و کشمیر میں ہونے والی دہشت گردی کو پاکستان نے انجام دیا ہے اور ہماری طاقتور افواج نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ اب ہم پاکستان کی گہرائی میں داخل ہوں گے اور دہشت گردوں کو ہلاک کریں گے اور ہم دہشت گردی کی مستقبل کی کارروائیوں کو بھی جنگ کی کارروائی کے طور پر دیکھیں گے۔ انہوں نے پوسٹ میں مزید کہا: جیسا کہ وزیر دفاع جناب راج ناتھ سنگھ جی نے کہا، پاکستان کی جوہری بلیک میلنگ اب کام نہیں کرے گی اور اس کے جوہری ہتھیاروں کو بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی کی نگرانی میں لیا جانا چاہیے۔

وزیر دفاع کے ہمراہ بادامی باغ میں بہادر سپاہیوں سے ملاقات کی: وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ

سری نگر، 15 مئی (یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کا کہنا ہے کہ مرکزی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے ہمراہ بادامی باغ سری نگر میں ملک کے بہادر سپاہیوں سے ملاقات کی۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے سوشل میڈیا پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا: 'مجھے آج وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ جی کے ساتھ بی بی کنٹونمنٹ جانے کا موقع ملا، جہاں ہم نے اپنے بہادر سپاہیوں سے ملاقات کی۔ ان کے ساتھ چند جذباتی لمحات گزارے اور انہیں بتایا کہ پوری قوم ان کی جرأت، قربانی اور فرض شناسی پر فخر محسوس کرتی ہے۔' بادامی باغ سری نگر میں ہونے والی اس ملاقات کا مقصد حالیہ سرحدی کشیدگی کے تناظر میں فوجی اہلکاروں کے حوصلے کو مزید بلند کرنا اور ان کے ساتھ حکومت و عوام کی مکمل یکجہتی کا مظاہرہ کرنا تھا۔ دورے کے دوران فوجی افسران نے سرحدی حالات، آپریشنل تیاریوں اور موجودہ سیکیورٹی صورتحال کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی۔ وزیر دفاع اور وزیر اعلیٰ نے فوجیوں کے ساتھ دوپہر کا کھانا بھی تناول کیا اور ان کی خدمات کو سراہا۔

بی جے پی وزیر وجے شاہ پر غداری کا مقدمہ درج کیا جائے

ممبئی 15 مئی (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے بی جے پی وزیر وجے شاہ کے خلاف غداری کا مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ بی جے پی کے وزیر نے کرنل صوفیہ کے خلاف نہایت توہین آمیز زبان استعمال کی، جس کے باعث انہیں نہ صرف وزارت بلکہ پارٹی سے بھی فوراً برطرف کیا جانا چاہیے۔ مگر بی جے پی کی مرکزی قیادت انہیں بچانے میں مصروف ہے۔ انھوں نے کہا کہ معزز ہائی کورٹ نے ان پر مقدمہ درج کرنے کے احکامات دیے، اس کے باوجود وہ بے شرمی کے ساتھ سپریم کورٹ چلے گئے۔ تاہم سپریم کورٹ نے بھی انکی سرزنش کی۔ یہ ملک کی عزت کا سوال ہے، اس لیے ان پر غداری کا مقدمہ درج کیا جانا چاہیے اور فوری طور پر کابینہ سے ہٹایا جانا چاہیے۔ اس سے قبل آج صبح کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے یونیسف پروجیکٹ کی سابق تعلیمی افسر وجیاتائی چوہان سے ملاقات کی۔ 2002 میں، جب وہ ضلع بلڈھانہ کی ضلع پریشد کے صدر تھے تو انہوں نے تعلیمی ترقی کے لیے کئی اہم اقدامات کیے تھے جن میں وجیاتائی کی رہنمائی اور قیمتی تعاون ہمیشہ یادگار رہا۔ آج ممبئی میں انہوں نے خصوصی دعوت دے کر پرخلوص ناشتے کا انتظام کیا اور ساتھ ہی پارٹی فنڈ کے لیے 5000 روپے کا عطیہ چیک کے ذریعے پیش کیا۔ یہ بات سپکال نے پریس کانفرنس کے اختتام پر کہی۔

روہنگیا پناہ گزینوں کی جبری ملک بدری آئینی حقوق کے خلاف

نئی دہلی: جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر پروفیسر سلیم انجینئر نے روہنگیا پناہ گزینوں کی غیر انسانی اور جبری ملک بدری پر اپنی سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے میڈیا کے لیے جاری اپنے ایک بیان میں کہا کہ ہم 43 روہنگیا پناہ گزینوں، جن میں خواتین، بچے، بزرگ اور بیمار شامل ہیں، کی جبری ملک بدری پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ معتبر میڈیا رپورٹس کے مطابق ان پناہ گزینوں کو آنکھوں پر پٹیاں اور ہاتھ پیر باندھ کر نئی دہلی سے پورٹ بلیئر منتقل کیا گیا اور 8 مئی 2025 کو انہیں میانمار کے ساحل کے قریب بین الاقوامی سمندر میں چھوڑ دیا گیا۔ پروفیسر سلیم انجینئر نے کہا کہ میڈیا رپورٹس کے مطابق حکام کی طرف سے متاثرین کو یہ کہا گیا کہ انھیں کسی محفوظ ملک منتقل کیا جا رہا ہے۔ جب یہ پناہ گزین تیر کر ساحل پر پہنچے تو ان کو پتہ چلا کہ وہ دوبارہ اسی ملک میں واپس پہنچ چکے ہیں جہاں سے وہ نسل کشی سے بچنے کے لیے فرار ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ بات سچ ہے تو یہ بھارت کے آئینی اور انسانی اصولوں سے ایک افسوسناک اور شرمناک انحراف ہے۔ پروفیسر سلیم انجینئر نے مزید کہا کہ ہم حکومت کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ بھارت نے اقوام متحدہ کے کنونشن اگینسٹ ٹارچر کے منشور پر دستخط کیے ہیں جو ریفیولمنٹ یعنی کسی شخص کی ایسی جگہ جبری واپسی کی ممانعت کرتا ہے، جہاں اس کی جان یا آزادی کو خطرہ لاحق ہو۔ بین الاقوامی عدالت انصاف نے روہنگیا کو نسل کشی کا شکار قرار دیا ہے۔ ایسے میں انہیں میانمار واپس بھیجنا بین الاقوامی قوانین کے خلاف اور اخلاقی ذمہ داریوں سے فرار کے مترادف ہے۔ جن افراد کو ملک بدر کیا گیا وہ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے پناہ گزین (UNHCR) کے ساتھ رجسٹرڈ تھے اور ان کے پاس باقاعدہ شناختی کارڈز موجود تھے۔ ان کی جبری ملک بدری بین الاقوامی انسانی اصولوں اور بھارت کی تاریخ میں مظلوموں کے لیے پناہ گاہ کے کردار کے خلاف ہے۔ انسانوں کو مجرموں کی طرح ملک بدر کرنا وہ بھی سمندر میں ان کی جان خطرے میں ڈال کر، غیر انسانی اور ناقابل قبول ہے۔ ہم حکومت ہند سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر روہنگیا پناہ گزینوں کی جبری ملک بدری کے سلسلے کو روکا جائے، ان کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کی آزادانہ تحقیقات کرائی جائیں اور ظلم کے مرتکب افراد کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ پروفیسر سلیم نے کہا کہ ہم عدلیہ سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ بھارت کے آئین کی دفعہ 21 کے خلاف ہوئی اس کارروائی کا از خود نوٹس لے اور مظلومین کو تحفظ فراہم کرے۔

اسٹالن نے بلوں کی منظوری کے معاملے پر صدر کے ریفرنس پر مرکز کی تنقید کی

چنئی 15 مئی (یو این آئی) تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے بلوں کو منظور کرنے میں گورنر اور صدر کے اختیارات کی تشریح پر صدر کی طرف سے سپریم کورٹ میں کیے گئے تازہ ریفرنس پر مرکز کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یہ سپریم کورٹ کے ذریعے طے شدہ آئینی پوزیشن کو پلٹنے کی کوشش ہے۔ جمعرات کو ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں دراوڑ منیترا کزگم (ڈی ایم کے) کے رہنما مسٹر اسٹالن نے کہا کہ ریاستوں کی خود مختاری کا تقاضا ہے کہ تمام غیر بھارتیہ جنتا پارٹی (غیر بی جے پی) کی حکمرانی والی ریاستیں آئین کے تحفظ کے لیے اس قانونی جنگ میں ایک ساتھ کھڑی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ صدر کے حوالے سے اٹھائے گئے سوالات بی جے پی زیر قیادت مرکزی حکومت کے مذموم عزائم کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ مرکزی حکومت کی طرف سے آئین میں فراہم کردہ اختیارات کی تقسیم کو مسخ کرنے اور اپوزیشن جماعتوں کے زیر اقتدار ریاستی اسمبلیوں کو غیر موثر بنانے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے اقدام سے ریاست کی خود مختاری کو واضح خطرہ لاحق ہوگا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سپریم کورٹ کا صدارتی ریفرنس مرکز کے ایجنٹ کے طور پر کام کرنے والے گورنروں کے ذریعے اپوزیشن جماعتوں کے زیر اقتدار ریاستی حکومتوں کو کمزور کرنے کی ایک مایوس کن کوشش ہے۔

بی جے پی ایم ایل اے کا ترنگے سے ناک صاف کرنے کا ویڈیو وائرل، کانگریس کا شدید رد عمل

راجستھان کے ہوامحل حلقے سے بی جے پی ایم ایل اے بال مکند آچاریہ ایک بار پھر تنازعے میں گھر گئے ہیں۔ سوشل میڈیا پر ان کا ایک ویڈیو وائرل ہو رہی ہے جس میں وہ قومی پرچم سے ناک یا منہ صاف کرتے نظر آ رہے ہیں۔ اس واقعے پر کانگریس نے سخت اعتراض جتاتے ہوئے اسے قومی پرچم کی توہین قرار دیا ہے۔ کانگریس کے رکن پارلیمان عمران پرتاپ گڑھی نے ویڈیو شیئر کرتے ہوئے کہا، "یہ وہی صاحب ہیں جو روزانہ جے پور کی عوام کے حب الوطنی کا سرٹیفکیٹ بانٹتے ہیں لیکن خود ترنگے سے ناک صاف کر رہے ہیں۔ کیا قومی پرچم کا احترام اس طرح کیا جاتا ہے؟ یہ ایک سنگین جرم ہے۔" عمران پرتاپ گڑھی کی ویڈیو ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر خوب شیئر کیا جارہی ہے اور صارفین کی جانب سے شدید تنقید کی جارہی ہے۔ دریں اثنا، کانگریس رہنما پون کھیڑا نے بھی بال مکند آچاریہ پر طنز کرتے ہوئے کہا، "یہ وہی ہیں نا جو اکثر بریانی کی دکانوں کے باہر پائے جاتے ہیں؟" ان کا اشارہ بی جے پی کے رکن اسمبلی کی جانب سے گوشت کے دکانوں کے خلاف چلائی گئی تحریک اور ماضی کے ان بیانات کی طرف تھا جن میں انہوں نے مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ بتایا جارہا ہے کہ یہ ویڈیو بی جے پی کی جاری 'ترنگا یاترا' کے دوران کی ہے، جو حال ہی میں 'آپریشن سندور' کی کامیابی کے بعد پورے ملک میں منعقد کی جارہی ہے۔ ویڈیو میں بال مکند آچاریہ ایک ہاتھ میں گدا اور دوسرے میں ترنگا اور ایک پلے کارڈ لیے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں، جس پر 'آپریشن سندور پراکرم ابھوت پورو' لکھا ہے۔ جیسے ہی ویڈیو میں وہ اپنا منہ یا ناک صاف کرتے ہیں، قریب موجود ایک شخص انہیں کپڑا دیتا ہے، جس کے بعد وہ ترنگے کے بجائے اس کپڑے کا استعمال کرتے ہیں۔ تاہم، ویڈیو کے اس حصے تک وہ فضیحت کرا چکے ہوتے ہیں۔ ویڈیو کے دوران آس پاس 'پاکستان مردہ باد' اور 'ہندوستان زندہ باد' کے نعرے لگتے سنائی دیتے ہیں۔ واضح رہے کہ قومی پرچم کا استعمال ایک مخصوص طریقہ کار کے تحت ہوتا ہے اور اس کا کسی بھی قسم کی بے احترامی کرنا قانوناً جرم ہے۔

اردو اکادمی دہلی کی تعلیمی و ثقافتی سرگرمیاں مثالی اور ہمہ جہت ہیں: روچیکا کتیال

اردو اکادمی دہلی کے زیر اہتمام 21 روزہ سمر کیمپ کا شاندار آغاز

نئی دہلی، 15 مئی۔ اردو زبان و ادب کے فروغ اور بچوں کی شخصیت سازی کے مقصد سے اردو اکادمی، دہلی کی جانب سے ایک نئی اور منفرد پہل کے طور پر آج سے 21 روزہ سمر کیمپ کا آغاز کیا گیا جو 15 مئی تا 4 جون 2025 قمر رئیس سلور جوبلی آڈیٹوریم میں جاری رہے گا۔ یہ سمر کیمپ اپنی نوعیت کا پہلا جامع اور باقاعدہ پروگرام ہے، جس میں تعلیمی، تہذیبی، ادبی اور تخلیقی سرگرمیوں کو باضابطہ کورسز کی شکل میں ترتیب دیا گیا ہے۔ اس موقع پر محترمہ روچیکا کتیال (آئی اے ایس)، اسپیشل سکریٹری برائے فن، ثقافت و السنہ، حکومت دہلی اور سکریٹری ساہتیہ کلا پریشد، مہمان خصوصی کی حیثیت سے موجود تھیں۔ محترمہ روچیکا کتیال نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اردو اکادمی دہلی نہ صرف زبان و ادب کی ترویج کررہی ہے، بلکہ نئی نسل کو اردو تہذیب و ثقافت سے روشناس کرانے کے لیے عملی اقدامات بھی کررہی ہے۔ یہ سمر کیمپ ایک نئی شروعات ہے جو قابل ستائش ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں اکادمی کی اس پہلی نوعیت کی کوشش کا حصہ بنی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اردو تہذیب، رکھ رکھاؤ اور زبان سے ان کی ذاتی دلچسپی ہے اور پرانی دہلی جیسے علاقے ان کے دل کے قریب ہیں کیوں کہ یہاں اردو زبان اور ثقافت سانس لیتی ہے۔ کیمپ میں شریک طلبا و طالبات کو انہوں نے بھرپور استفادے کی تلقین کی۔ اردو اکادمی دہلی کے سکریٹری محمد احسن عابد نے اس موقع پر کیمپ کا تفصیلی تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ سمر کیمپ اردو اکادمی دہلی کی جانب سے ایک نئی روایت کی بنیاد ہے، جس کے ذریعے بچوں میں اردو زبان، تہذیب، اور فنون لطیفہ سے محبت اور وابستگی پیدا کی جارہی ہے۔ کیمپ میں کل چھ سرگرمیاں شخصیت سازی (لازمی)، خطاطی، پینٹنگ، غزل سرائی، داستان گوئی اور اردو زبان دانی شامل ہیں۔ ہر طالب علم کے لیے شخصیت سازی کا کورس لازمی ہے جبکہ باقی میں سے دو اختیاری کورسز منتخب کیے جاسکتے ہیں۔

محترمہ آفرین دلال کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض

سولاپور - پمپری چنچوڑ کی ایک اردو اسکول میں معلمہ اور سوشل کالج کے سابق پرنسپل اور سولاپور شہر باغبان جمعیت سٹی ٹرسٹ کے صدر ڈاکٹر ایم۔ اے۔ دلال کی صاحبزادی محترمہ آفرین محبوب دلال کو پنیہ شلوک اہلیا دیوی ہولکر سولاپور یونیورسٹی نے پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی ہے۔ انہوں نے اپنا تحقیقی مقالہ سوشل کالج کے شعبہ اردو کے نائب سربراہ پروفیسر ڈاکٹر غوث احمد شیخ کی رہنمائی میں "حسرت موہانی کی علمی و ادبی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ" کے موضوع پر پیش کیا۔ اس پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لیے انہیں اوسا کے آزاد کالج کے پروفیسر ڈاکٹر سردار پاشا اور حیدرآباد یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر اے ایم سید فضل اللہ کا تعاون حاصل رہا۔ ان کی اس کامیابی پر پی اے ایچ سولاپور یونیورسٹی کے فیکلٹی آف ہیومینٹیز کے ڈین ڈاکٹر دسنت کورے، سوشل کالج کے انچارج پرنسپل ڈاکٹر ای۔ جے۔ تامبولی، شعبہ اردو کے سربراہ ڈاکٹر شفیع چوبدار، سابق پرنسپل کے۔ ایم۔ جمعدار، ڈاکٹر آر۔ این۔ شینڈگے، ڈاکٹر ایس۔ کے۔ پوار، ڈاکٹر جی۔ این۔ چٹے، سوشل بینک کے نائب صدر حاجی نصیر احمد خلیفہ اور مدثر باغبان نے انہیں مبارکباد پیش کی۔ سوشل کالج کے پی ایچ ڈی (اردو) ریسرچ سینٹر کی جانب سے کالج کے انچارج پرنسپل ڈاکٹر ای۔ جے۔ تامبولی کے ہاتھوں محترمہ آفرین دلال کا استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر پی ایچ ڈی (اردو) ریسرچ گائیڈ ڈاکٹر غوث احمد شیخ اور ڈاکٹر ایم۔ اے۔ دلال موجود تھے۔

پانچ سیڈ پارکوں کا ہوگا قیام، گاؤں میں پنچایت بنیں گے آسو بھون

حکومت ان سیڈ پارکوں میں سرمایہ کاری کرنے والے بیجوں کے تاجروں کو مختلف رعایتیں فراہم کرے گی: سوریہ پرتاپ سنگھ

لکھنؤ:15 مئی (پی این ایس) بیج کی پیداوار کے میدان میں ریاست کو خود کفیل بنانے کی سمت میں ایک بڑا قدم اٹھاتے ہوئے اتر پردیش کی یوگی حکومت نے ریاست میں پانچ سیڈ پارکوں کے قیام کی تجویز کو منظوری دے دی ہے۔ سابق وزیر اعظم چودھری چرن سنگھ کے نام پر قائم کیا جانے والا سیڈ پارک مرحلہ وار ریاست کے 5 آب و ہوا والے علاقوں میں قائم کیا جائے گا۔ اس اسکیم کے تحت پہلا بیج پارک ریاستی حکومت لکھنؤ ضلع کے اٹاری میں واقع سرکاری زرعی فارم کی 130.63 ایکڑ اراضی پر قائم کرے گی، جس پر 266.70 کروڑ روپے کا تخمینہ خرچ آئے گا۔ سیڈ پارک کے ذریعے بیج کی پیداوار، پروسیسنگ، اسٹوریج، اسپیڈ بریڈنگ اور ہائبرڈ لیب جیسی جدید ترین سہولیات تیار کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ مغربی، ترائی، وسطی، بندیل کھنڈ اور مشرقی زونوں میں زرعی موسمی زون کے مطابق سیڈ پارکس قائم کیے جائیں گے۔ جمعرات کو لوک بھون آڈیٹوریم میں وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی صدارت میں ہوئی کابینہ کی میٹنگ میں اس تجویز کو منظوری دی گئی۔ اس کے ساتھ میٹنگ میں کل 10 تجاویز کو منظوری دی گئی۔

اس تجویز کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی نے کہا کہ حکومت ان سیڈ پارکوں میں سرمایہ کاری کرنے والے بیجوں کے تاجروں کو مختلف رعایتیں فراہم کرے گی، تاکہ نجی سرمایہ کاری کو فروغ دیا جاسکے۔ سیڈ انڈسٹریز کو زمین 30 سال کی لیز پر دی جائے گی جس میں ضرورت کے مطابق 90 سال تک توسیع کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک سیڈ پارک سے تقریباً 1200 افراد کو براہ راست اور 3000 افراد کو بالواسطہ روزگار فراہم کرنے کا امکان ہے۔ اس سے تقریباً 40,000 بیج تیار کرنے والے کسان ان پارکوں سے براہ راست جڑ جائیں گے۔ ریاست بھر میں پانچ سیڈ پارکس کے قیام سے 6000 راست اور 15000 بالواسطہ روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔

انہوں نے کہا کہ اتر پردیش ملک کی سب سے بڑی زرعی ریاست ہے، جس کا کل زرعی رقبہ 162 لاکھ ہیکٹر ہے۔ ہر سال یہاں تقریباً 139.43 لاکھ کوئنٹل بیج کی ضرورت ہوتی ہے، جب کہ اس وقت ریاست کو اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے دوسری ریاستوں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ سیڈ پارکس کے قیام سے یہ انحصار ختم ہو جائے گا اور معیاری بیج مقامی سطح پر کسانوں کو مناسب قیمت پر دستیاب ہوں گے۔ اس کے ساتھ، بیج کی تبدیلی کی شرح (SRR) میں اضافے کے ساتھ، پیداوار میں اضافہ ہوگا اور اس سے ریاست کے کسانوں کی آمدنی میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ نیز، معیاری بیج کی پیداوار میں خود کفیل ہونے سے، اتر پردیش دوسری ریاستوں کو بھی بیج فراہم کرنے کی پوزیشن میں ہوگا۔ یوگی حکومت نے دیہی علاقوں میں نیک پروگراموں کی سہولیات میں اضافہ کرنے کے لیے دیہی اسمبلی حلقہ میں ایک شادی ہال بنانے کے منصوبے کو منظوری دے دی ہے۔ وزراء کی کونسل نے اسے پنچایت آسو بھون کا نام دیا ہے۔ پہلے مرحلے میں یہ آسو بھون 71 دیہی اسمبلی حلقوں میں تعمیر کیے جائیں گے، جس کے لیے 100 کروڑ روپے کا بجٹی انتظام کیا گیا ہے۔ ہر آسو بھون کی تخمینہ لاگت 1.41 کروڑ روپے ہوگی۔ اس میں 60 فیصد رقم عطیہ دہندہ اور 40 فیصد ریاستی حکومت اتر پردیش ماتری بھومی یوجنا کے تحت دے گی۔ پنچایت آسو بھون کے لیے زمین کو ضلع مجسٹریٹ کی صدارت میں تشکیل دی گئی 7 رکنی کمیٹی کے ذریعے نشان زد کیا جائے گا۔

ڈائریکٹوریٹ آف سول ایوی ایشن میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے تکنیکی اور غیر تکنیکی ملازمین کے مفاد میں ایک اہم فیصلہ لیتے ہوئے یوگی حکومت نے ان کنٹراکٹ ورکرس کے معاوضے کا دوبارہ تعین کرنے کی تجویز کو منظوری دے دی ہے۔ یہ فیصلہ پائلٹ، ایوی ایشن انجینئر، کوالٹی منیجر، ایڈیشنل ڈائریکٹر (ٹیکنیکل)، منیجر (آپریشنز)، چیف آف فلائٹ سیفٹی اور دیگر جیسے عہدوں پر کام کرنے والے کنٹریکٹ ورکرز پر لاگو ہوگا۔ وزیر خزانہ سریش کھنہ نے کہا کہ جب سے ساتواں تنخواہ کمیشن لاگو ہوا ہے، ان ملازمین کو اس کا فائدہ نہیں مل سکا ہے۔ ایسے میں پائلٹ سلیب کو 2.5-7 لاکھ روپے سے بڑھا کر 10-5 لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔ کو پائلٹ کا موجودہ سلیب 1.25 لاکھ روپے سے بڑھا کر 6 لاکھ روپے سے بڑھا کر 3 لاکھ روپے سے 7 لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔ اس وقت کام کرنے والے پائلٹس کی تنخواہ میں 10 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ اس پر 5 کروڑ 27 لاکھ روپے اضافی خرچ ہوں گے۔

فوج کو ذات پات کی نظر سے نہ دیکھیں: یوگی

ویومیکا سنگھ پر رام گوپال یادو کے تبصرے پر سی ایم کا جواب

لکھنؤ۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے سماج وادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری رام گوپال یادو کے ونگ کمانڈر ویومیکا سنگھ پر دیئے گئے متنازعہ بیان پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ سی ایم یوگی نے جمعرات کی شام اپنے ایکس اکاؤنٹ پر ایک پوسٹ شیئر کی اور ایس پی لیڈر کے بیان کو نہ صرف ان کی تنگ سوچ کی علامت قرار دیا بلکہ ہندوستانی فوج کی عزت اور ملک کی شناخت کے خلاف بھی قرار دیا۔ وزیر اعلی نے اپنی پوسٹ میں لکھا کہ فوج کی وردی کو ذات پات کے چشمے سے نہیں دیکھا جاتا۔ ہندوستانی فوج کا ہر سپاہی راشٹر دھرم انجام دیتا ہے، اور کسی ذات یا مذہب کا نمائندہ نہیں ہے۔ سماج وادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری کا ایک بہادر بیٹی کو ذات کے دائرے میں باندھنا نہ صرف ان کی پارٹی کی تنگ نظری کا مظاہرہ ہے بلکہ فوج کی بہادری اور ملک کی شناخت کی بھی شدید توہین ہے۔ سی ایم یوگی نے ایس پی کی ذہنیت پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ یہ وہی سوچ ہے جو خوشامد اور ووٹ بینک کی سیاست کے لیے حب الوطنی کو تقسیم کرنے کی ہمت کرتی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ عوام اس مسخ شدہ ذات پرست سوچ کا جواب دیں گے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ رام گوپال یادو کا یہ بیان ونگ کمانڈر ویومیکا سنگھ کو ذات پات کے دائرے میں لانے کے لیے تھا، جس کی وجہ سے سوشل میڈیا اور سیاسی گلیاروں پر شدید ردعمل دیکھا جارہا ہے۔

بہرائچ: درگاہ میلے پر روک معاملے میں نہیں ملی راحت، سماعت آج

لکھنؤ:15 مئی (یو این آئی) الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ سے بہرائچ میں درگاہ شریف کے لگنے والے جیٹھ میلے پر روک معاملے میں جمعرات کو بھی راحت نہیں ملی۔ عدالت میں معاملے کی اگلی سماعت 16 مئی کو ہوگی۔ معاملے میں ریاستی حکومت نے جواب داخل کر دیا ہے۔ عرضی گزاروں کی جانب سے جواب الجواب بھی داخل ہو چکا ہے۔ جسٹس اے آر مسعودی اور جسٹس اجئے کمار شریواستو۔اول کی ڈویژن بنچ کے سامنے بہرائچ درگاہ شریف منجمنٹ کمیٹی کی جانب سے اس کے چیئرمین سمیت چھ افراد کے ذریعہ داخل عرضی پر سماعت ہوئی۔ ریاستی حکومت کی جانب سے وکیل شیلیندر کمار سنگھ پیش ہوئے۔ عرضی گزاروں کی جانب سے ان کے وکیل نے دلائل دیئے۔ عرضی میں بہرائچ کے ڈی ایم کے گذشتہ 26 اپریل کو اس آرڈر کو چیلنج کیا گیا تھا جس میں سید سالار مسعود غازی کی درگاہ کے نزدیک ہر سال لگنے والے جیٹھ میلے کی اس بار اجازت نہیں دی گئی ہے۔ عرضی گزار نے اسے قانون کی منشی کے خلاف کہہ کر ڈی ایم کو میلے کی اجازت دینے کی ہدایت دینے کی درخواست کی ہے۔ ادھر اسی 8 مئی کو سرکاری وکیل نے ڈی ایم کے آرڈر کو مناسب کہہ کر عرضی کی مخالفت کی تھی۔ عدالت نے عبوری راحت کی عرضی پر اگلی سماعت پر غور کرنا کا آرڈر دے کر حکومت سمیت فریقین کو عرضی میں اٹھائے گئے نکات پر جواب دینے کا وقت دیا تھا۔ عدالت نے کہا تھا کہ معاملے میں فریقین سے جواب مانگے جانے تک کوئی عبوری راحت دیا جانا مناسب نہیں ہوگا۔

شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر کا کشی نگر اور دیوریا کا دورہ

پڑرونا، کشی نگر میں منعقدہ ترنگا یاترا میں کریں گے شرکت، کریں گے کئی اسکیموں کا افتتاح و سنگ بنیاد

لکھنؤ:15 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر اے کے شرما 2 روزہ دورے پر کشی نگر اور دیوریا اضلاع پہنچیں گے اور وہاں منعقدہ مختلف پروگراموں میں شرکت کریں گے۔ وزیر آج 15 مئی کو شام 6.30 بجے کشی نگر میں نگر پنچایت دفتر متولی پہنچیں گے اور محکمہ شہری ترقیات کی اسکیموں کا سنگ بنیاد رکھیں گے اور افتتاح کریں گے۔ اس کے بعد وزیر کل 16 مئی 2025 کو صبح 8.00 بجے کشی نگر کے پڈرونا میں ہونے والی ترنگا یاترا میں شرکت کریں گے اور کارکنوں سے بات چیت بھی کریں گے۔ صبح 10.00 بجے وہ میونسپل بورڈ کشی نگر واقع بے سہارا جانوروں کے لیے گائے پناہ گاہ کا معائنہ کریں گے اور بلدیاتی اداروں میں محکمہ شہری ترقیات کی جانب سے چلائی جانے والی اسکیموں کا سنگ بنیاد رکھیں گے اور ان کا افتتاح کریں گے۔ دوپہر 12.00 بجے وہ شری گینڈا سنگھ اسمال سیکنڈری اسکول، باروارا جاپاکڑ، کشی نگر میں مجاہدی آزادی بابو گینڈا سنگھ کے مجسمے کی نقاب کشائی کریں گے اور وہاں منعقدہ پروگرام سے خطاب کریں گے۔ دوپہر 3.30 بجے دیوریا ضلع پہنچنے کے بعد وہ شیو مندر پاتھاردیوا میں نگر پنچایت پتھر دیوا کی اسکیموں کا سنگ بنیاد رکھیں گے اور افتتاح کریں گے۔ شام 4.30 بجے وہ دیوریا کے پرائمری اسکول کنک پورہ میں نگر پنچایت ترکولوا کی اسکیموں کا سنگ بنیاد رکھیں گے اور افتتاح کریں گے۔ شام 5.30 بجے وہ دیوریا کے ہیتم پور چھت گھاٹ پر پارس کھڈ پشتے کے حفاظتی کاموں کا افتتاح کریں گے اور ہیتم پور نگر پنچایت میں محکمہ سیاحت کی اسکیم کے تحت بنے رام جانکی مٹھ کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔

نجکاری کی راہ میں رکاوٹ:

ملازمین ورک ٹو رول پر نکل آئے!

کاکوری لکھنؤ۔ودیوت کرمچاری جوائنٹ سنگھرش سمیتی، یوپی نے پوروانچل اور دکشنچل ودیوت وترن نگمس کی نجکاری پر سخت موقف اپنایا ہے۔ کمیٹی نے 16 مئی کو ہونے والے انرجی ٹاسک فورس کے اجلاس کے ایجنڈے پر سخت اعتراض درج کرایا ہے، کمیٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ متنازعہ کنسلٹنٹ گرانٹ تھارنٹن کی بولی کی دستاویز کو مسترد کیا جائے اور نجکاری کا عمل فوری طور پر منسوخ کیا جائے۔ کمیٹی نے الزام لگایا ہے کہ گرانٹ تھارنٹن نے جھوٹا حلف نامہ دیا اور ان پر امریکا میں جرمانہ بھی عائد کیا گیا، جس کی وجہ سے کنٹریکٹ کے انجینئر نے ان کی تقرری منسوخ کرنے کی سفارش کی ہے۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ پاور کارپوریشن کے چیئرمین اس فائل کو دبا رہے ہیں جس کی وجہ سے غیر قانونی طور پر تعینات کنسلٹنٹ کی جانب سے بولی کی دستاویز جمع کرانا سراسر غیر قانونی ہے۔ اس کے علاوہ، کمیٹی نے 09 اپریل 2025 کو وزارت پاور، حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ معیاری بولی کے دستاویز کے مسودے پر بھی اعتراض کیا ہے۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ یہ مسودہ وزارت کی ویب سائٹ اور پبلک ڈومین میں دستیاب نہیں ہے، جبکہ اس سے قبل جاری کردہ 2020 کے مسودے کو ابھی تک حتمی شکل نہیں دی گئی ہے۔ ایسے میں اس مبینہ نئے مسودے کی بنیاد پر نجکاری کے عمل کو آگے بڑھانا غلط ہوگا۔ کمیٹی نے ٹاٹا پاور کے منیجنگ ڈائریکٹر پراویر سنہا کے اس بیان پر بھی سخت اعتراض کیا ہے، جس میں انہوں نے کہا ہے کہ بولی کا دستاویز ان کی بحث کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے اور ٹاٹا پاور پوروانچل ودیوت وترن نگم کی بولی میں حصہ لینے کے لیے تیار ہے۔ کمیٹی نے اسے کارپوریٹ ہاؤسز اور پاور کارپوریشن کے چیئرمین کی ملی بھگت قرار دیتے ہوئے نجکاری کے عمل میں کرپشن کا الزام لگایا ہے۔ ان اعتراضات کے خلاف سنگھرش سمیتی کی کال پر ریاست بھر میں بجلی ملازمین کی ورک ٹو رول تحریک آج دوسرے دن بھی جاری رہی۔ ملازمین نے ڈیوٹی کے مقررہ اوقات تک ہی کام کیا اور شام 5 بجے کے بعد انتظامیہ کی ویڈیو کانفرنسنگ کا بائیکاٹ کیا۔ کمیٹی نے واضح کیا کہ عام صارفین کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنے دیا جائے گا۔ آج ریاست کے تمام اضلاع اور پروجیکٹوں میں احتجاجی میٹنگیں منعقد کی گئیں۔

ممتاز پی جی کالج میں لیب اسسٹنٹ وقار احسن کے انتقال پر تعزیتی نشست کا انعقاد

لکھنؤ۔ ممتاز پی جی کالج لکھنؤ کے سائنس فیکلٹی میں خدمات انجام دینے والے سینئر لیب اسسٹنٹ جناب وقار احسن کے اچانک انتقال پر پورا کالج خاندان رنج و غم میں ڈوبا ہوا ہے۔ وقار احسن ایک ایماندار، محنتی اور خوش اخلاق فرد تھے جنہوں نے اپنی نرم گفتاری، خلوص اور خدمت کے جذبے سے اساتذہ، طلبہ اور ساتھی عملے کے درمیان ایک خاص مقام حاصل کیا تھا۔ ان کی یاد میں آج 15 مئی 2025 کو صبح 10:30 بجے کالج کے اسٹاف روم میں ایک تعزیتی نشست منعقد کی گئی، جس میں، اساتذہ، اسٹاف اور غیر تدریسی عملہ اور طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ نشست میں پرنسپل پروفیسر نسیم احمد خان نے وقار احسن مرحوم کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کا خلا کبھی پر نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالی مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ اس موقع پر کالج کے پراکٹر پروفیسر محمد سلمان خان نے مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے دعا کرائی، فاتحہ خوانی کی اور کہا کہ جناب وقار احسن ایک خلیق، مخلص اور معاون شخصیت تھے۔ ان کی کمی ہمیشہ محسوس کی جائے گی۔ انہوں نے سب سے دعا کی درخواست بھی کی۔

کرنل صوفیہ قریشی پر وزیر وجے شاہ کا تبصرہ شرمناک

ملک کی بیٹیوں کی توہین برداشت نہیں کی جائے گی: عرفان قادری

لکھنؤ 15 مئی (پریس ریلیز) مدھیہ پردیش حکومت کے وزیر وجے شاہ کی جانب سے کرنل صوفیہ قریشی کے خلاف دیئے گئے توہین آمیز تبصرے پر ملک بھر میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس معاملے پر آل انڈیا مسلم مجلس، اتر پردیش نے شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر کو فوری طور پر ان کے عہدے سے برطرف کیا جائے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ آل انڈیا مسلم مجلس، اتر پردیش کے جنرل سکریٹری عرفان قادری نے اپنے بیان میں کہا کہ وزیر وجے شاہ کا بیان نہ صرف ایک خاتون فوجی افسر کی توہین ہے بلکہ یہ ہندوستانی فوج کے وقار اور قومی یکجہتی پر بھی کھلا حملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ محض زبان کی پستی نہیں بلکہ ذہن کی گراوٹ اور سماجی اقدار سے عاری سیاسی رویے کا مظہر ہے۔ کرنل صوفیہ قریشی جیسی افسران ہمارا فخر ہیں، جنہوں نے ملک کی خدمت کے لیے اپنی ذاتی آسائشوں کی قربانی دی ہے۔ ان کے خلاف اس طرح کی زبان استعمال کرنا خواتین کی عزت، فوج کی حرمت اور آئینی جذبے کی صریح خلاف ورزی ہے۔ عرفان قادری نے مزید کہا کہ فوج ایک ایسا ادارہ ہے جو مذہب، ذات، صنف یا علاقائیت سے بالاتر ہو کر صرف اور صرف وطن کی حفاظت کرتا ہے۔ وہاں خدمات انجام دینے والا ہر سپاہی اور افسر صرف ہندوستانی ہوتا ہے، نہ کہ ہندو، مسلمان، مرد یا عورت۔ ایسے میں کسی خاتون افسر پر مذہب یا صنف کی بنیاد پر رکیک حملہ کرنا صرف شرمناک ہی نہیں بلکہ خطرناک رجحان کی علامت ہے، جسے ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ مسلم مجلس نے ریاستی حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وزیر وجے شاہ کو فوری طور پر برطرف کیا جائے اور ان کے خلاف ملکی آئین، فوج کے وقار اور خواتین کے تحفظ سے متعلق دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ ساتھ ہی اسمبلی میں ایک قرارداد لا کر کرنل صوفیہ قریشی کی خدمات کو باضابطہ طور پر سراہا جائے تاکہ ایک مثبت پیغام عام ہو اور ملک کی بیٹیوں کا حوصلہ بڑھے۔ عرفان قادری نے آخر میں انصاف پسند شہریوں، خواتین کی نمائندہ تنظیموں، انسانی حقوق کے اداروں اور صحافتی برادری سے اپیل کی کہ وہ اس واقعے پر خاموش نہ رہیں۔ آج نشانہ ایک خاتون فوجی افسر ہے، کل کوئی اور ہوسکتا ہے۔ ایسے بیانات معاشرے میں زہر گھولتے ہیں اور انہیں ہر قیمت پر روکا جانا ضروری ہے۔

ہمانشو سنگھ ایشیائی باکسنگ میں پانچ گولڈ میڈل جیتنے والے پہلے ہندوستانی بن گئے

سنت کبیر نگر:15 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع سنت کبیر نگر کے ہمانشو سنگھ نے ساؤتھ ایشین آرم باکسنگ چمپئن شپ میں پانچ گولڈ جیت کر ملک کا نام روشن کیا ہے۔ ہمانشو سنگھ نے پیدم اسٹیڈیم ماپوسا گوا میں 09 سے 11 مئی تک منعقدہ جنوبی ایشیا آرم باکسنگ چیمپئن شپ 2025 میں حصہ لیا۔ انہوں نے 51 کلوگرام ویٹ کلاس جونیئر کیٹیگری میں پانچ ایونٹس میں حصہ لیا جس میں فل باڈی کانٹیکٹ، ایمیچور باکسنگ، لو باڈی کنٹیکٹ، ٹچ کانٹیکٹ اور میوزیکل فارم شامل تھے۔ انہوں نے پانچ مقابلوں میں پانچ گولڈ میڈل جیت کر ہندوستان کا نام روشن کیا۔ آرم باکسنگ اسپورٹس فیڈریشن آف انڈیا کے جنرل سکریٹری ناصر الدین صدیقی نے کہا کہ ہمانشو کی اس کامیابی پر ہندوستانی ٹیم اور تمام لوگوں میں خوشی کا ماحول ہے۔ ہمانشو سنگھ ایشین چمپئن شپ اور ورلڈ چمپئن شپ میں شرکت کر کے ہندوستان کا نام روشن کریں گے۔ ہمانشو سنگھ سنت کبیر نگر ضلع کے ایک چھوٹے سے گاؤں رسول پور کے رہنے والے بالکرشن سنگھ کا بیٹا ہے۔ وہ بچپن سے ہی گورکھپور ضلع کے گیڈا کے جی آئی ڈی اے سیکٹر 23 میں اپنے ماموں کے ساتھ رہ رہا ہے۔

تفتیش کاروں کو نئی دفعات کا علم نہیں، کیس کا گھٹ رہے دم

کمزور پڑ رہے ہیں معاملے، افسران تک پہنچ رہی ہیں شکایات

مرادآباد:15 مئی (پی این ایس) نئے قانون کو نافذ ہوئے 10 ماہ ہو چکے ہیں، لیکن پولیس اہلکار ابھی تک بی این ایس کی صحیح دفعات سے واقف نہیں ہیں۔ مقدمہ درج کرنے والا کلرک ہو یا سب انسپکٹر اور انسپکٹر تفتیش کرنے والا، وہ کوئی نہ کوئی خامی چھوڑ رہے ہیں۔ اس کا اثر کیس کے قانون پر پڑ رہا ہے۔ کچھ کیسز میں تفتیشی افسران اضافی سیکشنز جوڑ رہے ہیں اور کچھ کیسز میں کیس سے سیکشنز ہٹا رہے ہیں۔ مدعی اس کی شکایت پولیس افسران سے کر رہا ہے۔ بعد میں دفعہ کو درست کرنے کے بعد عدالت میں چارج شیٹ داخل کی جا رہی ہے۔ یکم جولائی 2024 سے تین نئے قوانین نافذ کیے گئے، انڈین جسٹس کوڈ (BNS)، انڈین سول پروٹیکشن کوڈ (BNSS)، اور انڈین ایویڈینس ایکٹ (BSA)۔ 16 فروری 2025 کو ایک خاتون نے اپنے شوہر سمیت پانچ لوگوں کے خلاف مجھولا تھانے میں مقدمہ درج کرایا تھا۔ خاتون نے بتایا کہ اس کی شادی میرٹھ کے ایک نوجوان سے 24 نومبر 2016 کو ہوئی تھی۔ متاثرہ نے بتایا کہ ملزم نوجوان نے اسے یہ کہہ کر شادی کی تھی کہ وہ ایک سرکاری محکمے میں کام کرتا ہے۔ ملزمان نے شناختی کارڈ اور دیگر دستاویزات بھی دکھائیں۔ شادی کے بعد ملزمان نے متاثرہ کو طرح طرح سے تشدد کا نشانہ بنایا۔ ملزم کے غیر فطری تعلقات بھی تھے۔ یہ واقعہ نئے قانون کے نافذ ہونے سے پہلے پیش آیا، لیکن پولیس نے نہ تو دھوکہ دہی کے لیے آئی پی سی کی دفعہ 420 اور نہ ہی اس معاملے میں غیر فطری جنسی تعلقات کے لیے آئی پی سی کی دفعہ 377 کا اطلاق کیا۔ متاثرہ نے پولیس افسران کو درخواست دے کر اس کی شکایت کی۔ تینوں قوانین کے نفاذ سے قبل منشی، داروغہ، انسپکٹر، سی او، ایس پی کو نئے قوانین کے بارے میں ٹریننگ دی گئی، جس میں بتایا گیا کہ یکم جولائی 2024 سے پہلے کے واقعات پرانے قوانین کے تحت درج کیے جائیں گے۔ اس کے بعد کے مقدمات نئے قوانین کے تحت درج کیے جائیں گے، لیکن تفتیش کاروں نے یکم جولائی 2024 کو بھی کئی مقدمات میں پرانی دفعات کے تحت مقدمات درج کیے، جس کی وجہ سے چارج شیٹ داخل کرتے وقت ان دفعات میں ترمیم کرنا پڑی۔ کچھ معاملات میں مدعی نے افسران سے کیس میں غلط سیکشن لگانے کی شکایت بھی کی۔ اس کے بعد عہدیداروں نے سیکشن کو درست کیا۔

وزیر سیاحت فیروز آباد اور مین پوری کے دو روزہ دورے پر

لکھنؤ:15 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے وزیر سیاحت اور ثقافت کل 16 مئی 2025 کو دوپہر سے مین پوری اور فیروز آباد اضلاع کے دو روزہ دورے پر ہوں گے۔ مجوزہ پروگرام کے مطابق وزیر سیاحت کل دیر شام فیروز آباد پہنچیں گے۔ اگلے دن ہفتہ 17 مئی کو وہ نگر پالیکا پریشد سرسا گنج، فیروز آباد میں منعقدہ ترنگا یاترا پروگرام میں بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گے۔ اس کے بعد، صبح تقریباً 10.00 بجے، چھوٹا کرچن گراؤنڈ، مین پوری میں ترنگا یاترا کے پروگرام میں بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گے۔ اس کے بعد وہ ٹرانزٹ ہاسٹل PWD، پولیس لائن، مین پوری میں دوپہر 1.00 بجے تک عوام کے مسائل سنیں گے۔ اس کے بعد وہ کرشنا میرج ہوم، اسٹیشن روڈ، مین پوری میں ایک پروگرام میں شرکت کریں گے۔ اس کے بعد وہ گیتا پیلس، کوروالی روڈ، غیور، مین پوری میں شادی کی تقریب میں شرکت کریں گے۔ اگلے دن 18 مئی کو صبح 9.30 بجے سے دوپہر 1.00 بجے تک کیمپ آفس، سرسا گنج، ضلع فیروز آباد میں عوامی سماعت کریں گے۔

کاکوری پولیس: خواتین کے خلاف جرائم میں ملوث ملزم کو گرفتار

کاکوری، لکھنؤ: کاکوری پولیس نے 15 مئی 2025 کو ایک شخص کو گرفتار کیا ہے، جس پر خواتین سے متعلق جرائم کا الزام ہے۔ پولیس کے مطابق 13 مئی 2025 کو ایک خاتون نے شکایت درج کرائی کہ سہاش راوت ولد اشرفیلال نے شادی کا وعدہ کر کے اس کا جسمانی استحصال کیا اور جان سے مارنے کی دھمکیاں دیں۔ اس شکایت کی بنیاد پر سہاش راوت کے خلاف کاکوری پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ پولیس نے مخبر کی اطلاع کی بنیاد پر ملزم سہاش راوت کو سنیاسی باغ مندر کے قریب سے گرفتار کیا۔

گرفتار ملزم کی شناخت سہاش راوت ولد اشرفیلال ساکن ایشاپور، ملیح آباد، لکھنؤ کے طور پر ہوئی ہے اور اس کی عمر تقریباً 25 سال ہے۔ پولیس نے کہا کہ اس معاملے میں کوئی بازیابی نہیں ہوئی ہے۔ گرفتار کرنے والی پولیس ٹیم میں سب انسپکٹر شری راج کمار اور کانسٹیبل دھرمیندر پٹیل شامل ہیں۔

جھانسی: لکھنؤ جانے والی جھانسی پیسنجر آج سے 56 دن تک کانپور تک ہی چلے گی

جھانسی:15 مئی (پی این ایس) جھانسی۔ لکھنؤ ریلوے اسٹیشن پر کنکورس فاؤنڈیشن بنایا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے پلیٹ فارم نمبر چار اور پانچ پر پاور بلاک لیا جائے گا۔ اس وجہ سے جھانسی پیسنجر ٹرین 56 دن تک صرف کانپور تک چلے گی۔ ٹرین نمبر 51813 جھانسی سے لکھنؤ براستہ اناؤ اور ٹرین نمبر 51814 لکھنؤ سے جھانسی براستہ اناؤ 15 مئی سے 9 جولائی تک کانپور تک ہی چلے گی۔ اس کی وجہ سے اناؤ اور لکھنؤ جانے والے مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سینئر ڈویژنل کمرشل منیجر کلدیپ تیواری نے کہا کہ کام کے دوران ٹریفک اور پاور بلاک لیا جائے گا۔ اس لیے کانپور۔لکھنؤ روٹ کی جھانسی پیسنجر اور دیگر روٹس کی ٹرینوں کو بھی منسوخ کر دیا گیا ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ روزانہ مسافر لکھنؤ تک اس ٹرین میں سفر کرتے ہیں۔

دنیا کو پہلے سے زیادہ آج امن کی ضرورت

زنانہ پارک میں بزم خواتین کے زیر اہتمام مدرس ڈے تقریب منعقد

لکھنؤ۔ آج دنیا کو پہلے سے زیادہ امن کی ضرورت ہے۔ امن ہم سب کے لیے ہر سطح پر ضروری ہے چاہے وہ دنیا ہو، ملک ہو، ریاست ہو، معاشرہ ہو یا خاندان۔ ان خیالات کا اظہار آج زنانہ پارک میں بزم خواتین کے زیر اہتمام مدرس ڈے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اتقے صفیہ بارہ بنکی، افشاں صدیق گورکھپور، ندہ خانم علی گڑھ، انور جہاں گلشن بانو آفرین صدیقی نے کیا کہ آج ہم گلوبل ولیج کہلانے والی دنیا میں رہ رہے ہیں جس نے ایک دوسرے سے ملک کو جوڑ کر خود انحصاری بڑھا دی ہے لیکن گلوبلائزیشن کے اس دور میں جنگ سے بے اطمینانی، ڈپریشن، ہجرت کا مسئلہ ہے۔ ماحولیاتی عدم توازن پوری دنیا کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج ہے، ایسی صورتحال میں عالمی سطح پر امن اور بھائی چارے کا قیام بہت ضروری ہے۔ بزم خواتین کی صدر بیگم شہناز سدرت نے کہا کہ فرقہ واریت اور دہشت گردی اس وقت دنیا کو درپیش سب سے بڑے چیلنجز ہیں، جس کی وجہ سے دنیا کے ساتھ ساتھ ملک میں بھی روز بروز عدم استحکام دیکھنے میں آرہا ہے، کیونکہ۔ ان وجوہات کی وجہ سے ممالک کے اندرونی معاملات خراب ہیں اس کے علاوہ غیر متوازن معاشی ترقی بھی عالمی امن میں رکاوٹ ہے۔ اندھا دھند صنعت کاری نے ماحولیاتی مسائل کو جنم دیا ہے، اس لیے وقت کے ساتھ ساتھ ہمیں ایک ایسی دنیا بنانا ہوگی جس میں تمام لوگوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ دنیا کے تمام مذاہب، فرقوں، مسلکوں اور روحانی افکار کے درمیان مکالمے کی ضرورت ہے، آج ہمارے خاندانوں کو بھی تنظیم نو کی ضرورت ہے کیونکہ خاندان ہمیشہ سے انسان کا پہلا مکتب رہا ہے، نفرت کو ترک کر کے ہمیں انسانیت کی طرف لوٹنا ہے۔ انہوں نے ہندوستانی فوج کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جن فوجیوں نے ہماری حفاظت کے لیے اپنی جانیں گنوائیں ہم انکے مقروض ہیں نظامت نشت حیات اللہ نے کی۔